دینِ خالص کسے کہتے ہیں۔

اس کتاب کے دو پارٹ ہیں ۔۔

پارٹ 1

دینِ خالص کسے کہتے ہیں۔اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

پارٹ 2

اسلام یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کو سمجھانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ اوران کی ملت کا انتخاب کیا ہے۔اوراسی کونمونہ بنا کر پیش کیا ہے۔اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

پارٹ 1

دینِ خالص کسے کہتے ہیں۔اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

پیش لفظ

قرآن پاک اللہ تعالیٰ نے ہمارے پاس سچا کلام بھیجا ہے۔جس کی سمجھ نہ آنے کی وجہ اُس کی تفسیر ہے۔اگر ہم صرف قرآن پاک کا ترجمہ پڑھیں۔اوراس میں غوروفکر کریں تو ہمیں اس کی باتوں کی سمجھ آجائے گی۔ورنہ اگر ہم فرقے والے اپنے اپنے نام نہاد مفسر کی نظر سے قرآن پاک سمجھتے رہے۔تو کروڑوں سال گزرنے کے بعد بھی قرآن پاک نہ سمجھ سکیں گے۔جب تک خالص ترجمہ نہ پڑھیں۔اللہ تعالیٰ کی بات پھر سمجھ میں آئے گی۔ہمیں قرآن پاک کی سمجھ اس طرح نہیں آئے گی۔اس کے لیے میں آپ کو مثال دینا چاہوں گی۔ کہ آپ کا بیٹا ملک سے باہر رہتا ہے۔وہاں سے وہ آپ کو انگلش میں خط لکھتا ہے۔آپ کسی کے بارے میں سوچتے ہیں۔کہ اسے بہت انگریزی آتی ہے حالانکہ اُسے انگریزی نہیں آتی۔ آپ اُس کو سنانے کے لیے کہتے ہیں۔تو وہ ایک ادھورا جملہ انگریزی میں آپ کے بیٹے کے خط کا پڑھتا ہے۔اور اردو میں ایک لمبی تقریر اپنی کرتا ہے۔۔پھر ایک ادھورا جملہ آپ کے بیٹے کے خط کا پڑھتا ہے۔اور ایک لمبی تقریر اپنی کرتا ہے۔سارا خط وہ اس طرح پڑھ کر سناتا ہے ۔کیا اس طرح آپ کو اپنے بیٹے کے خط کی سمجھ آجائے گی۔پھر آپ کسی کے اور کے بارے میں سوچتے ہیں۔کہ اسے بہت انگریزی آتی ہے حالانکہ اُسے انگریزی نہیں آتی۔ آپ اُس کو سنانے کے لیے کہتے ہیں۔تو وہ بھی ایک ادھورا جملہ انگریزی میں آپ کے بیٹے کے خط کا پڑھتا ہے۔اور اردو میں ایک لمبی تقریر اپنی کرتا ہے۔۔پھر ایک ادھورا جملہ آپ کے بیٹے کے خط کا پڑھتا ہے۔اور ایک لمبی تقریر اپنی کرتا ہے۔سارا خط وہ اس طرح پڑھ کر سناتا ہے ۔کیا اس طرح آپ کو اپنے بیٹے کے خط کی سمجھ آجائے گی۔اسی طرح آپ ستر مختلف لوگوں کے پاس اپنے بیٹے کا خط سمجھنے جاتے ہیں۔تو سب کا ایک ہی طریقہ ہے۔یادرکھیں کہ آپ کو آپ کے بیٹے کے خط کی سمجھ تب آئے گی۔اس کا ایک ہی طریقہ ہے۔کہ کسی انگریزی جاننے والے سے اس کا ترجمہ کروائیں۔ اور اکیلے خالص اپنے بیٹے کا خط پڑھیں اور توجہ دیں۔

یہی حال لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن پاک کا کیا ہے سوال یہ ہے۔کہ جب جبرائیلؑ رسول ﷺ کو قرآن پاک سکھاتے تھے۔پڑھاتے تھے۔تو کیا ان سارے

مختلف نام نہاد مفسروں کا نام لے لے کر پڑھاتے تھے۔ کہ جب کوئی شیعہ پوچھے گا تو پھر اس کا یہ مطلب ہوگا۔ اس کی تاریخ یہ ہوگی۔ اگر سنی پوچھے گا تو پھر یہ مطلب ہوگا۔ پھر میرا سوال ہے۔ کہ جب رسول ﷺ نے وحی پڑھ کر لوگوں کو سنائی تو کیا ان تمام نام نہاد مفسروں کا نام لیا۔ جو فرقے بناتے ہیں۔ یا صرف قرآن پاک پڑھ کر سنایا۔ آپ کا جواب ہے۔ کہ صرف قرآن پاک پڑھ کر سنایا۔ تو اس کا مطلب ہے کہ آپ رسول ﷺ کے راستے سے ہٹ گئے۔ جس طرح آپ کو اپنے بیٹے کی خط کی سمجھ نہیں آئی۔ اس طرح آپ کو قرآن پاک کی سمجھ بھی کبھی نہیں آئے گی۔ جب تک آپ اللہ تعالیٰ کے خط کا ترجمہ نہ سمجھیں۔ اور اکیلے خالص اپنے رب کا خط نہ پڑھیں اور توجہ نہ دیں۔ اُس وقت تک قرآن پاک کی سمجھ نہیں آئے گی۔ جب آپ خالص قرآن پاک کی خالص عبارت کو پڑھیں گے۔ تو آپ کو ضرور سمجھ آئے گی۔ اور اس کی خالص عبارت پر عمل کریں گے۔ تو اللہ تعالیٰ کے خالص غلام بن جائیں گے۔

صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی غلامی کو دین خالص کسے کہتے ہیں۔ اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں سورہ فاتحہ میں سکھایا ۔

ایاک نعبدُ وایاک نستعین۔

ہم تیری ہی بندگی یعنی غلامی کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔

خواتین وحضرات

عموماً لوگ اسکا ترجمہ کرتے ہیں۔ ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے مدد مانگتے ہیں۔ اس کا یہ ترجمہ ہرگز نہیں۔ اس کا اصل ترجمہ ہے۔ ہم تیری غلامی کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔ اور عبادت بھی غلامی میں ہی آتی ہے۔

مثال

- سورہ مریم آیات 7 تا 8 پارہ 16

اے زکریا۔ بے شک ہم تجھے ایک غلام کی خوشخبری دیتے ہیں۔ جس کا نام یحییٰ ہوگا۔ ہم نے اس کا ہم نام پہلے نہیں بنایا۔ زکریا ؑ نے کہا۔ میرا غلام کیسے ہوگا۔ میری بیوی بانجھ ہے۔ اور میں بڑھاپے کی انتہائی حد کو پہنچ گیا ہوں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ یحییٰ ؑ کو غلام کہہ رہے ہیں۔

مثال

- سورہ مریم آیات 19 تا 20 پارہ 16

اُس نے کہا۔ کہ میں تمھارے رب کا بھیجا ہوا ہوں۔ تا کہ میں تمھیں ایک پاکیزہ غلام دوں۔ وہ بولی۔ کہ میرا غلام کیسے ہوگا حالانکہ مجھے کسی انسان نے چھوا تک نہیں۔ اور نہ میں بدکار ہوں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ عیسی ؑ کو غلام کہہ رہے ہیں۔

مثال

- سورہ صافات آیات 101 تا 102 پارہ 23

پھر ہم نے اس کو ایک بردبار غلام کی خوشخبری دی۔ پھر جب وہ اس کے ساتھ دوڑنے کے قابل ہو گیا تو ابراہیمؑ نے اس سے کہا۔ کہ اے میرے بیٹے میں نے خواب میں دیکھا ہے۔ کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں بس تیری کیا رائے ہے اس نے کہا اے میرے ابا جان آپ کو جو حکم ملا ہے اسے کر ڈالیے اور آپ انشاء اللہ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ حضرت اسماعیلؑ کو غلام کہہ رہے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ کے غلام ہوتے ہیں۔

مثال

- سورہ الحجر آیت 53 پارہ 14

انہوں نے کہا۔ کہ آپ ڈریں نہیں۔ ہم آپ کو ایک علم والے غلام کی خوشخبری دیتے ہیں

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ حضرت اسماعیلؑ کو غلام کہہ رہے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ کے غلام ہیں۔

ان آیات سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کو غلام کہتے ہیں۔

مثال

- سورہ مومنوں آیات 45 تا 47 پارہ 18

پھر ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی ہارون کو معجزوں اور واضح دلیل کے ساتھ فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف بھیجا۔ مگر انہوں نے تکبر کیا اور وہ سرکش لوگ تھے۔ وہ کہنے لگے۔ کیا ہم اپنے جیسے دو آدمیوں پر ایمان لے آئیں۔ حالانکہ ان کی قوم ہماری غلام تھی۔

خواتین وحضرات

آپ نے غور کیا۔ کہ یہاں غلاموں کے لیے عابدون کا لفظ آیا ہے یعنی غلام قوم۔ عبد یا عباد کا مطلب ہے۔ غلام

قرآن پاک کی ڈکشنری کے مطابق اس کا مطلب ہے غلامی۔ اس کا ہرگز مطلب یہ نہیں ہے۔ کہ ان کی قوم ہماری عبادت کرتی تھی۔

آئیں قرآن پاک سے ایک اور مثال دیکھتے ہیں

مثال

- سورہ نمل آیت 59 پارہ 19

کہہ دو تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ اور سلام ہو اُس کے اُن غلاموں پر جنہیں اُس نے چن لیا۔ اللہ تعالیٰ بہتر ہے۔ یا وہ معبود جنہیں وہ اللہ تعالیٰ کا وہ شریک بناتے ہیں۔

مثال

- سورہ فرقان آیت 58 پارہ 19

اور اُس خدا پر بھروسہ رکھو۔ جو زندہ ہے اور کبھی مرنے والا نہیں ہے۔ اس کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرو۔ اپنے غلاموں کے گناہوں سے اُس کا باخبر ہونا کافی ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے غلاموں کے گناہ سے باخبر ہونا کافی ہے۔

مثال

- سورہ شعراء آیات 10 تا 22 پارہ 19

اور جب آپ کے رب نے موسیٰ کو پکارا۔ کہ تم ان ظالم لوگوں کے پاس جاؤ۔ فرعون کی قوم کے پاس۔ کیا وہ ڈرتے نہیں۔ موسیٰ نے کہا اے میرے رب میں اس بات سے ڈرتا ہوں۔ کہ وہ مجھے جھٹلائیں گے۔ اور میرا دل تنگ ہوتا ہے۔ اور میری زبان نہیں چلتی۔ اسلیے ہارون کو بھیج دیں۔ اور میرے ذمہ ان کا ایک جرم ہے۔ میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے قتل کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے کہا۔ ہرگز نہیں تم دونوں ہمارے معجزات لے کر جاؤ بے شک ہم تمھارے ساتھ سننے والے ہیں تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ پھر کہو کہ ہم تمام جہانوں کے رب کے بھیجے ہوئے ہیں۔ کہ بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ بھیج دو۔ فرعون نے کہا کہ کیا ہم نے تمھیں نہیں پالا تھا۔ اور تم نے اپنی عمر کے کئی سال ہمارے پاس نہیں گزارے تھے۔ اور وہ کام بھی تم نے کیا تھا اور تو تو نافرمانوں میں سے ہے۔ موسیٰ نے کہا۔ کہ میں نے وہ کام کیا تھا اور میں بے خبروں میں سے تھا۔ میں تم سے ڈر کر بھاگ گیا۔ پھر میرے رب

نے مجھے حکمت یعنی تورات دی اور مجھے رسولوں میں شامل کرلیا۔اور جس نعمت کا تو جو احسان جتلا رہا ہے۔کہ تو نے بنی اسرائیل کو غلام بنالیا تھا۔

خواتین وحضرات

آپ نے غور کیا۔کہ حضرت موسیٰ نے فرعون کو جواب دیا کہ تو جو احسان جتلا رہا ہے۔اس کی وجہ یہ تھی کہ تو نے بنی اسرائیل کو غلام بنالیا تھا۔اس کا ہرگز مطلب یہ نہیں ہے۔کہ بنی اسرائیل تمھاری عبادت کرتی تھی۔

ہم نے ان مثالوں سے سیکھا کہ عابدون یا عبدت کا مطلب غلامی کے ہیں۔جب ہم نماز پڑھتے ہیں۔تو اللہ تعالیٰ کا ایک حکم ادا کررہے ہوتے ہیں۔یعنی غلامی کررہے ہوتے ہیں۔اس طرح جب ہم روزہ رکھتے ہیں۔تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے ہم اللہ تعالیٰ کی غلامی ہی کررہے ہوتے ہیں۔اسی طرح حج بھی اللہ تعالیٰ کی غلامی کا ایک نمونہ ہے۔

مثال

- سورہ حم السجدہ آیت 46 پارہ24

جوکوئی صالح عمل کریگا۔تو اپنے لیے ہی کرے گا۔اور جس نے برا کیا تو اُس پر ہے۔اور آپ کا رب اپنے غلاموں پرظلم کرنے والا نہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔جوکوئی صالح عمل کریگا۔تو اپنے لیے ہی کرے گا۔اور جس نے برا کیا تو اُس پر ہے۔اور آپ کا رب اپنے غلاموں پرظلم کرنے والا نہیں۔

مثال

- سورہ النحل آیت 75 پارہ14

اللہ تعالیٰ ایک مثال بیان کرتا ہے۔کہ ایک غلام ہے۔جو دوسرے کے اختیار میں ہے۔اور کسی چیز کی قدرت نہیں رکھتا۔اور ایک وہ شخص ہے۔جس کو ہم نے اپنے پاس سے اچھا رزق دیا ہے۔پھر وہ اس میں سے پوشیدہ اور اعلانیہ خرچ کرتا ہے۔کیا وہ دونوں برابر ہیں۔تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔بلکہ اکثر اِن میں سے نہیں جانتے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ عبد کا مطلب غلام بتارہے ہیں۔اس آیت سے ثابت ہوا۔کہ غلام کو قرآن پاک کی ڈکشنری کے مطابق عبد کہتے ہے ۔اُمید ہے کہ آپ کو عبد کا مطلب غلامی کی سمجھ آگئی ہوگی۔اور یہ ہم نے قرآن پاک کی ڈکشنری سے سیکھا۔اس کے علاوہ بھی قرآن پاک میں بہت دفعہ غلاموں کا لفظ آیا ہے۔جس کا مطلب عبد یا عباد ہوتا ہے۔مثلاً غلاموں کے نکاح کردیا کرو۔غلام کے بدلے غلام وغیرہ وغیرہ نتیجہ یہ ہوا کہ ہم سب اللہ تعالیٰ کے غلام ہیں

آئیں سورہ الکافرون پارہ نمبر 30 کا ترجمہ اوپر دی گئی مثالوں کے مطابق کرتے ہیں۔یعنی قرآن پاک کی ڈکشنری کے مطابق کرتے ہیں۔

یہ رسول ﷺ کا خطاب ہے۔جو ساری دنیا کے کافر و یعنی فرقہ پرستوں کے نام ہے۔ایک اللہ تعالیٰ کا غلام ہونا رسول ﷺ کا دین تھا۔جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور غلام ہوتا ہے۔وہ رسول ﷺ کا دین ہرگز نہیں ہے۔کیوکہ وہ مشرک ہوتا ہے۔

- سورہ کافروں آیات 1 تا306

کہہ دواے کافرو۔میں اُس کی غلامی نہیں کرتا۔۔جس کی تم غلامی کرتے ہو۔اور نہ تم اسکی غلامی کرنے والے ہو۔جس کی غلامی میں کرتا ہوں۔اور نہ ہی میں اُس کی غلامی کرنے والا ہوں۔جس کی تم غلامی کرتے ہو۔اور نہ ہی تم اُس کی غلامی کرنے والے ہو۔جس کی میں غلامی کرتا ہوں۔تمھارے لیے تمھارا دین اور میرے لیے میرا دین۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ رسول ﷺ کا دین ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی تھا ۔اب جو رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے ہیں۔۔اگر وہ رسول ﷺ کے دین پر ہونگے۔تو رسول ﷺ کے اطاعت گزار ہوئے۔ورنہ کافر ہونگے۔رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے صرف وہی لوگ ہونگے۔جو ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرنے والے ہونگے ۔

- **سورہ آل عمران۔آیت 79 تا 80۔پارہ نمبر 3**

اور بے شک ان میں سے ایک گروہ ایسا ہے جو اپنے بیان اور زبان سے کتاب کو اسطرح الجھا دیتے ہیں۔کہ آپ سمجھیں گے کہ یہ مضمون اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہوتا اور وہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بناتے ہیں حالانکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ کسی انسان کیلئے یہ مناسب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو کتاب اور

حکمت اور نبوت عطا کرے پھر وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر میرے غلام بن جاؤ بلکہ وہ تو کہے گا کہ تم اللہ والے بن جاؤ۔اس لیے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تعلیم دیتے ہیں اور آپ خود بھی اس کو پڑھتے ہیں اور وہ یہ بھی نہ کہے گا کہ تم فرشتوں یا انبیاء کو اپنا رب بنالو کیا وہ تمہیں کفر کا حکم دے گا فرمابرداری کے بعد یعنی مسلم ہونے کے بعد کافر ہونے کا حکم دے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ پیغمبر خود بھی اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھتے ہیں اور دوسروں کو بھی اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تعلیم دیتے ہیں۔اور وہ لوگوں کو اپنی غلامی نہیں سکھاتے۔بلکہ اللہ تعالیٰ کی غلامی سکھاتے ہیں۔کیا وہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا حکم دیں گے۔فرمابردار بنانے کے بعد۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کسی فرقے کی بات کر رہے ہیں۔کہ جو اپنے بیان اور زبان سے قرآن کو اسطرح الجھا دیتے ہیں۔کہ آپ سمجھیں گے کہ یہ مضمون اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہوتا اور وہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بناتے ہیں حالانکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ کسی انسان کیلئے یہ مناسب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو کتاب اور حکمت اور نبوت عطا کرے پھر وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر میرے غلام بن جاؤ بلکہ وہ تو کہے گا کہ تم اللہ والے بن جاؤ۔اس لیے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تعلیم دیتے ہیں اور آپ خود بھی اس کو پڑھتے ہیں اور وہ یہ کبھی نہ کہے گا کہ تم فرشتوں یا انبیاء کو اپنا رب بنالو کیا وہ تمہیں کفر کا حکم دے گا فرمابرداری کے بعد یعنی مسلم ہونے کے بعد کافر ہونے کا حکم دے گا۔

سورہ النحل آیات 51 تا 52 پارہ 14

اللہ تعالیٰ کہتا ہے۔کہ تم دو معبود نہ بنالو۔کہ بلاشبہ معبود تو صرف ایک ہے۔بس مجھ سے ہی ڈرو۔اور زمین اور آسمانوں میں سب اُسی کا ہے۔اور اُسی کا دین چل رہا ہے۔پھر کیا تم اُسکے علاوہ کسی اور سے ڈرتے ہو۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں۔کہ تم دو معبود نہ بنالو۔یعنی تم میرے ساتھ کسی اور کو معبود نہ بنالو۔معبود کا مطلب ہے۔جس کی غلامی کی جائے۔اللہ تعالیٰ کہتے ہیں۔کہ میرے ساتھ تم کسی اور کی غلامی نہ کرو۔کیونکہ بیشک صرف وہی ایک معبود ہے۔صرف ایک ہستی اللہ تعالیٰ کی ایسی ہے۔جس کی غلامی کی جاسکتی ہے۔اور وہ اسی لائق ہے۔کیونکہ زمین اور آسمانوں میں اُسی کا دین چل رہا ہے۔یعنی سورج چاند اور ستارے۔اور وہ تمام کام جو ہماری سمجھ سے بالاتر ہیں۔یعنی آسمانوں کا نظام۔ستاروں کا نظام۔سمندر کا نظام۔ہر جگہ اللہ تعالیٰ کا نظام چل رہا ہے۔پھر کیا تم اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور سے ڈرتے ہو۔

خواتین وحضرات

قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا خالص کلام ہے۔اللہ تعالیٰ نے یہ کلام ہماری نصیحت کے لیے بھیجا ہے۔

مگر ہمارا المیہ اور غم یہ ہے۔

کہ جب ہم قرآن پاک سیکھتے ہیں۔تو اس طرح پڑھتے ہیں۔کہ گویا ہمارے دو خدا ہیں۔ایک تو اللہ تعالیٰ کی ذات ہوتی ہے۔جس کا یہ کلام ہوتا ہے۔اور دوسرا ہمارے فرقے کا نام نہاد مفسر ہوتا ہے۔پھر ہم اللہ تعالیٰ کی بات رد کرتے جاتے ہیں۔اور اپنے نام نہاد مفسر کی بات پر آمین کہتے ہیں۔

اس طرح قرآن پاک سیکھتے ہوئے ہمارے دو خدا ہوتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کی زات برائے نام ہوتی ہے۔جبکہ ہم نے اصل خدا فرقے کے نام نہاد مفسر کو بنایا ہوتا ہے۔اس طرح ہم دو خداؤں کی غلامی کرتے ہیں۔ایک ہمارا اصلی سچا اور اُونچا خدا۔جس کا نظام زمین اور آسمانوں میں چل رہے ہیں۔اور دوسرا ہمارے فرقے کا نام نہاد مفسر۔یعنی ایک لاچار انسان۔جسے اسلام اور ایمان کے مطلب بھی نہیں پتہ۔جسے تفسیر کے مطلب کا بھی نہیں پتہ۔قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ نے ہمیں حکم دیا۔کہ فرقے نہ بنانا۔اور قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنا۔تو کیا اس کی تفسیر یعنی تشریح یہ ہوگی۔کہ سارے الگ الگ فرقے بنالو۔اس پر ڈٹ جاؤ۔اور قرآن پاک کو اندھوں کی طرح پڑھو۔اور جو تمھارے فرقے کا انکار کرے۔تو اسے قتل کردو۔یہ ہے نام نہاد مفسروں کی تشریح۔اور یہ ہے ان کی نظر میں مرتد۔انہوں نے سارے قرآن پاک کی تشریح اسی طرح ہی کی ہے۔یہ نام نہاد مفسر جس کے ہاتھ میں اپنی زات لے لیے بھی کچھ بھی نہیں ہوتا۔فرقے کا نام نہاد مفسر اللہ تعالیٰ کی بات رد کرتے کرتے ہمیں اپنے فرقے کی وادی میں لے جاتا ہے۔اور ہم اُس کے فرقے کا حصہ بن جاتے ہیں۔جہاں اِسطرح کی اور بھی وادیاں آباد ہوتی ہیں۔جہاں مختلف فرقوں کے نام نہاد مفسران کے خدا ہوتے ہیں۔نام نہاد مفسر رسول ﷺ کی اطاعت کی آڑ میں سب کے خدا بنے ہوتے ہیں۔یہ سب وادیوں والے ایک دوسرے کے دشمن ہوتے ہیں۔یہ ایک دوسرے کی باتوں اور کتابوں کو نہیں مانتے۔ایک وادی والا دوسرے وادی کی

کتابوں پر عمل کرنا کفر سمجھتا ہے۔ یہی دشمنی کی وجہ ہوتی ہے۔ اور وہ ایک دوسرے کے دشمن ہوتے ہیں۔ یہ بات اُن کا نام نہاد مفسر بتاتا ہے۔ جس کی لوگ غلامی کرتے ہیں۔ اور کوئی بھی قرآن پاک میں غور نہیں کرتا۔ اس طرح ہم ایک مشرک کی زندگی گزار کر اس دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دو قسم کے ڈر بیان کیے ہیں۔ کہ صرف مجھ سے ڈرو۔ اللہ تعالیٰ حکم دیتے ہیں۔ کیونکہ زمین اور آسمانوں میں میرا نظام چل رہا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں۔ کہ کیا تم میرے علاوہ کسی اور سے ڈرتے ہو۔ کیونکہ تمھارا تو اور کوئی خدا نہیں ہے۔ خدا تو وہ صرف ایک ہے۔ جس کا نظام زمین اور آسمانوں میں چل رہا ہے۔

خواتین وحضرات

ہم تو صرف ایک اللہ تعالیٰ سے ڈریں گے۔ جو ہمارا خدا ہے۔ اور کسی نام نہاد مفسر سے نہیں ڈریں گے۔ کیونکہ وہ ہمارے خدا نہیں ہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کے مجرم ہیں۔

سورہ انبیاء آیات 45 پارہ 17

آپ ﷺ کہہ دو کہ بے شک میں تمھیں وحی کے زریعے خبردار کر رہا ہوں۔ اور بہرے پکار کو نہیں سنا کرتے جب انہیں خبردار کیا جاتا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ کہ بے شک میں تمھیں وحی کے زریعے خبردار کر رہا ہوں۔ اور بہرے پکار کو نہیں سنا کرتے جب انہیں خبردار کیا جاتا ہے۔

خواتین وحضرات

لوگ اپنے فرقوں میں اس طرح مست ہو چکے ہیں۔ کہ رسول ﷺ نے جس وحی کے زریعے انہیں خبردار کیا تھا۔ اس سے فرقہ پرستوں نے بہروں والا طریقہ اختیار کر رکھا ہے۔ اور وہ قرآن پاک کو سنتے ہی نہیں۔ اسی طرح جب کسی بہرے کو خبردار کیا جائے تو اسے کیا پتہ چلے گا۔ کہ اُس سے کس کے بارے میں بات ہو رہی ہے۔ فرقہ پرست اسی طرح اندھوں اور بہروں کی طرح قرآن پاک پڑھتے ہیں۔ انہیں کیسا پتہ چلے گا۔ کہ رسول ﷺ نے وحی کے زریعے انہیں کیا بتایا ہے۔

سورہ انبیاء آیات 24 تا 25 پارہ 17

کیا انہوں نے زمین میں سے معبود بنا لیے۔ جو زندہ کرتے ہیں۔ اگر سوائے اللہ تعالیٰ کے اور معبود ہوتے۔ تو دونوں میں فساد برپا ہو جاتا۔ بس پاک ہے اللہ تعالیٰ۔ جو عرش کا مالک ہے۔ اس سے جو وہ بیان کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے نہیں پوچھا جائے گا۔ جو وہ کرے۔ اور انہی سے پوچھا جائے گا۔

کیا انہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اور معبود بنا رکھے ہیں۔ کہہ دو۔ کہ تم اپنی دلیل تو لاؤ۔ یہ نصیحت یعنی قرآن اُن کا ہے۔ جو میرے ساتھ ہیں۔ اور اُنکی نصیحت ہے جو مجھ سے پہلے تھے۔ بلکہ ان میں اکثر سچ کو جانتے ہی نہیں۔ اس لیے وہ اس سے منہ موڑے ہوئے ہیں۔ اور آپ ﷺ سے پہلے کوئی رسول ایسا نہیں بھیجا مگر یہ کہ اس کو یہی وحی کی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ صرف میری غلامی کرو۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ کہہ رہے ہیں۔ یہ قرآن پاک اُن کا ہے۔ جو میرے ساتھ ہیں۔ اور یہی قرآن پاک اُن لوگوں کے لیے بھی تھا جو مجھ سے پہلے تھے۔ یعنی قرآن پاک کی تعلیمات ہی ہر دور میں آئیں۔ اور ہر دور میں ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کا حکم ہر رسول کے زریعے دیا گیا۔

خواتین وحضرات

رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ کہ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور معبود بناتے ہیں اُن سے پوچھا جائے گا اور اللہ تعالیٰ سے نہیں پوچھا جائے گا۔

یعنی اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرتے ہیں۔ کہ جس کو لوگوں نے اپنا معبود بنایا ہے۔ یعنی جس کی غلامی کرتے ہیں۔ وہ اس کے لیے دلیل تو لائیں۔ یہ رسول ﷺ قیامت تک آنے والے لوگون سے کہہ رہے ہیں۔ کیونکہ سارا قرآن تو اللہ تعالیٰ کو معبود ثابت کرنے کے لیے دلیلیں دیتا ہے۔ سارا قرآن ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کا درس دیتا ہے۔ بلکہ تمام رسولوں نے ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کا درس دیا۔

مگر نام نہاد مفسروں نے یہ طریقہ رسول ﷺ کے خلاف رسول کی اطاعت کی آڑ میں اختیار کر رکھا ہے۔ حالانکہ رسول ﷺ تو صرف ایک اللہ تعالیٰ کا پیغام لائے۔ لا الہ الا اللہ کا درس دیا۔

سورہ مریم۔آیت 65 پارہ16

وہ رب ہے زمین اور آسمانوں کا اور جوان کے درمیان ہے پس اس کی غلامی کرو اور اس کی غلامی پر ثابت قدم رہو۔کیا تم اس کا کوئی ہم نام جانتے ہو؟

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں کو اپنی غلامی کا حکم دے رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔وہ رب ہے زمین اور آسمانوں کا اور جوان کے درمیان ہے پس اس کی غلامی کرو اور اس کی غلامی پر ثابت قدم رہو۔کیا تم اس کا کوئی ہم نام جانتے ہو؟

خواتین وحضرات!

اللہ تعالیٰ اپنی غلامی پر ثابت قدم رہنے کا حکم دے رہے ہیں اگر ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کی غلامی کرتے ہیں تو کیا وہ اللہ تعالیٰ کی طرح کا کوئی دوسرا خدا ہے کیونکہ خدا کی تو یہ نشانی ہے کہ وہ زمین اور آسمانوں میں تمام موجود چیزوں کا رب ہے۔

جس طرح لوگ قرآن پاک پڑھتے ہوئے نام نہاد مفسر کی غلامی کرتے ہیں۔تو کیا وہ اللہ تعالیٰ کی طرح کوئی دوسرا خدا ہوتا ہے جس کی لوگ غلامی کرتے ہیں۔اُس نے زمین اور آسمانوں میں کیا پیدا کیا ہے

اللہ تعالیٰ اپنی غلامی پر ثابت قدم رہنے کا حکم دیتے ہیں۔اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی دوسرا ہم نام نہیں ہے۔

سورہ زمر۔آیات 11 تا 20۔پارہ نمبر 23

آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں دین کو اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کرتے ہوئے صرف اس کی غلامی کروں اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلے اس کا فرمابردار بنوں آپ ﷺ کہہ دیجیے۔کہ مجھے ایک بڑے دن کے عذاب کا خوف ہے کہہ دیجیے۔کہ میں تو صرف دین کو اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کرتے ہوئے اس کی غلامی کروں گا۔تم اس کے سوا جس کی چاہو غلامی کرو کہہ دیجیے کہ نقصان میں تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو نقصان میں ڈالا اور اپنے گھر والوں کو نقصان میں ڈال دیا۔خبردار یہی واضح نقصان ہے ان کے اوپر بھی آگ کے بادل ہونگے اور انکے نیچے بھی آگ کے بادل ہونگے۔یہ وہ عذاب ہے جس سے اللہ تعالیٰ تمہیں ڈراتا ہے اے میرے غلاموں مجھ سے ہی ڈرتے رہو اور وہ لوگ جو طاغوت کی غلامی سے بچتے رہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع رہے ان کے لیے خوشخبری ہے لہٰذا میرے غلاموں کو خوشخبری سنا دو۔جو کلام کو توجہ سے سنتے ہیں پھر اس کی بہترین باتوں پر عمل کرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی یہی وہ لوگ ہیں جو عقلمند ہیں جس پر آگ کا عذاب ثابت ہو جائے تو کیا آپ ﷺ اس کو آگ سے چھڑا سکتے ہیں۔لیکن وہ لوگ جو اپنے رب سے ڈرتے رہے ان کے لیے ایسے بالا خانے ہونگے جن کے اوپر اور منزلیں ہونگی جن کے نیچے نہریں جاری ہونگی یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں نبی ﷺ کا خطاب ہے۔وہ فرماتے ہیں۔کہ مجھے حکم دیا گیا ہے۔کہ میں اللہ تعالیٰ کی خالص غلامی کروں اور مجھے فرمابردار رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔میں قیامت کے دن سے ڈرتا ہوں اگر میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کروں میں تو خالص اللہ تعالیٰ کی غلامی کروں گا۔تم اس کے سوا جس کی چاہو غلامی کرو۔اصل نقصان والے تو وہی لوگ ہیں جنہوں نے خود اور اپنے گھر والوں کو نقصان میں ڈالا۔یاد رکھو یہی بہت بڑا نقصان ہے۔پھر اللہ تعالیٰ قیامت کے برے انجام سے ڈراتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کہتے ہیں۔اے میرے غلاموں۔مجھ سے ڈرو وہ لوگ جو طاغوت کی غلامی سے بچتے رہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع رہے یعنی قرآن پاک کی طرف رجوع رہے۔اور قرآن پاک کی اعلیٰ باتوں پر عمل کرتے رہے۔یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی ہے اور یہی لوگ عقلمند ہیں۔ان آیات سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مرتد کی سزا موت نہیں ہے۔ہر کوئی اپنے بارے میں فیصلہ کرنے میں آزاد ہے۔اور یہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے اور سزا بھی خود اللہ تعالیٰ ہی دے گا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ عقل مند لوگ اللہ تعالیٰ کی نظر میں وہ ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کی خالص غلامی کرتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی غلامی نہیں کرتے۔

سورہ زمر آیات 1 تا 3 پارہ 23

یہ کتاب بڑے غالب حکمت والے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔بیشک ہم نے اس کتاب کو آپ ﷺ کی طرف سچ کے ساتھ نازل کیا ہے۔صرف دین کو خالص

اللہ تعالیٰ کیلیے رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔سنو خالص دین اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے۔اور جنہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسرے اولیاء بنا رکھے ہیں۔کہ ہم انکی غلامی صرف اس لیے کرتے ہیں۔کہ وہ ہمیں للہ تعالیٰ کے بہت قریب کردیں۔بیشک جن باتوں میں وہ اختلاف کررہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فیصلہ کردے گا۔بیشک اللہ تعالیٰ اسے ہدایت نہیں دیتے۔جو جھوٹا اور کافر ہو۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں خالص اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔کیونکہ ہم نے یہ کتاب آپ کی طرف سچائی کے ساتھ نازل کی ہے۔غلامی صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔اور جو دوسروں کی غلامی اس لیے کرتے ہیں۔کہ وہ اُنہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک کردیں۔ایسی باتوں کا فیصلہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کرے گا۔کیونکہ یہ لوگ کافر ہیں۔یعنی فرقہ پرست ہیں۔جھوٹے اور کافر اس طرح ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تو اپنی غلامی کا حکم دیا تھا۔اور یہ جھوٹ بول کر اور کافر بن کر کسی دوسرے کی اطاعت کررہے ہیں۔

ان آیات میں وہ لوگ بھی آتے ہیں۔جو اپنے مفسر کی غلامی کرتے ہیں۔اور سمجھتے ہیں۔کہ اس طرح ان کو قرآن پاک کی سمجھنا ان پر فرض ہے۔بلکہ وہ مفسر اس کو اپنے فرقے کا حصہ بنالیتے ہیں۔اور ایک انسان ایک فرقے کا غلام بن جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ کا غلام بننے کے بجائے انسان ایک نام نہاد مفسر کا غلام بن جاتا ہے۔یہ شرک ہے اور یہ جھوٹے لوگ ہیں۔۔ایسے کافروں کو اللہ تعالیٰ ہدایت نہیں دیتا۔

آپ نے دیکھا کہ مرتد کی سزا ہرگز موت نہیں ہے۔اور نہ وہ کسی کا مجرم ہے کہ وہ اس کو سزا دیتا پھرے۔وہ اللہ تعالیٰ کا مجرم ہے۔اللہ تعالیٰ اُسے خود سزا دے گا۔

دین کے بارے میں رسول ﷺ کا خطاب

سورہ ال عمران۔آیات 19 تا 20۔پارہ نمبر 3

بیشک اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف دین اسلام ہے اور ان لوگوں میں جنہیں کتاب دی گئی تھی۔علم آجانے کے بعد جو اختلاف کیا تو اس کی وجہ محض ان کی باہمی صند تھی۔اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی آیات سے کفر کرتا ہے تو بیشک اللہ تعالیٰ اس کا جلد حساب لینے والا ہے پھر اگر آپؐ کے ساتھ وہ جھگڑا کریں تو آپؐ کہہ دیجئے کہ میں نے تو اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری میں جھکا دیا ہے۔اور میرے اطاعت گزاروں نے بھی۔آپ کہہ دو انکو جن کو کتاب دی گئی ہے۔اور ان پڑھوں سے۔کہ کیا تم بھی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بنتے ہو۔اگر وہ فرمابردار بن جائیں تو انہوں نے ہدایت پالی اور اگر پھر جائیں تو آپؐ پر پیغام پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے غلاموں کو خوب دیکھ رہا ہے۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں رسول ﷺ کا خطاب ہے۔جو قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔رسول ﷺ اپنا دین سکھا رہے ہیں۔قرآن پاک کا علم آنے کے بعد کفر کرنا یعنی فرقے بنانے کی وجہ صرف لوگوں کی ضد بازی ہے۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کے علم کو دین اسلام کہہ رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف دین اسلام ہے اسلام کہتے ہیں فرمابرداری کو یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہی دین ہے۔نبیؐ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری اختیار کرلی ہے اور میری اطاعت کرنے والوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری اختیار کرلی ہے۔آپؐ تمام لوگوں سے پوچھتے ہیں کہ کیا تم بھی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بنتے ہو اگر وہ اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بن گئے یعنی قرآن پاک کی فرمابرداری اختیار کرلی۔تو انہوں نے بھی ہدایت پالی،اگر وہ پھر جائیں تو آپؐ پر پیغام پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے غلاموں کو خوب دیکھ رہا ہے۔

ہم لوگوں نے قرآن پاک آنے کے بعد جو فرقے بنائے وہ صرف ضد کی وجہ سے بنائے ہیں۔اور اطیع اللہ و اطیع الرسول کو قرآن پاک سے سمجھا ہی نہیں۔اور اپنے باپ دادا کے راستے کی اطاعت کررہے ہیں۔ان آیات میں رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے وہ لوگ ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنے والے ہیں۔رسول ﷺ نے بھی اللہ تعالیٰ کی فربرادری کی۔یہ رسول ﷺ کا دین ہے۔

سورہ آل عمرآن آیات 85 تا 91 پارہ 3

اور جو کوئی اسلام کے سوا کوئی اور دین چاہے گا۔تو اُس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا۔اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں ہوگا۔ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کیوں ہدایت دے گا۔جنہوں نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا۔حالانکہ وہ خود گواہی دے چکے ہیں۔کہ یہ رسول ﷺ سچ پر ہے۔اور ان کے پاس واضح دلائل بھی آچکی ہیں۔یعنی قرآن پاک۔اور اللہ تعالیٰ ایسے ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔ایسے لوگوں کا بدلہ یہی ہے۔کہ ان پر اللہ کی لعنت ہو۔فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔وہ اس لعنت میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور نہ ان کے عذاب میں کمی کی جائے گی۔اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔ہاں اس کے بعد جن لوگوں نے توبہ کی اور اپنی اصلاح کرلی۔بے شک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔بے شک جن لوگوں نے کفر کیا۔پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے۔اُن کی توبہ ہرگز قبول نہیں کی جائے گی۔اور یہی لوگ گمراہ ہیں۔بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور اسی

حالت میں مرگئے ۔اگرکوئی پوری زمین کے برابرسونا فدیہ میں دینا چاہے گا۔تو اُس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔یہی لوگ ہیں۔جن کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔اوران کا کوئی مددگارنہیں ہوگا۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔اور کفر کرنے والے یعنی فرقہ بنانے والے لوگوں کے بارے میں تفصیل سے بات کر رہے ہیں ۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اسلام یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کے سوا کوئی اور دین ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ پھر کفر کرنے والے یعنی فرقہ بنانے والے لوگوں کے بارے میں کہتے ہیں۔کہ یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے رسول ﷺ کے بارے میں گواہی دی۔کہ وہ سچ پر ہے اوران کے پاس واضح دلائل یعنی قرآن پاک بھی آ گیا۔پھراس کے باوجود انہوں نے فرقے بنائے۔ایسے لوگوں پراللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔فرشتوں کی اورسب لوگوں کی لعنت ہو۔ وہ اس لعنت میں ہمیشہ رہیں گے۔نہ ان کے عذاب میں کمی کی جائے گی ۔اورنہ انہیں مہلت دی جائے گی۔ہاں البتہ ایسا کام کرنے کے بعد جن لوگوں نے دنیا میں توبہ کی اوراپنی اصلاح کرلی۔بے شک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔بے شک جن لوگوں نے کفرکیا۔یعنی فرقے بنائے پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے۔یعنی فرقہ واریت میں بڑھتے چلے گئے تو اُن کی توبہ ہرگز قبول نہیں کی جائے گی۔اوریہی لوگ گمراہ ہیں ۔بے شک جن لوگوں نے کفرکیا یعنی فرقے بنائے اوراسی حالت میں مرگئے۔اگرکوئی پوری زمین کے برابرسونا فدیہ میں دینا چاہے گا۔تو اُس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا ۔یہی لوگ ہیں۔جن کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔اوران کا کوئی مددگارنہیں ہوگا۔

خواتین وحضرات

ان آیات سے ہم نے جانا کہ فرقے بنانے والے رسول ﷺ کوجھٹلانے والے ہیں۔اوران آیات سے ہم نے جانا کہ فرقہ بنانے والے گمراہ ہیں۔

خواتین وحضرات

اسلام یا مسلم کا مطلب ہے۔فرمابرداری یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری۔فرقے بنانے والے تو اپنے مفسروں اورفرقہ پرستوں کی فرمابرداری کرتے ہیں۔اوراللہ تعالیٰ کی فرمابرداری نہیں کرتے۔یعنی قرآن پاک کی فرمابردای نہیں کرتے۔اس طرح وہ کافر یعنی نافرمان بن جاتے ہیں۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرقے بنانے سے منع کیا ہے۔مگرفرقہ پرست اللہ تعالیٰ کے نافرمان بن کرفرقے بناتے ہیں۔اورکافر بن جاتے ہیں۔جوان فرقوں کی اطاعت کرے گا۔وہ بھی کافر ہوگا۔اورکافر جنت میں نہیں جا سکتا۔یعنی ایمان لانے کے بعد کفر ہو جائے گا۔

سورہ البقرہ،آیات256 تا257،پارہ3

دین میں کوئی زبردستی نہیں۔: یقیناً ہدایت گمراہی سے واضح طور پر الگ ہوگئی ہے۔جوانسان طاغوت کا کفر دے اوراللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے۔اس نے درحقیقت ایک مضبوط سہارا تھام لیا۔جو ہرگز ٹوٹنے والا نہیں ہے اوراللہ تعالیٰ سب سننے والا جاننے والا ہے۔اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ولی ہے جو ایمان لائے وہ ان کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لاتا ہے اوروہ جنھوں نے کفرکیا ہے طاغوت ان کے ولی ہیں وہ ان کو روشنی سے اندھیروں میں لے جاتے ہیں یہی لوگ دوزخی ہیں۔یہ ہمیشہ دوزخ میں رہینگے۔

خواتین حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔کہ دین میں کوئی زبردستی نہیں ہے۔

ہدایت یعنی قرآن پاک چھانٹ کرگمراہی سے الگ کردیا گیا ہے۔جوطاغوت کی نافرمانی کرے اوراللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے۔ایمان کا مطلب ہے۔قرآن کو سچ ماننا اوراس کی اطاعت کرنا لہٰذا جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے اس نے حقیقت میں ایک مضبوط سہارے کو پکڑ لیا جو ہرگز ٹوٹنے والا نہیں۔

اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ولی ہے جو ایمان لائے۔یعنی قرآن کو سچ سمجھنے اوراس کی اطاعت کرنے والے کو اللہ تعالیٰ اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتے ہیں۔ اوروہ لوگ جو کافر ہیں ۔کافر کہتے ہیں۔فرقہ بنانے والے کو۔ طاغوت ان کے دوست ہیں وہ ان کو روشنی سے اندھیروں میں لے جاتے ہیں۔یہی لوگ دوزخی ہیں۔یہ ہمیشہ دوزخ میں رہنے والے ہیں۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ ایمان والوں یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے اوراس کی اطاعت کرنے والوں کا ولی اللہ تعالیٰ ہے۔اللہ تعالیٰ انہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتے ہیں۔اورفرقوں کی اطاعت کرنے والوں کا ولی طاغوت ہیں۔جو روشنی یعنی قرآن پاک سے دورکرکے اندھیروں میں لے جاتے ہیں۔جو دوزخ کا راستہ ہے۔

سورہ المائدہ آیت 3 کا پہلا حصہ پارہ

آج ہم نے تمھارے لیے دین کو مکمل کر دیا ہے۔اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی ہے اور تمھارے لیے اسلام یعنی فرمابرداری کو تمھارے دین کی حیثیت سے قبول کرلیا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ہمارا دین کیا ہے ہمارا دین اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہے۔اور اللہ تعالیٰ صرف اپنی فرمابرداری کے دین کو ہی قبول کرتے ہیں۔کیا ہم اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری والا دین اختیار کیے ہوئے ہیں۔یا فرقوں کی اطاعت اختیار کیے ہوئے ہیں۔ہم اسلام پر ہیں یا کفر پر۔

سورہ البقرہ آیات 138 تا 139 پارہ 1

ہم نے اللہ تعالیٰ کا رنگ قبول کیا اور اللہ تعالیٰ کے رنگ سے کس کا رنگ اچھا ہوسکتا ہے۔اور ہم تو اللہ تعالیٰ کی غلامی کرنے والے ہیں۔کیا تم اللہ تعالیٰ کے معاملات میں ہم سے جھگڑتے ہو۔ حالانکہ وہی تمھارا رب ہے ۔اور وہی ہمارا رب ہے۔اور تمھارے لیے تمھارے اعمال اور ہمارے لیے ہمارے اعمال۔اور ہم تو صرف اُسی کے خالص ہیں۔

خواتین حضرات

یہ نبی ﷺ کا خطاب ہے۔نبی ﷺ کہہ رہے ہیں۔کہ ہم اللہ تعالیٰ کا رنگ قبول کرتے ہیں۔اور ہم تو اللہ تعالیٰ کی غلامی کرنے والے ہیں۔اور ہم تو خالص اللہ تعالیٰ کے ہیں ۔جھگڑے کی تو بات ہی کوئی نہیں ہے۔ہمارے لیے ہمارے اعمال اور تمھارے لیے تمھارے اعمال۔

خواتین وحضرات

ہم نے اللہ تعالیٰ کا رنگ اختیار ہی نہیں کیا۔آپ کو ہر طرف فرقوں کا رنگ نظر آئے گا۔

آئیں اللہ تعالیٰ کا رنگ اختیار کریں۔صرف اللہ تعالیٰ کی غلامی کریں اور خالص اُسی کے بن جائیں۔یہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی باتیں ہیں۔اگر ہم اس کی فرمابرداری کریں گے تو ہم اللہ تعالیٰ کا رنگ اختیار کرلیں گے۔

سورہ صافات۔آیات 167 تا 170۔پارہ نمبر 23

اور بے شک وہ کہا کرتے تھے کہ اگر ہمارے پاس پہلے لوگوں کی نصیحت یعنی (کتاب) ہوتی تو ہم ضرور اللہ تعالیٰ کے خالص غلام ہوتے۔پھر انہوں نے اس یعنی قرآن پاک سے کفر کرلیا۔اب انہیں جلد معلوم ہوجائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ جب قرآن پاک نہیں آیا تھا تو لوگ کہا کرتے تھے کہ اگر ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی نصیحت یعنی کتاب آئی ہوتی تو وہ اللہ تعالیٰ کے خالص غلام ہوتے۔ مگر جب قرآن پاک آگیا۔تو انہوں نے اس سے کفر کرلیا۔ یعنی فرقے بنالیے۔اب انہیں جلد ہی معلوم ہوجائے گا۔

دین کے بارے میں رسول ﷺ کا خطاب

سورہ انعام 56 تا 58 پارہ 7

کہہ دو کہ مجھے اُن کی غلامی سے منع کیا گیا ہے جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو۔کہہ دو کہ میں تمھاری خواہشات کی اطاعت نہیں کروں گا ۔ بیشک اس طرح میں گمراہ ہو جاؤں گا۔اور ہدایت پر نہیں رہوں گا۔

آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ میں اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل یعنی قرآن پاک پر ہوں اور تم نے اسے جھٹلا دیا ہے اور میرے پاس وہ عذاب نہیں ہے جس کی تمہیں جلدی ہے حکم تو صرف اسی کا چلتا ہے وہ سچ بتاتا ہے اور وہی بہتر فیصلہ کرنے والا ہے آپ کہہ دیجئے اگر میرے پاس وہ عذاب ہوتا جس کی تمہیں جلدی ہے تو میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ ہو چکا ہوتا اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو خوب جانتا ہے

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں نبی ﷺ ظالموں سے خطاب کررہے ہیں ۔جو قرآن پاک کو جھٹلا کر فرقوں پر ہیں یہ ان کے نام نبی ﷺ کا پیغام ہے اور یہ فرقہ پرستوں کو دو ٹوک جواب ہے۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔

کہ مجھے اُن کی غلامی سے منع کیا گیا ہے جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو۔کہہ دو کہ میں تمھاری خواہشات کی اطاعت نہیں کروں گا ۔ بیشک اس طرح میں گمراہ ہو جاؤں

گا۔اور ہدایت پر نہیں رہوں گا۔

آپ ﷺ کہہ رہے ہیں کہ میں تو واضح دلیل یعنی قرآن پاک پر قائم ہوں۔جیسے تم نے جھٹلا دیا ہے۔اگر میرے ہاتھ میں عذاب کا فیصلہ ہوتا تو میں تمھیں اس عذاب سے دوچار کردیتا۔مگر میرے پاس وہ عذاب نہیں ہے جس کی تمہیں جلدی ہے حکم تو صرف اسی کا چلتا ہے وہ سچ بتاتا ہے اور وہی بہتر فیصلہ کرنے والا ہے ۔

دین کے بارے میں رسول ﷺ اور اللہ تعالیٰ کا خطاب۔

سورہ رعد آیت 36 کا آخری حصہ اور 37 پارہ 13

آپ کہہ دیجیے کہ مجھے تو صرف یہ حکم ملا ہے۔کہ میں اللہ تعالیٰ کی غلامی کروں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤں اسی کی طرف میں بلاتا ہوں۔اور اسی کی طرف مجھے لوٹنا ہے۔اور اس طرح ہم نے اس قرآن کو حکم بنا کر عربی میں نازل کیا ہے۔اور اگر آپ نے لوگوں کی خواہشات کی اطاعت کی اس کے بعد جب تمھارے پاس علم آ گیا ہے۔تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں تمہارا نہ کوئی ولی ہوگا اور نہ بچانے والا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے رسولؐ کا خطاب سنا۔وہ فرما رہے ہیں کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے صرف یہ حکم دیا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ کی غلامی کروں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤں۔لہذا میں اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف مجھے واپس جانا ہے۔اس کے بعد اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے قرآن پاک کو عربی زبان میں حکم بنا کر نازل کیا ہے۔اگر اس علم یعنی قرآن پاک آنے کے بعد تم نے کسی کی اطاعت کی۔تو تمہیں االلہ تعالیٰ سے بچانے والا نہ کوئی ولی ہوگا اور نہ کوئی مددگار۔

خواتین وحضرات!

دونوں مثالوں میں ایک رب کی غلامی کا حکم ہے جس کی رسولؐ نے اطاعت کی اور ہمیں بھی اسی اطاعت کا حکم دیا جارہا ہے۔اسے کہتے ہیں اطیع اللہ واطیع الرسول۔

سورہ انفال آیت 36 تا 40 پارہ 9

بے شک جنھوں نے کفر کیا۔اور وہ اپنا مال اس لیے خرچ کرتے ہیں تاکہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکیں۔وہ عنقریب خرچ کریں گے۔پھر انہیں حسرت ہوگی۔پھر وہ مغلوب کر دیے جائیں گے۔اور جو لوگ کافر ہیں۔وہ جہنم کی طرف اکھٹے کیے جائیں گے۔تاکہ اللہ تعالیٰ خبیث کو پاک سے الگ کر دے پھر خبیثوں کو ایک دوسرے پر رکھ کر ان سب کو ایک ڈھیر بنا دیگا۔اس ڈھیر کو جہنم میں ڈال دیگا۔یہی لوگ نقصان اُٹھانے والے ہیں۔

کہہ دو جو کافر ہیں کہ اگر وہ باز آجائیں۔تو ان کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔اور اگر پھر وہ ایسا ہی کریں۔جو پہلے لوگوں کی سنت گزر چکی ہے۔تم ان سے لڑتے رہو۔یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے۔اور دین صرف اللہ تعالیٰ کیلے باقی رہے۔اگر وہ باز آجائیں تو بیشک االلہ تعالیٰ ان کو دیکھ رہا ہے۔اور اگر وہ پھر جائیں۔تو جان لو۔کہ اللہ تعالیٰ تمھارا حمایتی ہے۔وہ کیا خوب حمایتی ہے۔اور اچھا مددگار ہے۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں کافر یعنی فرقہ پرستوں کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کی گئی ہے۔کافر یعنی فرقہ پرست اپنا مال اسلیے خرچ کرتے ہیں۔تاکہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے رستے یعنی قرآن پاک سے روکیں۔

تمام فرقہ پرستوں نے ایسی ایسی تعلیمات اپنے اپنے نام نہاد مفسروں کے نام سے ایجاد کر رکھی ہیں۔جن کا نام منطق ہے۔فقہ ہے۔ساری توجہ ان کو دی جاتی ہے۔اور طرح طرح سے قرآن پاک سے دور رکھا جاتا ہے۔اور قرآن پاک کی اصل عبارت جسے اللہ تعالیٰ اپنی وصیت کہتے ہیں اس کی کوئی اہمیت ہی نہیں ہوتی۔فرقہ پرستی کا یہ حال ہے۔کہ جو ان کا نام نہاد مفسر قرآن پاک کا غلط مطلب بتا دے۔وہی ان کا ایمان بن جاتا ہے۔مثلاً اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ابرہیمؑ کے والد کا نام آزر بتایا ہے۔مگر نام نہاد مفسرین کہتے ہیں۔کہ ان کے والد کا نام آزر نہیں تھا۔بلکہ یہ ان کے چچا کا نام تھا گویا انہوں نے اپنے نام نہاد مفسرین کو سچا سمجھا اور اللہ تعالیٰ کو جھٹلا دیا۔حالانکہ اللہ تعالیٰ سے بہتر کون جانتا ہے۔حقیقت تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔اور کوئی بھی نہیں جانتا اس طرح جب ہم اللہ تعالیٰ کو جھٹلا کر اپنے نام نہاد مفسر کو سچا سمجھتے ہیں۔تو ہم گمراہ ہیں ہمارا نام نہاد مفسر بھی گمراہ ہے اللہ تعالیٰ ہم سب قرآن پاک کے سچ کو سمجھنے کی توفیق عطاء فرمائے۔آمین یارب العامین۔

اگر کوئی کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کہا ہے کہ رسول ﷺ کے پاس غیب کا علم نہیں ہے تو سب قرآن پاک کے خلاف اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔کوئی کہہ دے کہ قران پاک میں اللہ تعالیٰ نے معجزوں کے بارے کہا ہے ہے کہ رسول ﷺ کو معجزے نہیں دیے۔تو یہ فرقہ پرست قرآن پاک کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔اور معجزے ثابت کرتے ہیں۔یہ فرقے قرآن پاک کے خلاف کام کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں۔ایسے لوگوں کے خلاف رسول ﷺ کو لڑنے کا حکم دیا گیا۔یہ ناپاک لوگ ہیں یعنی خبیث لوگ ہیں اللہ تعالیٰ اپنے ان دشمنوں کو قیامت والے دن ایک دوسرے پر رکھ کر ایک ڈھیر بنا دے گا۔اور جہنم میں ڈال دے گا۔

ان آیات کا مطلب ہے کہ سارے فرقے ختم ہو جائیں۔اور دین صرا للہ تعالیٰ کے لیے باقی رہ جائے۔یعنی قرآن پاک کا راج ہو۔

دین کے بارے میں حضرت یوسفؑ کا خطاب

سورہ یوسف آیات 27 تا 40 پارہ 12

اور میں نے اپنے باپ دادا ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کے طریقے کی اطاعت کرتا ہوں ہمارے لیے یہ مناسب نہیں ہے۔کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک ٹھہرائیں۔یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر اور سب لوگوں پر فضل ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔اے میرے قید کے ساتھیو۔کیا الگ الگ معبود بہتر ہیں یا اللہ تعالیٰ۔جو اکیلا زبردست ہے۔تم اللہ تعالیٰ کے سوا صرف چند ناموں کی غلامی کرتے ہو۔جو تم نے اور تمھارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں۔جن کیلیے اللہ تعالیٰ نے کوئی دلیل نازل نہیں کی۔

اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا حکم نہیں چلتا۔اُسنے حکم دیا ہے۔کہ اُس کے علاوہ کسی کی غلامی نہ کرو۔یہی درست دین ہے۔لیکن اکثر لوگ علم نہیں رکھتے۔

خواتین وحضرات

یہ حضرت یوسف کا خطاب تھا۔جو اپنے باپ دادا کے دین پر تھے۔انہوں نے کہا کہ درست دین یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی غلامی نہ کرو۔جبکہ ہم لوگوں نے پیغمبروں کا طریقہ چھوڑ رکھا ہے۔اور اپنے باپ دادا کے راستے پر چل رہے ہیں۔یہ طریقہ تمام رسولوں کا تھا۔رسول ﷺ کا بھی تھا۔

دین کے بارے میں رسول ﷺ کا خطاب یکھتے ہیں۔

سورہ زمر آیات 64 تا 66 پارہ 24

کہہ دو۔اے جاہلو۔کیا تم مجھے کہتے ہو۔کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کی غلامی کروں۔اور بیشک آپ ﷺ اور اُن کی طرف اور آپ سے پہلے جو رسول ہو گزرے ہیں۔اُن کی طرف وحی کی گئی کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمھارے تمام اعمال برباد ہو جائیں گے۔اور تم نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

خواتین وحضرات

آپ نے رسول ﷺ کا خطاب سنا۔وہ کہہ رہے ہیں اے جاہلو تم مجھے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی غلامی کرنے کو کہتے ہو۔آپ ﷺ اور پہلے آنے والے تمام رسولوں کو وحی کی گئی کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمھارے تمام اعمال ضائع ہو جائیں گے۔اسلیے صرف اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔

مگر ہم لوگوں نے رسول کے خطاب کو نظر انداز کر دیا ہے اور اپنے باپ دادا کے راستے پر چل رہے ہیں۔ہمارے اعمال ضائع ہو جائیں گے اور ہم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی رسول ﷺ کا دین تھا۔

دین کے بارے میں حضرت صالحؑ کا خطاب

سورہ ھود۔آیات 58 تا 63۔پارہ نمبر 12

اور جب ہمارا حکم آپہنچا تو ہم نے اپنی رحمت سے ہودؑ اور انکے جو ساتھ ایمان لائے تھے۔ان کو نجات دی۔اور انہیں سخت عذاب سے بچالیا۔

اور یہ قوم عاد تھی انہوں نے اپنے رب کی آیات اور اُس کے رسولوں کی نافرمانی کی۔اور ہر مغرور اور سرکش کے حکم کی اطاعت کرتے رہے۔اور اس دنیا میں بھی لعنت ان کے پیچھے لگا دی گئی اور قیامت کے دن بھی لگا دی جائے گی یاد رکھو کہ قوم عاد نے اپنے رب کا کفر کیا تھا۔یاد رکھو کہ عاد کیلیے جو ہود کی قوم تھی۔اللہ تعالیٰ کی پھٹکار ہے۔اور ثمود کی قوم کی طرف ان کے بھائی صالحؑ کو بھیجا اس نے کہا کہ اے میری قوم اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں اس نے تم کو زمین سے پیدا کیا ہے اور تمہیں اس میں بسایا پس تم اس سے بخشش طلب کرو پھر توبہ کرو بے شک میرا رب قریب ہے قبول کرنے والا ہے۔انہوں نے کہا اے صالحؑ ہمیں اس سے پہلے تجھ سے بڑی امیدیں تھیں۔کیا تم ہمیں ان کی غلامی سے روکتا ہے جن کی غلامی ہمارے باپ دادا کرتے آئے ہیں۔اور جس بات کی طرف تو ہمیں بلاتا ہے۔اس میں ہمیں بڑا شک ہے۔اس نے کہا کہ اے میری قوم بھلا دیکھو تو اگر میں اپنے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل پر ہوں۔اور اس نے مجھے اپنی طرف سے رحمت دی ہو تو پھر اگر میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کروں تو مجھے اس سے کون بچائے گا۔تم

تو میرا نقصان ہی کرو گے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں حضرت صالحؑ کا خطاب دکھایا گیا ہے۔وہ کہتے ہیں ۔اے میری قوم اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔اس کے سوا کوئی غلامی کے لائق نہیں ۔لوگوں نے جواب دیا کہ اے اے صالح پہلے تو ہمیں تم سے بہت سی اُمیدیں تھیں ۔تم ان کی غلامی سے روکتے ہو۔جن کی غلامی ہمارے باپ دادا نے کی تھی۔صالح نے جواب دیا۔کہ میں اپنے رب کی واضح دلیل بھی رکھتا ہوں اور رحمت یعنی کتاب بھی اللہ تعالیٰ نے دی ہو۔تو کیا اس کے باوجود میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کروں۔

ان آیات میں واضح دلیل اور رحمت اللہ تعالیٰ کی آیات کو کہا گیا ہے۔یعنی کتاب کو کہا گیا ہے۔اور معجزہ بھی واضح دلیل میں آئے گا۔کیونکہ وہ بھی آیات کی طرح سچا ہوتا ہے۔ان آیات میں آپ لوگوں نے حضرت صالح کا دین دیکھا وہ ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرنے والے تھے۔

- سورہ مومن آیت 14 پارہ 24

بس تم دین کو خالص اللہ تعالیٰ کے لیے رکھتے ہوئے اُسی کو پکارو اگرچہ کافروں کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں ۔کہ خالص دین صرف اللہ تعالیٰ کا ہے۔ لہذا اللہ تعالیٰ کو پکارو۔چاہے کافروں یعنی فرقہ پرستوں کو کتنا ہی برا کیوں نہ لگے۔

رسول ﷺ کا دین کے بارے میں خطاب میں دیکھتے ہیں۔

- سورہ مومن آیات 65 تا66 پارہ 24

وہی ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے۔اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔بس اس کے لیے دین کو خالص رکھتے ہوئے اسی کو پکارو۔تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلیے ہیں۔جو سب جہانوں کا رب ہے۔کہہ دو کہ مجھے منع کیا گیا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو تم پکارتے ہو۔ان کی غلامی کروں۔جب کہ میرے پاس میرے رب کی طرف سے واضح دلیل یعنی قرآن پاک آچکا ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے۔کہ میں سارے جہانوں کے رب کا فرمابردار بن جاؤں۔یعنی مسلم بن جاؤں۔

خواتین وحضرات

آپ نے رسول ﷺ کا خطاب دیکھا۔رسول ﷺ فرما رہے ہیں۔وہی ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے۔اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔بس اس کے لیے دین کو خالص رکھتے ہوئے اسی کو پکارو۔تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلیے ہیں۔جو سب جہانوں کا رب ہے۔ مجھے منع کیا گیا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو تم پکارتے ہو۔ان کی غلامی کروں۔جب کہ میرے پاس میرے رب کی طرف سے واضح دلیل یعنی قرآن پاک آچکا ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے۔کہ میں سارے جہانوں کے رب کا فرمابردار بن جاؤں۔یعنی مسلم بن جاؤں۔

جو رسول ﷺ ہم کو قرآن کے زریعے ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کا درس دیتے رہے۔لوگوں نے اس کو ہی فریق بنا کر اللہ تعالیٰ کا شریک بنا کر فرقوں میں بٹ گئے۔اور اسے رسول ﷺ کی اطاعت کا نام دیا گیا۔اور قرآن پاک کی اطاعت کو رسول ﷺ کی اطاعت نہیں سمجھا گیا۔

- سورہ شوریٰ آیت 21 پارہ 25

کیا انکے کچھ شریک ہیں۔جنہوں نے ان کے لیے دین میں سے شرع یعنی طریقہ مقرر کر دیا ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی اور اگر ایک فیصلے کی بات نہ ہوتی تو ان میں فیصلہ کر دیا جاتا۔اور بیشک ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

خواتین حضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ کے دین کے ساتھ اپنا حکم دینے والوں کو کس نے اللہ تعالیٰ کا شریک بنایا ہے۔ہم جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ایک دین ہی ہوتا ہے جو وہ اپنے رسولوں کے زریعے لوگوں کو پہنچاتا ہے۔کہ صرف ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔پھر یہ فرقے کیسے ہیں۔اور اسکی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی۔اگر فیصلے کا وقت مقرر نہ ہوتا۔تو اب تک فیصلہ ہو جاتا تھا۔بے شک ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

- سورہ الممتحنہ آیات 8 تا 9 پارہ 28

اللہ تعالیٰ تم کو ان لوگوں سے منع نہیں کرتا۔جو تم سے نہ تو دین کے معاملے میں لڑے ہیں۔اور نہ انہوں نے تم کو تمھارے گھروں سے نکالا ہے تم ان سے نیکی کا برتاؤ اور انصاف کرو

بیشک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔اللہ تعالیٰ تو تم کو اُن لوگوں سے منع کرتا ہے۔جو دین کے معالے میں تم سے جنگ کریں۔اور انہوں نے تم کو تمھارے گھروں سے نکالا۔اور تمھارے نکالے جانے میں دوسروں کی مدد کی تو جو کوئی انسے دوستی کرے۔وہی ظالم ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والے کو دوست رکھتے ہیں۔جو دین کے بارے میں جنگ نہ کرے۔ان سے اچھے برتاؤ کا حکم ہے اور انصاف کا حکم ہے۔صرف ان سے لڑائی کا حکم ہے۔جو دین کے معالے میں تم سے جنگ کریں۔اب ان جنگ کرنے والوں کے ساتھ اگر کوئی ہمدردی کرے۔تو وہ لوگ بھی ظالم ہیں۔کیونکہ وہ کسی پر خوامخواہ ظلم میں مدد کرتے ہیں۔اور دین میں کسی پر زبردستی نہیں ہے۔

سورہ انبیاء آیات 92 تا 93 پارہ 17

بیشک تمھاری اُمت ایک ہی اُمت ہے۔اور میں تمھارا رب ہوں۔صرف تم میری غلامی کرو۔اور ان لوگوں نے اپنے کام کے آپس میں ٹکڑے ٹکڑے کر لیے۔ہر ایک کو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے۔اور جو صالح عمل کرے گا۔اور وہ مومن بھی ہوگا۔تو اسکا عمل ضائع نہیں ہوگا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ کہ بیشک تمھاری امت ایک ہی امت ہے۔اور میں تمھارا رب ہوں۔صرف میری غلامی کرو۔

کیا ہم ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کر رہے ہیں۔کیا ہم ایک اُمت ہیں یا فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں۔اور اختلاف کا شکار ہیں۔

ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی فرقوں سے نجات پا کر ہی ممکن ہے جب ہم اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لیں گے تو ایک اُمت بن جائیں

دین کے بارے میں رسول ﷺ کا خطاب دیکھتے ہیں۔

سورہ یونس آیات 104 تا 109 پارہ 11

کہہ دو اے لوگو۔اگر تم میرے دین کے متعلق کسی شک میں ہو۔تو میں اُس کی غلامی نہیں کرتا۔جن کی تم اللہ تعالیٰ کے علاوہ غلامی کرتے ہو۔اور بلکہ میں تو صرف اُس کی غلامی کرتا ہوں۔جس کے قبضے میں تمھاری موت ہے۔اور مجھے حکم دیا گیا ہے۔کہ میں مومنوں میں سے رہوں۔اور یہ کہ اپنا منہ سب سے موڑ کر یکسو ہو کر سیدھا رکھوں اور مشرکوں میں سے نہ بنوں۔اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ اُسے نہ پکار جو تجھے نہ نفع دے سکتا ہے نہ نقصان پھر اگر تم نے ایسا کیا تو بیشک ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔اور اگر اللہ تعالیٰ تمھیں کوئی تکلیف دینا چاہے۔تو اس کے سوا کوئی دور کرنے والا نہیں ہے۔اور اگر آپ کو فائدہ دینا چاہے۔تو کوئی اس کے فضل کو روکنے والا نہیں۔اس فضل کو پہنچاتا ہے جسے وہ اپنے غلاموں میں سے چاہتا ہے۔اور وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

کہہ دو اے لوگو تمھارے رب کی طرف سے تمھارے پاس سچ یعنی قرآن پاک آچکا ہے۔پھر جو کوئی ہدایت اختیار کرتا ہے۔تو وہ اپنے بھلے کے لیے ہدایت اختیار کرتا ہے اور جو گمراہ یعنی بے خبر رہتا ہے تو اپنا ہی نقصان کرے گا۔اور میں تمھارا وکیل نہیں ہوں۔اس کی اطاعت کرتے رہو۔جو آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے۔اور صبر کرو یہاں تک اللہ تعالیٰ کا حکم آجائے۔اور وہ بہترین حکم کرنے والا ہے۔

خواتین وحضرات

یہ رسول ﷺ کا ایک مکمل خطاب ہے۔جو قیامت تک آنے والے لوگوں سے کر رہے ہیں۔رسول ﷺ اپنے دین کے بارے میں قیامت تک آنے والے لوگوں کو آگاہ کر رہے ہیں۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔

اے لوگو۔اگر تم میرے دین کے متعلق کسی شک میں ہو۔تو میں اُس کی غلامی نہیں کرتا۔جن کی تم اللہ تعالیٰ کے علاوہ غلامی کرتے ہو۔بلکہ میں تو صرف اُس کی غلامی کرتا ہوں۔جس کے قبضے میں تمھاری موت ہے۔اور مجھے حکم دیا گیا ہے۔کہ میں مومنوں میں سے رہوں۔اور یہ کہ اپنا منہ سب سے موڑ کر یکسو ہو کر سیدھا رکھوں اور مشرکوں میں سے نہ بنوں۔اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ اُسے نہ پکاروں جو مجھے نہ نفع دے سکتا ہے نہ نقصان پھر اگر میں نے ایسا کیا تو بیشک ظالموں میں سے ہو جاؤں گا۔اور اگر اللہ تعالیٰ تمھیں کوئی تکلیف دینا چاہے۔تو اس کے سوا کوئی دور کرنے والا نہیں ہے۔اور اگر آپ کو فائدہ دینا چاہے۔تو کوئی اس کے فضل کو روکنے والا نہیں۔اس فضل کو پہنچاتا ہے جسے وہ اپنے غلاموں میں سے چاہتا ہے۔اور وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔اے لوگو تمھارے رب کی طرف سے تمھارے پاس سچ یعنی قرآن پاک آچکا ہے۔پھر جو کوئی ہدایت اختیار کرتا ہے۔تو وہ اپنے بھلے کے

لیے ہدایت اختیار کرتا ہے اور جو گمراہ یعنی بے خبر رہتا ہے تو اپنا ہی نقصان کرے گا۔ اور میں تمھارا وکیل نہیں ہوں۔ اس کی اطاعت کرتے رہو۔ جو آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے ۔اور صبر کرو یہاں تک اللہ تعالیٰ کا حکم آجائے۔ اور وہ بہترین حکم کرنے والا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ وہ ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرنے والے ہیں ۔جس کے قبضے میں ہم سب کی موت ہے۔ اسی مثال کو پھر دوسرے طریقے سے پیش کیا گیا۔ کہ لوگو تمھارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے سچ آ گیا ہے۔ جو اس سے ہدایت حاصل کریگا تو اس کا اپنا ہی بھلا ہے۔ اور میں تمھارا وکیل نہیں ہوں۔ اس بات کو رسول ﷺ تیسرے طریقے سے پیش کر رہے ہیں۔ کہ وحی کی اطاعت کرو۔ اور صبر سے کام لو۔ یہاں تک کہ قیامت آجائے۔

سورہ مومن آیات 60 تا 64 پارہ 24

اور تمھارے رب نے کہا ہے۔ کہ مجھے پکارو میں تمھاری دعائیں قبول کروں گا۔ بے شک جو لوگ میری غلامی سے تکبر کرتے ہیں۔ جلد ہی زلیل کر کے جہنم میں داخل کردیے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے تمھارے لیے رات بنائی۔ تا کہ تم اس میں سکون حاصل کرو۔ اور دن کو دکھانے والا بنایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ لوگوں پر بڑا فضل کرنے والا ہے۔ لیکن اکثر لوگ اس کا شکر نہیں کرتے۔ یہی اللہ تعالیٰ تمھارا رب ہے۔ ہر شئے کا پیدا کرنے والا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پھر کہاں تم بہکے پھرتے ہو۔ اور اسی طرح وہ لوگ بہکے پھرتے تھے۔ جو اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کیا کرتے تھے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ جو لوگ میری غلامی سے تکبر کرتے ہیں۔ وہ لوگ جلد ہی زلیل وخوار کر کے جہنم رسید ہونگے۔

پھر اللہ تعالیٰ اپنی غلامی کی وجہ بیان کرتے ہیں۔ کہ اس نے رات بنائی اور دن بنایا جو ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔ پھر تم کہاں بہکے پھرتے ہو۔ بہکنے والے لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کرنے والے ہوتے ہیں۔ جیسا کہ قرآن پاک میں پہلے لوگوں کی اللہ تعالیٰ تفصیل بتا چکے ہیں۔ جو رسول کے زریعے لائے گئے پیغام کو نہیں مانتے۔ اور بہلے پھرتے تھے۔

سورہ نساء آیات 172 تا 173 پارہ 6

عیسیٰؑ کو اس بات میں کوئی شرمندگی نہیں۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کا غلام ہے۔ اور نہ اس کے مقرب فرشتوں کو شرمندگی ہے۔ اور جو کوئی اس کی غلامی سے شرمائے۔ اور غرور کرے۔ تو اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے پاس اکٹھا کرے گا۔ پھر جو لوگ ایمان لائے۔ اور انھوں نے صالح عمل کیے۔ تو انہیں اللہ تعالیٰ ان سب کا پورا پورا اجر دے گا۔ اور اپنے فضل سے مزید بھی دے گا۔ لیکن جو لوگ اللہ تعالیٰ کی غلامی سے شرمائے اور تکبر کریں۔ اللہ تعالیٰ انہیں دردناک عذاب دے گا۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو اپنا ولی اور مددگار نہ پائیں گے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ حضرت عیسیٰؑ اللہ تعالیٰ کی غلامی میں کوئی شرمندگی محسوس نہیں کرتے تھے۔ اور نہ ہی فرشتے شرمندگی محسوس کرتے ہیں۔ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی غلامی میں شرمندگی محسوس کرے گا۔ اللہ تعالیٰ قیامت والے دن انہیں سخت عذاب دے گا۔ مگر ایمان والے یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والوں اور اس کی اطاعت کرنے والوں یعنی صالح اعمال کے بدلے میں لوگوں کو پورا پورا اجر تو دے گا بلکہ اپنے فضل سے مزید بہت کچھ دے گا۔ یعنی انکے گناہ معاف کر دیگا۔ اور ان پر اپنی رحمت کر دے گا۔ اور ان کو جنتیں عطا کرے گا۔

دین کے بارے میں اللہ تعالیٰ اور عیسیٰؑ کا خطاب

سورہ ذخرف آیات 59 تا 64 پارہ 25

وہ تو صرف ہمارا ایک غلام تھا۔ جس پر ہم نے اپنا انعام کیا۔ اور ہم نے اس کو بنی اسرائیل کے لیے مثال بنا دیا۔ اور اگر ہم چاہتے۔ تو زمین میں فرشتے پیدا کر دیتے۔ وہ جانشین ہوتے۔ اور بیشک وہ تو قیامت کی ایک نشانی ہے۔ بس تم لوگ اس نشانی میں شک نہ کرنا۔ اور میری اطاعت کرو۔ یہی سیدھا راستہ ہے۔ اور شیطان تم کو روک نہ دے بیشک وہ تمھارا واضح دشمن ہے۔ اور جب عیسیٰؑ واضح دلائل لے کر آئے۔ تو اُس نے کہا۔ کہ میں تمھارے پاس حکمت لے کر آیا ہوں۔ اور اسلیے بھی آیا ہوں۔ کہ بعض اُن باتوں کی وضاحت کردوں جن میں تم اختلاف کرتے ہو۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اور میری اطاعت کرو۔ بیشک میرا اور تمھارا رب اللہ تعالیٰ ہے تم اس کی غلامی کرو۔ یہی سیدھا راستہ ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ میری اطاعت کرو یہی سیدھا راستہ ہے۔ حضرت عیسیٰؑ جب حکمت یعنی انجیل لے کر اپنی قوم کے پاس آئے۔ اور کہا۔ کہ میں تمھارے پاس ان باتوں کی وضاحت کرنے آیا ہوں۔ جن میں تمھیں اختلاف ہے۔ میری اطاعت کرو۔ اور ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔ یعنی عیسیٰؑ کی اطاعت ایک اللہ تعالیٰ کی

غلامی تھا۔اور یہی سیدھا راستہ تھا۔

سورہ توبہ آیات 32 تا 33 پارہ 10

وہ چاہتے ہیں۔کہ اپنے منہ سے اللہ تعالیٰ کی روشنی کو بجھا دیں۔اور اللہ تعالیٰ کو اس کے سوا منظور نہیں۔کہ وہ اپنی روشنی کو مکمل کر دے۔اگر چہ کافروں کو نا گوار ہو۔یعنی فرقہ پرستوں کو نا گوار ہو۔

وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا۔تاکہ اسے تمام دینوں پر غالب کر دے۔اگر چہ مشرکوں کو کتنا ہی نا گوار کیوں نہ ہو۔یعنی فرقہ پرستوں کو کتنا ہی نا گوار کیوں نہ ہو۔

خواتین وحضرات

روشنی اور ہدایت اور سچا دین قرآن پاک کو کہتے ہیں۔اس پر میری پوری کتابیں موجود ہیں۔آپ دیکھ سکتے ہیں۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کافروں اور مشرکوں سے خطاب کر رہے ہیں۔یعنی فرقہ پرستوں سے خطاب کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ فرقہ پرست اپنے منہ سے قرآن پاک کو بجھانا چاہتے ہیں۔مگر اللہ تعالیٰ اس سچے دین کو دنیا کے تمام دینوں پر غالب کر کے رہے گا۔یہی وہ دین ہے جسے دے کر رسول ﷺ کو بھیجا گیا۔چاہے فرقہ پرستوں کو کتنا ہی نا گوار کیوں نہ ہو۔

سورہ احزاب آیت 73 پارہ 22

بے شک ہم نے اپنی امانت آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر پیش کی۔تو انہوں نے اس سے انکار کر دیا اور وہ اس سے ڈر گئے۔اور انسان نے اسے اپنے زمہ لے لیا۔بیشک انسان بڑا ظالم جاہل ہے۔تاکہ اللہ تعالیٰ عذاب دے جو منافق مرد ہیں اور جو منافق عورتیں ہیں۔اور جو مشرک مرد ہیں اور جو مشرک عورتیں ہیں۔اور اللہ تعالیٰ ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کی توبہ قبول کرے اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ ہم نے اپنی امانت یعنی کتاب سب پر پیش کی مگر کسی نے اس کی زمہ داری نہ اُٹھائی۔مگر انسان نے اُٹھالی۔بے شک انسان بڑا ظالم جاہل ہے۔اب جو لوگ اللہ تعالیٰ کی کے ساتھ منافقی کریں گے اور شرک کریں گے۔یعنی جو فرقے بنائیں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں عذاب دے گا۔اور ایمان والوں یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سچ ماننے والوں اور اس کی اطاعت کرنے والوں کی توبہ قبول کرے گا۔یعنی ایمان والے جو گناہ کریں گے اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول کرے گا۔اور ان کے گناہ معاف کر دے گا۔ایمان والے لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔منافقوں اور مشرکوں کو تو وہ عذاب دے گا۔یعنی جو فرقے بنائیں گے ان کو تو اللہ تعالیٰ عذاب دے گا۔

پارٹ 2

اسلام یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کو سمجھانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراھیم اور ان کی ملت کا انتخاب کیا ہے۔اور اسی کو نمونہ بنا کر پیش کیا ہے۔اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

سورہ البقرہ 124 کا پہلا حصہ پارہ 1

اور جب ابراھیم کو اللہ تعالیٰ نے کچھ باتوں میں آزمایا۔اور انہوں نے اسے پورا کر کے دیا۔تو اللہ تعالیٰ نے کہا کہ میں تم کو سب لوگوں کا امام بنانے والا ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔ جب ابراہیم کو اللہ تعالیٰ نے چند باتوں میں آزمایا۔ اورانہوں نے اسے پورا کرکے دکھایا۔ تو اللہ تعالیٰ نے کہا کہ میں تم کوسب لوگوں کا امام بنانے والا ہوں۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے ہمارا امام حضرت ابراہیمؑ کو بنایا۔ یعنی ہمارے امام ابراہیمؑ ہیں۔ یعنی ہمارے پیشوا ابراہیمؑ ہیں۔

سورہ نحل۔ آیات 120 تا 122۔ پارہ 14

بے شک ابراہیمؑ کی امت اللہ تعالیٰ کی فرمابردار اور یکسو تھی۔ اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھی۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی شکرگزار تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اسے منتخب کرلیا اور سیدھے راستے کی ہدایت دی۔ اور ہم نے دنیا میں ان لوگوں کو بھلائی دی اور بیشک وہ اخرت میں بھی صالحین میں سے ہوں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔ بے شک ابراہیمؑ کی امت اللہ تعالیٰ کی فرمابردار اور یکسو تھی یعنی حنیفا تھی۔ اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھی۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی شکرگزار تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اسے منتخب کرلیا اور سیدھے راستے کی ہدایت دی۔ اور ہم نے دنیا میں ان لوگوں کو بھلائی دی اور بیشک وہ اخرت میں بھی صالحین میں سے ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ سورہ احزاب آیت 21 پارہ نمبر 21 میں فرماتے ہیں۔

بے شک تمہارے لیے نبی ﷺ میں بہترین نمونہ ہے۔ اس کے لیے جو کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے جو اللہ تعالیٰ کا اور یوم آخرت کا امیدوار ہو۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کا امیدوار ہو اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرنے والا ہو۔ اس کیلئے نبی ﷺ میں بہترین نمونہ ہے۔

خواتین وحضرات!

یہ ایک سوال ہے اس آیت میں ہمیں طرز عمل کو سمجھنے کی دعوت دی جارہی ہے۔ یعنی رسول ﷺ کے اسوہ حسنہ کے طریقے کو سمجھنے کا حکم دیا جارہا ہے۔ اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے معلوم کرتے ہیں۔

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کرنے والی ہوں۔ ان میں یہ بات دو دفعہ آئی ہے۔ یعنی یہ سوال دو دفعہ آیا ہے۔ پہلی دفعہ یہ بات اس طرح ہے۔

بیشک تمھارے لیے ابراہیمؑ اور اس کے ساتھیوں میں ایک بہترین نمونہ ہے۔ اور دوسری دفعہ یہ بات اس طرح ہے۔

بیشک انہی لوگوں میں آپ ﷺ کے لیے اور ہر اس انسان کے لیے بہترین نمونہ ہے جو اللہ تعالیٰ اور روز آخرت کا امیدوار ہو اور جو کوئی اس سے پھر جائے۔ تو بیشک اللہ تعالیٰ بے نیاز اور تعریف کے لائق ہے۔ اس آیات میں قیامت تک آنے والوں کو اسوہ حسنہ کے بارے میں مکمل جواب دیا گیا ہے۔

سورہ الممتحنہ۔ آیت 4 تا 6۔ پارہ نمبر 28

بیشک تمھارے لیے ابراہیمؑ اور اس کے ساتھیوں میں ایک بہترین نمونہ ہے۔ جب انہوں نے اپنی قوم سے کہہ دیا کہ بیشک ہم تم سے اور ان سے جن کی تم اللہ تعالیٰ کے سوا غلامی کرتے ہو بیزار ہیں۔ ہم نے تمہارا انکار کردیا اور ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کیلئے دشمنی اور بغض ظاہر ہوگیا ہے۔ جب تک کہ تم اللہ تعالیٰ پر ایمان نہ لے آؤ۔ جو ایک ہے۔ مگر ابراہیمؑ کا اپنے باپ سے کہنا کہ میں آپ کیلئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگوں گا۔ اور میں اللہ تعالیٰ کے سامنے آپ کے لیے کچھ بھی اختیار نہیں رکھتا۔ اے ہمارے رب ہم نے تجھ پر بھروسہ کیا اور ہم تیری ہی طرف رجوع کرتے ہیں۔ اور ہمیں تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔ اے ہمارے رب ہمیں کافروں کے لیے فتنہ نہ بنا اور ہمارے رب ہمیں معاف کردے بے شک تو بڑا زبردست حکمت والا ہے۔ بیشک انہی لوگوں میں آپ ﷺ کے لیے اور ہر اس انسان کے لیے بہترین نمونہ ہے جو اللہ تعالیٰ اور روز آخرت کا امیدوار ہو اور جو کوئی اس سے پھر جائے۔ تو بیشک اللہ تعالیٰ بے نیاز اور تعریف کے لائق ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ اور ان کے ساتھیوں کے طرز عمل کو کھول کھول کر بیان کیا گیا ہے اور نبی ﷺ اور قیامت تک آنے والے لوگوں کیلئے

ان لوگوں کے طرزِعمل میں بہترین نمونہ پیش کیا ہے۔ایسے لوگوں کے لیے جو اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کریں اور اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت کے امیدوار ہوں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ حضرت ابراہیمؑ اور ان کے ساتھیوں کے طرزِعمل میں ہمارے لیے اور نبی کریمؐ کیلئے بہترین نمونہ ہے۔آئیں ابراہیمؑ اور ان کے ساتھیوں کے طرزِعمل کو دیکھتے ہیں ان کا طرزِعمل یہ تھا کہ انہوں نے اپنی قوم سے صاف کہہ دیا کہ تم اللہ تعالیٰ کے علاوہ جن کی غلامی کرتے ہو ہم تم سے اور ان سے بیزار ہیں۔ ہماری اور تمہاری دشمنی کی یہی وجہ ہے جب تک تم ایک اللہ پر ایمان نہ لاؤ۔اور ابراہیمؑ نے اپنے والد سے کہا کہ میرے پاس کوئی اختیار نہیں البتہ میں اللہ تعالیٰ سے آپ کی بخشش کی دعا کروں گا۔اے اللہ ہم نے تجھ پر بھروسہ کیا اور تیری طرف رجوع کرتے ہیں اور ہمیں تمہاری طرف ہی لوٹنا ہے اور ہمیں کافروں کے لیے فتنہ نہ بنانا اور ہمارے رب ہمیں معاف کردے۔

خواتین وحضرات

ابراہیمؑ اور ان کے ساتھیوں کا طرزِعمل یہ تھا۔یعنی اسوہ حسنہ یہ تھا۔کہ وہ ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرتے تھے۔اسی پر بھروسہ کرتے تھے۔اور اسی سے رجوع رہتے تھے۔اور اللہ تعالیٰ کی طرف واپس جانے کا مکمل یقین تھا۔ یہ اسوہ حسنہ یعنی طرزِعمل نبیؐ کا بھی تھا اور اللہ تعالیٰ ہم سے اس اسوہ حسنہ یعنی طرزِعمل کے نمونے کی ڈیمانڈ کرتا ہے کیا ہم اس طرزِعمل سے واقف ہیں۔یا ہم اس طرزِعمل سے پھر چکے ہیں۔یعنی مرتد ہو چکے ہیں۔یاد رہے کہ فرقہ پرست اس طرزِعمل سے پھر چکے ہیں۔یعنی مرتد ہو چکے ہیں۔ اور وہ اپنے نام نہاد مفسروں کے بتائے ہوئے طریقوں کی اطاعت کر رہے ہیں۔ابراہیمؑ اور ان کے ساتھیوں کے طرزِعمل یعنی اسوہ حسنہ کو قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ مِلتِ ابراہیمی کے نام سے پکارتا ہے۔یعنی ابراہیم کی ملت۔یعنی ابراہیم کے ساتھی۔ابراہیم کی قوم یا گروہ۔یعنی ابراہیمؑ کے ساتھی۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں یہ بات دو دفعہ آئی ہے۔بیشک تمھارے لیے ابراہیمؑ اور اس کے ساتھیوں میں ایک بہترین نمونہ ہے۔اور دوسری دفعہ یہ بات اس طرح ہے۔بیشک انہی لوگوں میں آپ ﷺ کے لیے اور ہر اس انسان کے لیے بہترین نمونہ ہے جو اللہ تعالیٰ اور روزِ آخرت کا امیدوار ہو اور جو کوئی اس سے پھر جائے۔تو بیشک اللہ تعالیٰ بے نیاز تعریف کے لائق ہے۔اس سوال نامے میں قیامت تک آنے والوں کو مکمل جواب دیا گیا ہے۔یعنی ابراہیمؑ اور ان کے ساتھیوں کے اسوہ حسنہ کو بیان کیا گیا ہے۔پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو اس سے پھر جائے۔یعنی مرتد ہو جائے۔تو بیشک اللہ تعالیٰ بے نیاز تعریف کے لائق ہے۔یعنی تعریف کے لائق اللہ تعالیٰ کو کسی کی پرواہ نہیں ہے۔

خواتین وحضرات

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان آیات میں ابراہیمؑ اور ان کے ساتھیوں یعنی ان کی ملت کے بارے میں اللہ تعالیٰ مکمل بات چیت کر رہے ہیں۔یعنی قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔

سورہ آل عمران۔آیات 67 تا 68۔پارہ 3

ابراہیمؑ نہ یہودی تھے نہ نصرانی تھے بلکہ وہ تو یکسو فرمابردار تھے یعنی مسلم تھے۔اور وہ ہرگز مشرکوں میں سے نہ تھے۔بے شک سب لوگوں سے قریب تر ابراہیمؑ سے وہ لوگ ہیں۔جنہوں نے اس کی اطاعت کی اور یہ نبی ﷺ اور جو لوگ ایمان لائے۔اللہ تعالیٰ مومنوں کا ولی ہے۔

خواتین وحضرآت!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ابراہیمؑ کے طرزِعمل کی وضاحت کر رہے ہیں۔کہ وہ نہ یہودی تھے نہ عیسائی تھے۔بلکہ وہ تو یکسو یعنی ایک اللہ تعالیٰ سے رجوع رہنے والا یعنی ایک اللہ تعالیٰ کا ہو گیا تھا۔۔یعنی ایک اللہ تعالیٰ سے رجوع رہنے والا تھا۔اور اللہ تعالیٰ کا فرمابردار تھا یعنی مسلم تھا۔اور وہ ہرگز شرک کرنے والوں میں سے نہ تھا۔ابراہیمؑ سے تعلق رکھنے کا حق ان کو پہنچتا ہے۔جنہوں نے اُس کی اطاعت کی۔اب یہ نبی ﷺ اور اس کے ماننے والے اس نسبت کے حق دار ہیں اللہ تعالیٰ صرف اس کا ولی ہے جو مومن ہیں یعنی جو اللہ کی آیات کو سچ مانتے ہیں اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ بے شک ابراہیمؑ سے قریب تر وہ لوگ ہیں۔ جنہوں نے اس کی اطاعت کی اور یہ نبی ﷺ اور جو لوگ ایمان لائے۔ یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ کی بات مان لیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ ماننے والوں کا ولی ہے۔ یعنی دوست ہے۔

خواتین وحضرات!

رسول ﷺ تو ابراہیمؑ کی اطاعت کرنے والے تھے۔ کیا ہم لوگ بھی ابراہیمؑ کی اطاعت کرنے والے ہیں۔ اگر ہم ابراہیم کی اطاعت کرنے والے ہوں گے۔ تو ہم ایمان والے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ ہمارا بھی ولی ہوگا۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کو وحی بھیجی کہ وہ ابراہیمؑ کی ملت کی اطاعت کریں۔

سورہ نحل۔ آیت 123۔ پارہ 14

پھر ہم نے آپ ﷺ کی طرف وحی بھیجی کہ ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کرو۔ جو یکسو تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ ہم نے آپ ﷺ کو وحی کے ذریعے حکم بھیجا کہ ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کریں ان کا طریقہ یہ تھا کہ صرف اللہ تعالیٰ کے ہو گئے تھے۔ یعنی ایک اللہ تعالیٰ سے رجوع رہتے تھے۔ اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیت پیش کر رہی ہوں۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ کہ وہ ابراہیمؑ کی ملت پر ہیں۔ اور یہ سیدھے راستے کی ہدایت ہے۔ یعنی اھدِ نا الصراط المستقیم ہے۔

سورہ انعام آیت 161 پارہ 8

آپ ﷺ کہہ دو۔ بے شک میرے رب نے مجھے سیدھے راستے کی ہدایت کردی ہے۔ ابراہیم کی ملت جو یکسو تھے یعنی ایک اللہ تعالیٰ کے ہو گئے تھے۔ اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ فرما رہے ہیں کہ میرے رب نے مجھے سیدھے راستے کی ہدایت کردی ہے۔ یعنی اھدِ نا الصراط المستقیم پر ہوں۔ جو بالکل ٹھیک دین ہے۔ ابراہیمؑ نے سب کو چھوڑ کر ایک اللہ تعالیٰ کی طرف رخ کر لیا تھا۔ یعنی ایک اللہ تعالیٰ سے رجوع رہنے والے تھے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے تھے۔ یعنی صرف ایک اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ تھے۔

خواتین وحضرات!

آئیں اس آیت کو تفصیل سے دیکھتے ہیں۔

سورہ انعام آیات 161 تا 164 پارہ 8

کہہ دو بے شک میرے رب نے مجھے سیدھے راستے کی ہدایت کردی ہے۔ ابراہیم کی ملت جو یکسو تھے۔ اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔ کہہ دو بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور موت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ اُس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے۔ اور میں سب سے پہلے خود فرمابردار ہوں یعنی مسلم ہوں۔ آپ ﷺ کہہ دو کہ کیا میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور رب تلاش کروں۔ حالانکہ وہ ہر چیز کا رب ہے۔ اور جو انسان عمل کرتا ہے تو اسی کے ذمے ہے۔ اور کوئی بوجھ اُٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہ اُٹھائے گا۔ پھر تم کو اپنے رب کی طرف جانا ہے۔ پھر وہ تمھیں بتا دے گا۔ جن باتوں میں تم اختلاف کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ فرما رہے ہیں کہ میرے رب نے مجھے سیدھے راستے کی ہدایت کردی ہے۔ یعنی اھدِ نا الصراط المستقیم پر ہوں۔ جو بالکل ٹھیک دین ہے۔ ابراہیمؑ نے سب کو چھوڑ کر ایک اللہ تعالیٰ کی طرف رخ کر لیا تھا۔ یعنی ایک اللہ تعالیٰ سے رجوع کر رہنے والے تھے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو

شریک نہیں کرتے تھے۔یعنی صرف ایک اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ تھے۔

اس قرآن پاک میں ابراہیمؑ کی ملت کا طریقہ موجود ہے۔جس کی اطاعت رسول ﷺ اور ایمان والے کرتے ہیں۔ یہ صراطِ مستقیم ہے۔جو رسول ﷺ کا ہے۔اور رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کے فرمابردار تھے۔یعنی مسلم تھے۔

جوانہوں نے ہمیں قرآن پاک کے زریعے سکھایا۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔کہ کیا میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور رب تلاش کروں۔حالانکہ وہ ہر چیز کا رب ہے۔اور انسان جو عمل کرتا ہے تو اسی کے زمے ہے۔اور کوئی بوجھ اُٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہ اُٹھائے گا۔پھر تمھیں اپنے رب کی طرف جانا ہے۔پھر وہ تمھیں بتادے گا۔جن باتوں میں تم اختلاف کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

جو لوگ بھی رسول ﷺ کے لائے دین یعنی ابراہیم کی ملتّ کے طریقے میں اختلاف کریں گے۔اللہ تعالیٰ قیامت والے دن ان کو سب بتادے گا۔جو وہ کرتے تھے۔

خواتین وحضرآت!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کو منتخب کرلیا اور سیدھے راستے کی ہدایت دی۔یعنی اھدِ نا الصراط المستقیم پر تھے۔پھر رسول ﷺ کی طرف وحی کی۔کہ ابراہیم کے ملت کی اطاعت کرو۔جو یک سو تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔

سورہ نحل۔آیات 120 تا 123۔پارہ 14

بے شک ابراہیمؑ کی امت اللہ تعالیٰ کی فرمابردار اور یکسوتھی۔اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھی۔اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی شکر گزار تھی۔اللہ تعالیٰ نے اسے منتخب کرلیا اور سیدھے راستے کی ہدایت دی۔اور ہم نے دنیا میں ان لوگوں کو بھلائی دی اور بیشک وہ اخرت میں بھی صالحین میں سے ہوں گے۔پھر ہم نے آپ ﷺ کی طرف وحی بھیجی کہ ابراہیم کے ملت کی اطاعت کرو۔جو یک سو تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ ہم نے آپ ﷺ کو وحی کے ذریعے حکم بھیجا کہ ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کریں ان کا طریقہ یہ تھا کہ یکسو تھے یعنی صرف اللہ تعالیٰ کے ہوگئے تھے۔۔اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔پھر ہم نے آپ ﷺ کی طرف وحی بھیجی کہ ابراہیم کے ملت کی اطاعت کرو۔جو یک سو تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔

خواتین وحضرات!

اس اسوہ حسنہ کے طریقے کی اطاعت کا نبی کریم کو حکم دیا گیا ان آیات کو غور سے پڑھیں یہ نبی کریمؐ کا اسوہ حسنہ تھا طرز عمل تھا۔کیا یہ ہمارا بھی طرز عمل ہے۔کیا ہم رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے ہیں۔یا ہم فرقہ پرستوں کی اطاعت کر رہے ہیں۔

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کرنے والی ہوں۔قیامت تک آنے والے لوگوں سے رسول ﷺ خطاب کر رہے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کا حکم سنا رہے ہیں۔کہ تم بس ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کرو۔اور یہ اللہ تعالیٰ کا سچا حکم ہے۔

سورہ آل عمران۔آیت 95۔پارہ نمبر 4

آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے کہ تم بس ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کرو۔جو یکسو تھے۔اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔

خواتین وحضرات!

یہ رسول ﷺ کا خطاب ہے رسول ﷺ فرماتے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے کہ تم بس ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کرو۔جو یکسو تھے یعنی جو ایک اللہ تعالیٰ کے ہوگئے تھے۔اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔

خواتین وحضرات!

یہ طرز عمل نبی ﷺ کا بھی تھا اور حضرت ابراہیمؑ کے ساتھیوں کا بھی تھا اور اب ہمیں اس طریقے کی اطاعت کا حکم دیا جارہا ہے۔یعنی قیامت تک آنے والے لوگوں کو ابراہیم کی ملت کی اطاعت کا حکم دیا جارہا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

سورۃ البقرہ۔آیت 130۔پارہ نمبر 1

اب کون ہے جو ابراہیمؑ کی ملت سے منہ موڑے سوائے اُس کے جو خود ہی احمق ہو اور بے شک ہم نے ابراہیمؑ کو دنیا میں منتخب کرلیا ہے اور آخرت میں اس کا شمار صالحین میں سے ہوگا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ اب ایسا کون بیوقوف ہوگا جو حضرت ابراہیمؑ کی ملت سے منہ موڑے۔بے شک ہم نے ابراہیمؑ کو دنیا میں منتخب کرلیا تھا۔اور آخرت میں ان کا شمار صالح لوگوں میں سے ہوگا۔

خواتین وحضرات!

اگر ہم اس طرز عمل کے طریقے کی اطاعت کریں گے۔تو ہمارا بھی شمار صالح لوگوں میں ہوگا یاد رہے کہ ابراہیمؑ کی ملت کی اطاعت رسول ﷺ بھی کرتے تھے اور ہمیں بھی حکم دیا گیا ہے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیت پیش کررہی ہوں۔اس آیت میں اللہ تعالیٰ اُس انسان کے دین کو سب سے بہتر کہہ رہے ہیں۔یعنی تعریف کررہے ہیں۔ جو ابراہیمؑ کی ملت کی اطاعت کرنے والا ہوگا۔

سورۃ النساء۔آیت 125۔پارہ نمبر 5

اُس سے بہتر اور کس کا دین ہوسکتا ہے۔جس نے اللہ تعالیٰ کے آگے فرمابرداری سے اپنا چہرہ جھکا دیا ہو۔اور وہ احسان کرنے والا بھی ہو۔اور ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کرے۔جو یکسو تھا۔جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنا دوست بنالیا تھا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ کے طرز عمل کی تعریف کی جارہی ہے۔اور اس انسان کے طرز عمل کی بھی تعریف ہورہی ہے جو ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کرے۔اللہ تعالیٰ اس کو اپنا دوست بنالیں گے۔اور وہ اللہ تعالیٰ کے فرمابرداروں میں شامل ہوجائے گا۔اور اُس سے بہتر دین کسی اور کا نہیں ہوسکتا۔یہ احسان کرنے والا انسان ہے۔

خواتین وحضرات!

یہی طرز عمل یعنی اسوہ حسنہ نبی کریمؐ کا تھا۔اور ہمیں اس کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے۔ جو اس طرز عمل کو اختیار کرے گا۔وہ احسان کرنے والے لوگ ہوں گے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کررہی ہوں۔ان میں ابراہیمؑ کے دین کو دکھایا گیا ہے۔یعنی وہ مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کے فرمابردار تھے۔یعنی مسلم تھے۔یہ ابراہیمؑ کا طرز عمل تھا۔

سورہ البقرہ۔آیت 131 تا 132۔پارہ نمبر 1

جب ابراہیمؑ سے اس کے رب نے کہا کہ فرمابردار ہوجا یعنی اسلام لے آ تو اس نے کہا کہ میں رب العالمین کا فرمابردار ہوں۔یعنی اسلام لایا۔اس بات کی وصیت ابراہیمؑ اور یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں کو کی۔کہ اے میرے بیٹو بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے اسی دین کو منتخب کیا ہے۔بس تم مرتے دم تک فرمابردار رہنا یعنی مسلم رہنا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیمؑ کے طرز عمل کو دکھارہے ہیں۔وضاحت کررہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب میں نے اس سے کہا کہ فرمابردار ہوجا تو اس نے کہا کہ میں رب العالمین کا فرمابردار ہوگیا یعنی اسلام لایا۔اسی طریقے پر چلنے کی وصیت حضرت ابراہیمؑ نے اور حضرت یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں کو کی تھی۔

کہ بیٹوں بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے فرمابرداری والے دین کو منتخب کیا ہے لہٰذا تم مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کا فرمابردار رہنا۔یعنی مسلم رہنا۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں ہمیں سمجھانے کے لیے رسولوں کا دین دکھایا گیا۔کہ وہ مرتے دم تک صرف اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنے والے تھے۔

یادرہے کہ یہی طرزِ عمل حضور نبی کریم ﷺ کا بھی تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فرمابردار تھے یعنی مسلم تھے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ ان میں حضرت یعقوب کی وصیت قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام موجود ہے۔ان میں ابراہیمؑ کے دین کو بتایا گیا ہے۔یعنی وہ مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کے فرمابردار تھے۔یعنی مسلم تھے۔یہ ابراہیمؑ کا طرزِ عمل تھا۔ان آیات میں ہمیں وضاحت سے دین سکھایا گیا ہے۔

سورہ البقرہ۔آیات 133 تا 134۔پارہ 1

پھر کیا آپ اس وقت موجود تھے جب یعقوبؑ کو موت آئی جب اس نے بیٹوں سے کہا کہ میرے بعد تم کس کی غلامی کرو گے انہوں نے کہا کہ ہم اُسی ایک معبود کی غلامی کریں گے جس کی غلامی آپ نے اور آپ کے باپ دادا ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ اور اسحاقؑ کرتے رہے جو ایک معبود ہے۔اور ہم اسی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں یعنی مسلم ہیں۔

یہ ایک جماعت تھی جو گزر گئی ان کے اعمال ان کے کام آئیں گے اور تمہارے اعمال تمہارے کام اور تم سے ان کے اعمال کے بارے میں نہ پوچھا جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیمؑ کے طرزِ عمل کی وضاحت کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب حضرت یعقوبؑ کا آخری وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے پوچھا کہ میرے مرنے کے بعد تم کسی کی غلامی کرو گے انہوں نے جواب دیا کہ ہم اس ایک معبود کی غلامی کریں گے جس کی غلامی آپ اور آپ کے باپ دادا ابراہیمؑ اسماعیلؑ اور اسحاقؑ نے کی تھی اور ہم بھی اسی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں۔یعنی مسلم ہیں۔پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان لوگوں نے اپنے لیے اعمال کیے تھے اور تم اپنے لیے اعمال کرو گے آپ لوگوں سے ایک دوسرے کے اعمال کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا۔البتہ ہم نے ان کے طریقے کی اطاعت کرنی ہے جس کی اطاعت آپ ﷺ نے بھی کی ان آیات میں قیامت تک آنے والے لوگوں کیلئے پیغمبر یعقوبؑ کی وصیت موجود ہے۔تاکہ وہ اس وصیت سے دین سیکھ سکیں ۔اور مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کے فرمابردار رہیں یعنی مسلم بن کر رہیں۔یعنی کسی فرقے پر نہ ہوں۔

خواتین وحضرات!

ہمیں یادرکھنا چاہیے کہ ہم سے رسولوں کے اعمال کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا۔ان کے دین کو سکھایا گیا ہے ۔اس دین کے بارے میں ہم سے پوچھا جائے گا۔یعنی ہم مسلم تھے یا نہیں۔ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرنے والے تھے یا نہیں تھے۔یادرہے کہ مسلم اور غلامی کا ایک ہی مطلب ہے۔

خواتین وحضرات!

رسول ﷺ نے بھی ہمیں اللہ تعالیٰ کا یہی پیغام پہنچایا۔آئیں دیکھتے ہیں۔

سورہ آل عمران۔آیت 102 تا 103 کا پہلا حصہ۔پارہ 4

اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے تم مرتے دم تک فرمابردار یعنی مسلم رہنا سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑ لو اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرآت!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مرتے دم تک مسلم رہنا یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمابردار رہنا اور اس کا طریقہ یہ بتایا ہے کہ قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنا اور فرقے نہ بنانا۔اللہ تعالیٰ کے اس حکم کے باوجود اگر ہم فرقے بناتے ہیں۔تو مسلم نہ رہے۔اسلام سے نکل گئے۔ ہم جب بھی زندگی میں فرقہ بنائیں گے۔تو کافر ہو جائیں گے ۔اور مسلم نہیں رہیں گے۔مسلم بننے کا یہ طریقہ ہے۔کہ فرقہ نہ بنایا جائے۔اور قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑ لیا جائے۔

اس بات کوہم اس طرح بھی کہہ سکتے ہیں۔کہ رسول ﷺ نے قیامت تک آنے والے لوگوں تک اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام پہنچایا۔

اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے تم مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کا فرمابردار یعنی مسلم رہنا۔اور سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑ لو اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرآت !

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کرنے والی ہوں۔ان آیات میں بھی ہمیں ابراہیمؑ کا دین سکھایا گیا ہے۔یعنی اسوہ حسنہ سکھایا گیا ہے۔اورہمیں حکم دیا گیا ہے۔کہ جس طرح رسول ﷺ اسلام لائے۔اسی طرح ہم بھی ایمان لائیں۔اگر ہم اس طرح اسلام نہیں لاتے۔ایمان نہیں لاتے تو ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ ضد میں کھڑے ہو گئے۔

سورہ البقرہ۔آیات 135 تا 137 پارہ 1

اور وہ کہتے ہیں کہ یہودی ہو جاؤ یا نصرانی ہو جاؤ ہدایت پا جاؤ گے کہہ دو نہیں بلکہ حضرت ابراہیمؑ کی ملت۔ جو یکسو تھے یعنی جو سب کو چھوڑ کر ایک اللہ کا ہو گئے تھے اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔۔

آپ ﷺ کہہ دو کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اس پر جو ہماری طرف نازل کی گئی اور جو نازل کی گئیں ابراہیمؑ اسماعیلؑ اسحاقؑ اور یعقوبؑ پر اور ان کی اولاد پر اور جو دی گئیں موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور جو دوسرے نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے دی گئیں ہم ان میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم تو اسی کے فرمابردار ہیں یعنی مسلم ہیں پھر اگر وہ اس طرح ایمان لائیں جس طرح آپ ﷺ لائے ہیں۔تو وہ ہدایت پا گئے اور اگر وہ پھر جائیں تو پھر وہ بے جا ضد میں پڑ گئے ہیں سو کافی ہے ان کے مقابلے کے لیے تمہارا اللہ اور وہ سننے والا علم والا ہے۔

خواتین وحضرات !

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیمؑ کے طرز عمل کی وضاحت کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ لوگ یہودی یا نصرانی بننے کا کہیں کہ اس طرح ہدایت مل جائے گی۔ایسے تمام لوگوں کو آپ ﷺ کہہ دیں کہ نہیں بلکہ حضرت ابراہیمؑ کی ملت جو صرف اللہ تعالیٰ کے ہو گئے تھے اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔

اللہ تعالیٰ نبی ﷺ سے کہہ رہے ہیں کہ اس طرح کہو کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔

اور جو کتابیں ابراہیمؑ اسماعیلؑ اسحاقؑ اور ان کی اولاد کو دی گئیں ہم ان تمام کتابوں کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم تو اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں۔جس طرح آپ ﷺ نے یہ بات زبان سے کہی ہے اگر دوسرے لوگ اس طرح کہیں تو وہ بھی ایمان لائے اور انہوں نے بھی ہدایت حاصل کر لی۔

اور اگر وہ ان باتوں سے پھر جائیں یعنی مرتد ہو جائیں۔تو درحقیقت وہ ضد میں پڑ گئے ہیں ان کے مقابلے کے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے اور اللہ تعالیٰ سننے والا علم والا ہے۔ان آیات میں ایمان لانے کا طریقہ موجود ہے۔جس سے نام نہاد اُمتِ مسلم پھر چکی ہے۔یعنی مرتد ہو چکی ہے۔

آج ہمیں کوئی کہے۔کہ سنی بن جاؤ یا شیعہ بن جاؤ۔بریلوی بن جاؤ۔یا کسی بھی فرقے کی آفر کرے تو ایسے لوگوں کو ہمارا جواب ہے۔وہی جو رسول ﷺ کا جواب تھا۔ہرگز نہیں بلکہ حضرت ابراہیمؑ کی ملت۔جو صرف ایک اللہ تعالیٰ کے ہو گئے تھے۔اور وہ مشرک نہ تھے۔یہ طرز عمل تمام رسولوں کا تھا۔ان آیات میں بھی ہمیں دین اور ایمان سکھایا گیا ہے۔جس طرح رسول ﷺ نے کہا اور اسلام لائے ایمان لائے۔ہم نے بھی اسطرح کہنا ہے۔اسی طرح اسلام لانا ہے۔ایمان لانا ہے۔یہ رسول ﷺ کی اطاعت ہے۔فرقے بنانا اور اُن کی اطاعت کرنا رسول ﷺ کی اطاعت نہیں ہے۔بلکہ مخالفت ہے۔اور یہ اسلام نہیں ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری نہیں ہے۔

خواتین وحضرات !

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔اس میں اللہ تعالیٰ دین اسلام سکھا رہے ہیں۔جس طرح رسول ﷺ اسلام لائے۔اگر ہم بھی اس طرح اسلام لائے۔تو اس دین کو اللہ تعالیٰ قبول کریں گے۔اس دین اسلام کے علاوہ اللہ تعالیٰ کسی دین کو قبول نہیں کریں گے۔

سورہ آل عمران ۔ آیات 83 تا 85 ۔ پارہ 3

پھر کیا وہ اللہ تعالیٰ کا دین کے سوا چاہتے ہیں حالانکہ آسمانوں اور زمین کی ساری چیزیں چارونا چار اللہ تعالیٰ ہی کی فرمابردار ہیں اور اُسی کی طرف سب کو پلٹنا ہے۔ آپ ﷺ کہہ دو کہ ہم ایمان لائے اللہ تعالیٰ پر اور جو ہماری طرف نازل کی گئی ہے اور جو ابراہیمؑ اسماعیلؑ اسحاقؑ اوران کی اولاد کی طرف نازل کی گئیں تھیں اور جو موسیٰؑ عیسیٰؑ کو دیں گئیں اور دوسرے پیغمبروں کو دیں گئیں تھیں ہم ان کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم اللہ تعالیٰ کے ہی فرمابردار ہیں یعنی مسلم ہیں۔ اس فرمابرداری کے سوا جو کوئی اور دین اختیار کرنا چاہے گا۔ اس کا وہ طریقہ ہرگز اُس سے قبول نہیں کیا جائے گا اور آخرت میں وہ نقصان پانے والوں میں سے ہوگا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ کا طریقہ بتایا جارہا ہے کہ کیا یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری والا دین یعنی اسلام چھوڑ کر کسی اور دین کی اطاعت کرنا چاہتے ہیں حالانکہ زمین اور آسمانوں کی تمام چیزیں چاہتے ہوئے یا نہ چاہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کر رہی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف ہی سب کو پلٹنا ہے آپ ؐ کہہ دیں کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائیں اور قرآن پر ایمان لائیں اور جو دوسرے رسولوں کو کتابیں دیں گئیں ہم ان کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں۔ اس فرمابرداری کے سوا جو کوئی اور طریقہ اختیار کرے گا تو اس سے وہ طریقہ ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ اور آخرت میں وہ نقصان پانے والوں میں سے ہوگا

خواتین وحضرآت!

جس طرح رسول ﷺ نے کہا اور اسلام لائے ایمان لائے۔ ہم نے بھی اسطرح کہنا ہے۔ اسی طرح اسلام لانا ہے۔ ایمان لانا ہے۔ یہ رسول ﷺ کی اطاعت ہے آپ نے دیکھا کہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری یعنی قرآن پاک کی اطاعت ہی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہے۔ ان آیات میں مسلم بننے کا طریقہ سکھایا گیا ہے ۔ اگر ہم بھی اس طرح اسلام لائے۔ تو اس دین کو اللہ تعالیٰ قبول کریں گے۔ اس دین اسلام کے علاوہ اللہ تعالیٰ کسی دین کو قبول نہیں کریں گے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ ان میں قیامت تک آنے والے لوگوں کو اللہ تعالیٰ مسلم بننے کا طریقہ سکھا رہے ہیں۔

سورہ آل عمران ۔ آیت 102 تا 103 کا پہلا حصہ ۔ پارہ 4

اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے تم مرتے دم تک فرمابردار یعنی مسلم رہنا سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑلو اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرآت!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں قیامت تک آنے والے لوگوں کو حضرت ابراہیمؑ کا طریقہ سکھایا جارہا ہے کہ مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کا فرمابردار رہنا اور اس کا طریقہ یہ بتایا ہے کہ قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑلو اور فرقے نہ بنانا مگر ہم لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کردی قرآن پاک کو سمجھنا بھی گوارہ نہ کیا اور اپنے اپنے فرقوں کو مضبوطی سے پکڑلیا اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اسی طرح کردی جس طرح شیطان نے آدمؑ کو سجدہ نہ کرکے نافرمانی کردی تھی ہم نے بھی شیطان کی طرح اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کردی اور فرقوں کو مضبوطی سے پکڑلیا ہے اور اسے اسلام سمجھتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری یعنی اسلام سمجھتے ہیں حالانکہ یہ فرمابرداری نہیں ہے بلکہ کفر ہے شرک ہے منافقی ہے اور مرتد ہونا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے بغاوت ہے دشمنی ہے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ ان میں قیامت تک جو انسان بھی فرقہ بنائے گا۔ اس کا رسول ﷺ سے کوئی تعلق نہ ہوگا یعنی اللہ تعالیٰ نے فرقے بنانے والے لوگوں سے رسول ﷺ کا تعلق ختم کردیا ہے۔

سورہ انعام ۔ آیت 159 ۔ پارہ 8

بیشک جنھوں نے اپنے دین میں فرقے بنالیے اور گروہ بن گئے آپ ﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے بیشک ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے پھر وہ ان کو خود بتائے گا جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔

خواتین وحضرآت !

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نبی ﷺ کا تعلق دین میں فرقے بنانے والوں سے ختم کر رہے ہیں کہ جنھوں نے اپنے دین میں فرقے بنالیے ہیں نبی ﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔ یعنی دین کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔ پھر وہ ان کو خود بتائے گا کہ وہ کیا کر رہے تھے۔

خواتین وحضرآت !

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی نافرمانی کرنے والے یعنی فرقے بنانے والے لوگوں سے رسول ؐ کا تعلق ختم کر دیا ہے کیا یہ لوگ فرقے بنانے والے خود کفر کر کے شرک کر کے مرتد ہو کر جن کا رسول ﷺ سے کوئی تعلق ہی نہیں ہمیں کس اسلام یعنی کس کی فرمابرداری کی طرف بلاتے ہیں کاش کہ یہ خود فرمابردار ہوتے یعنی مسلم ہوتے ۔قرآن سے اسلام سیکھا ہوتا۔ یعنی اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ سے اسلام سیکھا ہوتا۔

خواتین وحضرات !

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ ان میں قیامت تک آنے والے لوگوں کو رسول ﷺ مسلم بننے کا طریقہ سکھا رہے ہیں۔ اور اسلام لا رہے ہیں۔ یہ صراط مستقیم ہے۔

سورہ انعام۔ آیات 161 تا 163۔ پارہ 8

آپ ﷺ کہہ دیجئے میرے رب نے مجھے سیدھے راستے کی ہدایت کردی ہے جو بلکل درست دین ہے۔ ابراہیمؑ کی ملت جو یکسو تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔ کہہ دیجئے کہ میری نماز میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو سارے جہان کا رب ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اس کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور سب سے پہلے میں فرمابردار ہوں یعنی مسلم ہوں۔

خواتین وحضرآت !

ان آیات میں رسول ﷺ اسلام لا رہے ہیں یعنی اسلام لانے کا طریقہ سکھا رہے ہیں۔

ان آیات میں رسول ﷺ ابراہیمؑ کے دین کے طریقے کی وضاحت کررہے ہیں رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ ابراہیمؑ کی ملت جو ایک اللہ تعالیٰ کے ہو گئے تھے اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ میرے رب نے مجھے سیدھے راستے کی ہدایت دے دی ہے جو بلکل درست دین ہے۔

میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو سارے جہان کا رب ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کا فرمابردار ہوں۔ یعنی مسلم ہوں۔

آپ لوگوں نے نبی ﷺ کا پیغام سن لیا کہ وہ حضرت ابراہیمؑ کے طریقے پر تھے کیا آپ بھی حضرت ابراہیمؑ کے طریقے پر ہیں۔

ن آیات میں بھی ہمیں دین سکھایا گیا ہے۔ رسول ﷺ نے اپنا دین سکھایا۔ اگر ہم اس طرح اسلام لائیں گے اور اسی طرح کہیں گے تو ہم بھی مسلم ہوں گے۔ ورنہ مسلم نہیں ہوں گے۔

خواتین وحضرات !

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ ان میں قیامت تک آنے والے لوگوں کو رسول ﷺ مسلم بننے کا طریقہ سکھا رہے ہیں۔ اور اسلام لا رہے ہیں۔ اور قیامت تک آنے والے لوگوں کو بھی خبردار کر رہے ہیں۔

خواتین وحضرات !

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ ان میں غلامی اور فرمابرداری دونوں الفاظ کا اللہ تعالیٰ نے استعمال کیا ہے۔ یعنی دونوں کا ایک ہی مطلب ہے۔

سورہ نمل۔ آیت 91 تا 92۔ پارہ 20

بیشک مجھے حکم دیا گیا ہے۔ کہ میں اس شہر کے مالک کی غلامی کروں۔ جس نے اسے محترم بنایا ہے۔ اور سب کچھ اُسی کا ہے۔ اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مسلم بن کر رہوں اور یہ قرآن پڑھوں۔ پھر جو کوئی ہدایت پر آتا ہے تو اپنے ہی لیے آتا ہے اور جو گمراہ رہتا ہے تو آپ ﷺ کہہ دیجیے۔ کہ میں تو صرف خبردار کرنے والا ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ نبی ﷺ فرمارہے ہیں کہ مجھے حکم دیا گیا ہے۔ کہ میں اس شہر کے مالک کی غلامی کروں۔ جس نے اسے محترم بنایا ہے۔ اور سب کچھ اُسی کا ہے۔ اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مسلم بن کر رہوں اور یہ قرآن پڑھوں اب جو ہدایت پر آتا ہے تو وہ اپنے لیے ہی آتا ہے اور جو گمراہ رہتا ہے۔ یعنی قرآن پاک کی ہدایت سے بےخبر رہتا ہے۔ تو آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ میں تو بس خبردار کرنے والا ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ نبی ﷺ اللہ تعالیٰ کی غلامی کرنے والے تھے اور مسلم تھے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار تھے۔ اور قرآن پاک پڑھنے والے تھے اور قرآن پاک کی ہدایت پر تھے۔ اور ہمیں بھی اسی سے خبردار کیا۔

کیا ہم لوگوں نے رسول ﷺ کا پیغام سن لیا ہے۔ ہم قرآن پاک کی ہدایت پر ہیں یا گمراہ ہیں!! کیا ہم رسول ﷺ کی اطاعت کررہے ہیں؟

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ ان میں قیامت تک آنے والے لوگوں کو رسول ﷺ مسلم بننے کا طریقہ سکھا رہے ہیں۔ اور پوچھتے ہیں۔ کہ قرآن پاک جو اللہ تعالیٰ نے اپنے علم سے نازل کیا ہے کیا تم اس کی فرمابرداری کرتے ہو۔ یعنی کیا تم مسلم بنتے ہو۔

سورہ ہود۔ آیات 12 تا 14۔ پارہ نمبر 12

ایسا نہ ہو کہ آپ کی طرف جو وحی کی جاتی ہے آپ اس کا کچھ حصہ چھوڑ دیں اور اس وجہ سے آپ کا سینہ تنگ ہو کہ وہ کہیں گے کہ اس پر کوئی خزانہ کیوں نہ اتارا گیا یا اس کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں آیا۔ بیشک آپ ﷺ تو صرف خبردار کرنے والے ہیں اور ہر چیز کا وکیل تو اللہ تعالیٰ ہے۔ یا وہ کہیں کہ اس نے یہ قرآن خود بنا لیا ہے آپ ﷺ کہیے اگر تم اس دعویٰ میں سچے ہو تو تم بھی اس جیسی دس سورتیں بنا لاؤ اور اللہ تعالیٰ کے سوا جس جس کو تم بلا سکو بلا لو پھر اگر وہ تمھیں اس کا جواب نہ دے سکیں۔ تو جان لو کہ بیشک یہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کے علم سے اتارا گیا ہے اور یہ کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں پھر کیا تم اس کی فرمابرداری کرتے ہو۔ یعنی مسلم بنتے ہو۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ فرمارہے ہیں کہ یہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ نے اپنے علم سے اتارا ہے اور یہ کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے پھر کیا تم اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بنتے ہو۔ یعنی مسلم بنتے ہو۔ یعنی قرآن پاک کے علم کی فرمابرداری اختیار کرتے ہو۔ ان آیات میں ہمیں پتہ چلتا ہے اگر ہم قرآن پاک کی فرمابرداری نہیں کرتے۔ تو ہم مسلم نہیں ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں رسول ﷺ قیامت تک آنے والے لوگوں سے پوچھ رہے ہیں۔ کہ کیا تم اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بنتے ہو۔ یعنی کیا تم مسلم بنتے ہو۔

خواتین وحضرات!

سب کچھ آپ کے سامنے ہے۔ کہ لوگ مسلم نہ بنے۔ اور فرقے بنا کر کافر بن گئے۔ اور قیامت والے دن یہ لوگ پچھتائیں گے اور بہت آرزو کریں گے۔ کہ کاش وہ مسلم ہوتے

سورہ حجر آیت 2 پارہ 14

وہ لوگ جو کافر ہیں۔ بہت آرزو کریں گے۔ کہ کاش وہ مسلم ہوتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ کافر یعنی نافرمان لوگ یعنی فرقہ پرست بہت آرزو کریں گے۔ کہ کاش وہ مسلم ہوتے یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہوتے۔ یعنی قرآن پاک کے علم کی فرمابردای کرنے والے ہوتے۔ اسی لیے تو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کہا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مظبوطی سے پکڑلو اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ ان میں قیامت تک آنے والے لوگوں سے اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔ کہ کیا میں مسلم اور مجرم کو برابر کروں گا۔ تمھیں کیا ہو گیا ہے۔ تم کیسے فیصلے کرتے ہو۔

سورہ قلم آیت 35 تا 36 پارہ 29

کیا ہم مسلم کو مجرم کے برابر کر دیں گے۔ تمھیں کیا ہو گیا ہے تم کیسے فیصلے کرتے ہو۔

خواتین حضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ مسلم یعنی اپنے فرمابردار انسان اور مجرم انسان کے بارے میں اپنا فیصلہ سنا رہے ہیں۔ اپنا حکم سنا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ کیا میں ان دونوں کو برابر کر دوں گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ تمھیں کیا ہو گیا ہے تم کیسے فیصلے کرتے ہو۔

خواتین حضرات

جو اللہ تعالیٰ کا فرمابردار ہو گا یعنی مسلم ہو گا۔ اور جو نافرمان ہو گا وہ مجرم ہو گا۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہرگز برابر نہیں کریں گے۔

ان آیات میں بھی ہمیں دین سکھایا گیا ہے۔

سورہ آل عمران۔ آیت 73۔ پارہ 3

اور صرف اس کی مانو جو تمہارے دین کی اطاعت کرے آپ کہہ دیجئے کہ بیشک ہدایت تو اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے۔ اور یہ کہ دیا جائے کسی اور کو۔ جیسا کہ تم کو دیا گیا تھا۔ یا یہ کہ تم پر مسلم تمھارے رب کے ہاں غالب آجائیں گے آپ کہہ دیجئے کہ بیشک فضل تو اللہ کے ہاتھ میں ہے جسے چاہے عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ بڑے وسیع علم والا ہے۔

خواتین و حضرآت!

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں رسول ﷺ دنیا کے تمام فرقہ پرستوں کو جواب دے رہے ہیں۔ رسول ﷺ فرما رہے ہیں کہ اصل میں ہدایت تو اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے۔ اور یہ اس کا قرآن ہے۔ یہ کہ دیا جائے کسی اور کو۔ جیسا کہ تم کو دیا گیا تھا۔ یا یہ کہ تم پر مسلم تمھارے رب کے ہاں غالب آجائیں گے آپ کہہ دیجئے کہ فضل تو اللہ کے ہاتھ میں ہے جسے چاہے عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ بڑا وسیع علم والا ہے۔

خواتین و حضرآت!

یاد رہے کہ قرآن کا ایک صفاتی نام ہدایت ہے۔ اور پہلی تمام کتابوں کا بھی صفاتی نام ہدایت تھا۔

خواتین و حضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ ان میں قیامت تک آنے والے ایمان والوں سے اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔ کہ تم مکمل میری فرمابرداری کرو۔

سورہ البقرہ۔ آیات 208 تا 209۔ پارہ 2

اے ایمان والو تم پورے اسلام میں داخل ہو جاؤ یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری میں پورے آجاؤ اور شیطان کے قدموں کی اطاعت نہ کرو بے شک وہ تمہارا واضح دشمن ہے اگر اس کے بعد بھی تمہارے پاؤں پھسل گئے جب کہ تمہارے پاس واضح دلائل آچکے ہیں تو جان لو کہ اللہ تعالیٰ سب پر غالب حکمت والا ہے۔

خواتین و حضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ تم پورے اسلام میں داخل جاؤ یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری میں آجاؤ اور شیطان کے قدموں کی اطاعت نہ کرنا بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے جب تمہارے پاس واضح دلائل یعنی قرآن پاک آگیا ہے اس کے بعد بھی تم ڈگمگائے تو اللہ تعالیٰ سب پر غالب حکمت والا ہے۔

خواتین و حضرات!

ہمارا المیہ ہے۔ کہ ہم لوگ واضح دلائل یعنی قرآن پاک پانے کے باوجود ڈگمگا گئے۔ پھسل گئے۔ آج ہمارے سامنے قرآن پاک اور فرقہ آجائے۔ تو لوگ قرآن پاک کی بات کو چھوڑ کر فرقے کی بات مان لیتے ہیں۔ ہمیں یاد رکھنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ سب پر غالب حکمت والا ہے۔ فرقوں کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ نہ اوقات ہے۔

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں ابراہیمؑ کی دعا ہے۔ابراہیمؑ مسلم تھے۔اور ایک مسلم امت کی دعا مانگی۔اور رسول ﷺ کی دعا مانگی۔جو لوگوں کی اصلاح آیات کے زریعے کرے۔یعنی پاک کرے۔تا کہ وہ مسلم امت بن جائیں۔

سورہ البقرہ۔آیات 128 تا 129۔پارہ 1

اے ہمارے رب ہم دونوں کو مسلم بنا اور ہماری اولاد میں سے ایک امت ہو جو مسلم ہو اور ہم کو عبادت کے طریقے بتا۔اور ہماری توبہ قبول فرما بے شک تو توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

ہمارے رب ان لوگوں میں خود انہی میں سے رسول بھیج جو انہیں تیری آیات پڑھ کر سنائے اور ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور ان کو پاک کرے بے شک تو بڑا زبردست حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگ رہے ہیں۔کہتے ہیں اے ہمارے رب ہم دونوں کو مسلم یعنی اپنا فرمابردار بنا اور ہماری اولاد میں سے ایک امت ہو جو مسلم ہو یعنی تیری فرمابردار ہو اور ہم کو عبادت کے طریقے بتا۔اور ہماری توبہ قبول فرما۔بے شک تو توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ سے حضرت ابراہیمؑ دعا کے زریعے رسول ﷺ کو مانگ رہے ہیں۔کہ لوگوں میں سے انہی میں سے رسول بھیج جو انہیں تیری آیات پڑھ کر سنائے اور ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور ان کو پاک کرے یعنی گمراہی سے نکالے بے شک تو بڑا زبردست حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات!

اگر ہم قرآن پاک کے زریعے گمراہی سے نکلے اور اپنی اصلاح کر لی۔اور اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بن گئے۔تو ہم ایک مسلم امت ہوں گے۔جس کی دعا ابراہیمؑ نے مانگی تھی۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے۔کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے لیے کوشش کریں گے۔وہ قیامت والے دن لوگوں پر گواہی دیں گے۔کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے لیے کوشش کی تھی یعنی قرآن پاک کے لیے کوشش کی تھی اور قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑا تھا۔اور سب لوگوں پر رسول ﷺ گواہی دیں گے۔

سورہ الحج۔آیت 78۔پارہ 17

اللہ تعالیٰ کے لیے جہاد کرو جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے اُس نے تمہیں چن لیا ہے اور دین میں تم پر کوئی تنگی نہیں رکھی وہ تمھارے باپ ابراہیمؑ کی ملت ہے۔ ۔اُس نے تمھارا نام فرمابردار رکھا ہے۔یعنی مسلم رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے بھی تمہارا نام مسلم یعنی فرمابردار رکھا تھا اور اس قرآن میں بھی یہی ہے تا کہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ ہو نماز قائم کرو اور زکوہ دو اور اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑ لو وہی تمہارا مالک ہے اور بہت ہی اچھا مالک اور بہت ہی اچھا مددگار ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ابراہیمؑ کے دین کی وضاحت فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے لیے کوشش کرو جیسا کہ کوشش کرنے کا حق ہے اس نے تمہیں اپنے کام کے لیے چن لیا ہے اور دین میں تم اپنے باپ ابراہیمؑ کی ملت پر قائم ہو جاؤ جس میں کوئی تنگی نہیں رکھی اللہ تعالیٰ نے پہلے بھی تمہارا نام مسلم یعنی فرمابردار رکھا تھا اور اس میں بھی فرمابردار رکھا ہے تا کہ رسول تم پر گواہ بنے اور تم لوگوں پر گواہ بنو یعنی جو اللہ تعالیٰ کے لیے کوشش کرتا ہے تو وہ قیامت والے دن لوگوں پر گواہ بنے گا پھر فرمابردار بننے کا طریقہ بتایا جا رہا ہے اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑ لو یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑ لو نماز پڑھو زکوۃ دو اللہ تعالیٰ تمہارا مالک ہے اور بہت اچھا مددگار ہے ۔رسول ﷺ نے بھی اللہ تعالیٰ کے لیے کوشش کی۔یعنی اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچایا۔اب جو بھی اللہ تعالیٰ کے لیے کوشش کرے گا یعنی قرآن پاک کے لیے کام

کرے گا۔ وہ بھی قیامت والے دن لوگوں پر گواہ ہوگا۔ یہی کام رسول ﷺ نے بھی کیا ہے۔ پہلے رسولوں پر ایمان لانے والوں کا نام بھی مسلم تھا۔ اگر ہم فرقے چھوڑ کر رسول ﷺ پر ایمان لے آئیں اور قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑ لیں تو ہمارا نام بھی مسلم ہے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ ان میں ابراہیمؑ کے دین کی اطاعت کرنے والا ابراہیمؑ کا ہے۔ یعنی ابراہیمؑ سے ہے۔ ابراہیمؑ کا خطاب دیکھتے ہیں۔ جو قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔

سورہ ابراہیم۔ آیت 35۔ پارہ 13

وہ وقت جب ابراہیمؑ نے دعا کی تھی کہ پروردگار اس شہر کو امن کا شہر بنا اور مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے بچا بے شک اے میرے رب ان بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا ہے۔ لہٰذا جس نے میری اطاعت کی بیشک وہ مجھ سے ہے۔ اور جس نے میری نافرمانی کی۔ تو بے شک تو بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیمؑ کے طرزِ عمل کی بات کر رہے ہیں جو حضرت ابراہیمؑ کے اسوہ حسنہ کی اطاعت کرے گا تو وہ حضرت ابراہیمؑ کا ہے اور جس نے ابراہیمؑ کے طرزِ عمل کی اطاعت نہ کی تو وہ ابرہیمؑ کا نافرمان ہے۔ بے شک اللہ ہی کے ہاتھ میں بخشنا ہے۔ بڑا مہربان ہے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ ان میں یوسفؑ اپنا دین پیش کر رہے ہیں۔ اور اپنا درست دین قیامت تک آنے والے لوگوں کو سکھا رہے ہیں۔ یعنی وہ بھی ابراہیمؑ کی ملت پر تھے۔

سورہ یوسف۔ آیات 37 تا 40۔ پارہ نمبر 12

یوسفؑ نے کہا یہاں جو کھانا ملا کرتا ہے اس کے آنے سے پہلے میں تمہیں ان خوابوں کی تعبیر بتا دوں گا یہ اس میں سے ہے جو میرے رب نے مجھے سکھایا ہے۔ بیشک میں نے اس قوم کا طریقہ چھوڑ دیا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں لاتے اور آخرت کے بھی منکر ہیں۔ اور میں نے اپنے باپ دادا ابراہیمؑ اور اسحاقؑ اور یعقوب کے ملت کی اطاعت کرتا ہوں۔ ہمارے لیے یہ مناسب نہیں ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک بنائیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے ہم پر اور تمام انسانوں پر لیکن اکثر لوگ اللہ تعالیٰ کا شکر نہیں کرتے۔ اے میرے قید کے ساتھیو۔ کیا بہت سے مختلف معبود بہتر ہیں۔ یا اللہ تعالیٰ۔ جو ایک ہے۔ زبردست غالب ہے۔ اس کو چھوڑ کر تم جن کی غلامی کرتے ہو وہ اس کے سوا کچھ نہیں ہیں بس چند نام ہیں جو تمہارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے کوئی دلیل نازل نہیں کی۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا حکم نہیں ہے۔ اُسی کا حکم ہے کہ اس کے سوا تم کسی کی غلامی نہ کرو۔ یہی درست دین ہے۔ مگر اکثر لوگ علم نہیں رکھتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت یوسفؑ کا خطاب ہے۔ جو اپنے باپ ابراہیمؑ حضرت اسماعیلؑ اور حضرت اسحاقؑ کی ملت کی اطاعت کرنے والے تھے۔ جو ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی پر تھے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے تھے۔ یہی درست دین ہے۔ مگر اکثر لوگ علم نہیں رکھتے۔ حضرت یوسفؑ بھی اپنے باپ دادا کی ملت کی اطاعت کرنے والے تھے۔ یعنی وہ بھی ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ ان میں ابراہیمؑ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ جو رسول ﷺ ہمیں پڑھ کر سنا رہے ہیں۔

سورہ شعراء۔ آیات 69 تا 85۔ پارہ 19

اور انہیں ابراہیمؑ کا حال پڑھ کر سناؤ۔ جب اُس نے اپنے باپ آزر سے اور اپنی قوم سے کہا کہ تم کس کی غلامی کرتے ہو انہوں نے کہا۔ ہم بتوں کی غلامی کرتے ہیں۔ اور ان کے پاس جمے بیٹھے رہتے ہیں۔ اس نے کہا۔ کیا وہ تمہاری سنتے ہیں جب تم انہیں پکارتے ہو یا تمہیں نفع یا نقصان پہنچاتے ہیں انہوں نے کہا نہیں

بلکہ ہم نے باپ دادا کو ایسا ہی کرتے پایا ہے۔ ابرہیمؑ نے کہا پھر کیا کبھی تم نے ان کو دیکھا ہے جن کی غلامی تم اور تمھارے باپ دادا کرتے رہے۔ بیشک میرے تو وہ سب دشمن ہیں سوائے ایک رب العالمین کے جس نے مجھے پیدا کیا پھر وہی میری ہدایت کرتا ہے۔ جو مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے اور جب بیمار ہو جاتا ہوں تو وہی مجھے شفاء دیتا ہے جو مجھے موت دے گا اور پھر مجھے زندگی دے گا اور جس سے میں امید رکھتا ہوں۔ کہ روز جزا وہ میری خطاؤں کو معاف کر دے گا۔

اے میرے رب مجھے حکم عطا کر اور مجھے صالحوں کے ساتھ شامل کر دے۔ اور بعد کے آنے والوں میں میرا سچا ذکر کر دے۔ اور مجھے نعمتوں بھری جنت کے وارثوں میں شامل فرما۔

خواتین حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیم کے طرز عمل کو کھول کھول کر دکھا رہے ہیں یہی طرز عمل حضور نبی کریم ﷺ کا تھا۔

حضرت ابراہیمؑ کا طرز عمل نوٹ کیجئے۔

ایک اللہ کے سوا سب میرے دشمن ہیں کہ میں ان کی غلامی کروں غلامی صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جس نے مجھے پیدا کیا پھر وہی میری رہنمائی فرماتا ہے وہی مجھے کھلاتا ہے اور وہی مجھے شفا دیتا ہے جو مجھے موت دے گا اور پھر دوبارہ زندگی بخشے گا اور جس سے میں امید رکھتا ہوں کہ قیامت والے دن وہ میری خطاؤں کو معاف کرے گا اے میرے رب مجھے حکم عطا کر اور مجھے صالحوں کے ساتھ ملا اور بعد کے آنے والوں میں مجھے سچی ناموری عطا کر اور مجھے جنت کے وارثوں میں شامل کر۔

خواتین وحضرات!

یاد رہے کہ یہی طرز عمل تمام انبیاء کا تھا اور رسول ﷺ نے بھی اسی طرز عمل کی اطاعت کی اور یہی طرز عمل آپ ﷺ کا بھی تھا۔ اور ہم نے بھی اسی دین کی اطاعت کرنی ہے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ ان میں ابراہیمؑ اپنی قوم سے خطاب کر رہے ہیں۔

سورہ عنکبوت۔ آیات 16 تا 18۔ پارہ 20

اور جب ابراہیمؑ نے اپنی قوم سے کہا اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو اور پرہیزگار بنو۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔ تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن بتوں کی غلامی کرتے ہو اور جھوٹ بناتے ہو۔ بیشک تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن کی غلامی کرتے ہو وہ یقیناً تمہیں روزی دینے کا اختیار نہیں رکھتے۔ پس رزق تم اللہ تعالیٰ کے پاس ہی تلاش کرو اور اسی کی غلامی کرو اور اس کا شکر بجا لاؤ اسی کی طرف تمھیں لوٹنا ہے اور اگر تم جھٹلاؤ گے تو تم سے پہلے بھی کئی امتیں جھٹلا چکی ہیں اور رسول کے ذمہ تو واضح طور پر مبین پہنچا دینا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیم کا طرز عمل یعنی اسوہ حسنہ وضاحت سے بیان کر رہے ہیں بلکہ یہی طرز عمل تمام انبیاء کا تھا اور یہی طرز عمل رسولؐ کا بھی تھا کہ رسول کی ذمہ داری تو بس اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا دینا ہوتا ہے۔ یعنی پیغام پہنچانے والے کی زمہ داری تو مبین پہنچا دینا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب پہنچا دینا ہوتی ہے۔ اس کے سوا ان کی کوئی ذمہ داری نہیں ہوتی مگر لوگ اس پیغام کو جھٹلا دیتے ہیں۔

جس طرح آج بھی قرآن پاک کی آیات کو جھٹلا کر فرقے بنائے گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی غلامی کو چھوڑ کر رسول کی اطاعت کی آڑ میں فرقے نکالے گئے ہیں اور رسولؐ کی اطاعت کو قرآن پاک سے سمجھا ہی نہیں گیا رسول صرف ایک خدا کی غلامی کرنے والا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا پیغام تعلیمات کی صورت میں ایک کتاب کے ذریعے دیتا ہے مگر لوگ اللہ تعالیٰ کی غلامی کرنے کی بجائے کتاب کی اطاعت کرنے کے بجائے فرقوں کی آڑ میں نئے نئے دین ایجاد کرتے ہیں جن کا کوئی ایک بانی ہوتا ہے اور اس کی اطاعت کرنے والے اس دین کو لوگوں تک پہنچاتے ہیں بغیر اللہ کی کتاب سے اصلاح کیے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔

ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ کا طرز عمل دکھایا گیا ہے یاد رہے کہ یہی طرز عمل آپ کا بھی تھا اور ہمارا بھی یہی طرز عمل ہونا چاہیے ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ کا خطاب ہے جو اپنی قوم کے علاوہ قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے نام ہے کہ اللہ تعالیٰ کی غلامی کرتے رہو اور جھوٹ نا بناؤ اور تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر

جن کی غلامی کرتے ہو۔وہ وہ یقیناً تمھیں روزی دینے کا اختیار نہیں رکھتے روزی تم اللہ تعالیٰ کے پاس تلاش کرو اُس کی غلامی کرو اور اس کا شکر بجالاؤ اسی کی طرف تمہیں واپس جانا ہے۔

سورہ الحج۔آیت 31 تا 32۔پارہ 17

یکسو ہو کر صرف ایک اللہ تعالیٰ کے ہو جاؤ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹہراؤ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹہراتا ہے وہ ایسا ہے جیسے کوئی آسمان سے گر گیا اب یا تو اسے پرندے اٹھا کر لے جائیں یا ہوا اسے اٹھا کر کسی دور دراز جگہ میں پھینک دے ۔یہ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کی تعظیم کرتا ہے۔تو بے شک یہ دلوں کی پرہیزگاری میں سے ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں انسان کو طرز عمل سکھایا گیا ہے کہ صرف ایک اللہ تعالیٰ کے ہو جاؤ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور جو کوئی اس کے ساتھ شریک ٹہراتا ہے وہ ایسا ہے کہ اس کا کوئی والی وارث نہیں ہے وہ ایسا ہے کہ جیسے آسمان سے گر گیا ہو اب یا تو اسے پرندے اٹھا کر لے جائیں یا ہوا اٹھا کر کسی دور دراز جگہ میں پھینک دے یعنی اللہ تعالیٰ کو اس کی کچھ پرواہ نہیں ہے۔اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کی تعظیم کرتا ہے۔تو بے شک یہ دلوں کی پرہیزگاری ہے۔

سورہ روم۔آیت 30 تا 32۔پارہ 21

بس تم ایک اللہ تعالیٰ کے ہو کر اپنا چہرہ اس دین کی سمت میں قائم کر دو۔یہ اللہ تعالیٰ کی فطرت ہے۔جس پر اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی ۔یہی درست دین ہے لیکن اکثر لوگ علم نہیں رکھتے۔اس کی طرف رجوع کرو اور پرہیزگار بنو اور نماز قائم کرو۔اور شرک کرنے والوں میں شامل نہ ہونا جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنالیے اور کئی فرقے بن گئے۔اور ہر فرقہ اسی پر خوش ہے جو کچھ اس کے پاس ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں فرقہ بنانے والوں کو شرک کرنے والا کہا گیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ نماز قائم کرو اور اسی کی طرف رجوع کرو یعنی قرآن پاک سے رجوع کرو اور پرہیزگار بنو۔اور شرک کرنے والوں میں شامل نہ ہونا جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنالیے ہیں اور فرقہ فرقہ ہو گئے ہیں یعنی کئی فرقے بن گئے ہیں اور ہر ایک فرقہ کے پاس جو کچھ ہے اس میں مگن ہیں ہمیں ان آیات میں دین سکھایا گیا ہے۔بس ایک اللہ تعالیٰ کے ہو کر اپنا رخ اس دین کی سمت میں جما دو یہ دین اللہ تعالیٰ کی فطرت ہے جس پر انسان کو پیدا کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی یہی درست دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔اور اللہ تعالیٰ شرک کرنے یعنی فرقہ بنانے سے منع کر رہے ہیں۔اور ابراہیم کے طرز عمل پر قائم رہنے کا حکم دے رہے ہیں۔جو یکسو تھے۔یعنی صرف ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی اور فرمابرداری کرتے تھے۔اور مشرک نہ تھے۔یعنی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی غلامی نہیں کرتے تھے۔اگر آپ فرقوں کی غلامی کرتے ہیں۔تو مشرک ہیں۔اور ابرہیمؑ کے دین پر نہیں ہیں۔اور نہ رسول ﷺ کے دین پر ہیں۔کیونکہ رسول ﷺ ابراہیمؑ کے دین پر تھے۔اگر ہم ابراہیمؑ کے دین پر ہوں گے۔تو درست دین پر ہوں گے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں بتایا گیا ہے۔جو انسان قرآن پاک کے علم کے علاوہ کسی کی اطاعت کرے گا۔تو اسے اللہ تعالیٰ سے کوئی نہیں بچا سکتا۔

سورہ رعد۔آیت 36 تا 37۔پارہ نمبر 13

اور وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ آپ پر نازل ہونے والی کتاب سے خوش ہوتے ہیں اور بعض گروہ اس کی بعض باتوں کا انکار کرتے ہیں آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ مجھے تو صرف یہ حکم ملا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی غلامی کروں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کروں اسی کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف مجھے لوٹنا ہے اور اسی طرح ہم نے اس قرآن کو حکم بنا کر عربی میں نازل کیا ہے اور اگر آپ نے ان کی خواہش کی اطاعت کی اس کے بعد جب آپ کے پاس علم آ گیا ہے تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ کوئی ولی ہوگا اور نہ کوئی بچانے والا

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ فرقہ بندی کرنے والے لوگوں کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ قرآن پاک کی کچھ باتیں نہیں مانتے تو نبی ﷺ کا قیامت تک آنے والے لوگوں کو جواب ہے۔ کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی غلامی کا حکم ملا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی غلامی میں کسی کو شریک نا کروں ان گروہ بندی کرنے والوں کی بات کو رد کر دیا گیا اگر ان کی بات مان لی جاتی تو یہ شرک ہوتا

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو حکم بنا کر عربی زبان میں نازل کیا ہے اگر ہم نے قرآن پاک کے علم آنے کے بعد کسی اور کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ ہمارا کوئی مددگار ہوگا اور نہ بچانے والا۔

خواتین وحضرات!

اطیع اللہ واطیع الرسول کو سمجھنے کے لئے ان آیات کو بار بار پڑھیں ان گروہ بندی کرنے والے لوگوں کی اطاعت سے منع کیا گیا ہے ان گروہ بندی والوں کی اطاعت کرنا شرک ہے ۔یعنی ان فرقہ پرستوں کی اطاعت شرک ہے۔ صرف اور صرف قرآن پاک کی اطاعت کا حکم ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی غلامی کا حکم ملا۔

ہے۔ اللہ تعالیٰ کی غلامی کیساتھ کسی اور کی غلامی ہمیں مشرک بناتی ہے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ ان میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ کہ قرآن پاک کے علاوہ کسی ولی کی اطاعت نہ کرو۔

سورہ اعراف۔ آیات 2 تا 3۔ پارہ 8

یہ ایک کتاب ہے جو آپ ﷺ کی طرف نازل کی گئی ہے۔ اس کی وجہ سے آپ ﷺ کے دل میں کوئی تنگی نہیں ہونی چاہیے۔ تاکہ آپ اس کے ذریعے لوگوں کو خبردار کریں اور یہ ماننے والوں کے لیے نصیحت ہے۔ تمہارے رب کی طرف سے جو تم پر نازل کیا گیا ہے۔ اس کی اطاعت کرو اور اس کے سوا دوسرے ولیوں کی اطاعت نہ کرو۔ مگر تم بہت ہی کم نصیحت مانتے ہو۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کے علاوہ ہر کسی کی اطاعت سے روک دیا ہے۔ منع کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ تمہارے رب کی طرف سے جو تم پر نازل کیا گیا ہے۔ اس کی اطاعت کرو اور اس کے سوا دوسرے ولیوں کی اطاعت نہ کرو۔ مگر تم بہت ہی کم نصیحت مانتے ہو۔

سورہ روم۔ آیات 43 تا 45۔ پارہ 21

آپ ﷺ کہہ دو کہ تم زمین میں سیر کرو۔ پھر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا۔ ان کا جو پہلے گزر چکے ہیں اکثر ان میں سے مشرک تھے۔

پس تم اپنا چہرہ دین کی طرف قائم رکھو۔ جو درست ہے۔ اس سے پہلے کہ وہ دن آ جائے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہٹایا نہیں جائے گا اس دن لوگ الگ الگ ہو جائیں گے اور جس نے کفر کیا ہوگا تو اس کے کفر کا نقصان اسی کو ہوگا اور جس نے اچھے عمل کیے تو ایسے لوگ اپنے لیے ہی تیاری کر رہے ہیں تاکہ وہ بدلہ دے ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے ان پر فضل کرے گا بے شک وہ کافروں کو یعنی فرقہ پرستوں کو پسند نہیں کرتا ۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں طرز عمل سکھایا جا رہا ہے ۔ یہ رسول ﷺ کا خطاب ہے۔ جو قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ کہ تم اپنا چہرہ دین کی طرف رکھو یہ درست دین ہے۔ اس سے پہلے کہ قیامت آ جائے لوگ اس دن الگ الگ ہو جائیں گے۔

جنہوں نے کفر کیا ہوگا۔ یعنی فرقے بنائے ہوں گے تو ان کی نافرمانی کا نقصان انہی کو ہے اور جو ایمان لائے یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کو سچ مانا اور ان کی اطاعت کی ۔یعنی جس نے قرآن پاک کی روشنی میں صالح عمل کیے ہونگے تو ایسے ہی لوگ اپنے لیے تیاری کر رہے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بدلہ دے ان پر اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرے گا بے شک وہ کافروں یعنی فرقہ پرستوں کو پسند نہیں کرتا۔

سورہ صافات۔آیات 83 تا 111۔پارہ 23

اور بے شک نوحؑ کے طریقے پر چلنے والے ابراہیمؑ تھے۔جب وہ اپنے رب کے سامنے فرمابردار دل لے کر آیا۔جب اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا ۔کہ تم کس کی غلامی کرتے ہو۔کیا اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جھوٹے معبودوں کو چاہتے ہو۔تمام جہانوں کے رب کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے۔پھر اُس نے ایک نظر ستاروں کو دیکھا پھر کہا کہ بے شک میں تو بیمار ہوں چنانچہ وہ اس سے پیٹھ پھیر کر چلے گئے۔پھر وہ چپکے سے ان کے معبودوں کے پاس گئے اور کہا کیا تم کھاتے نہیں۔تمھیں کیا ہوا ہے۔کہ تم بولتے نہیں ہو۔پھر دائیں ہاتھ سے ان کو مارنے لگا تب وہ لوگ اس کے پاس دوڑتے ہوئے آئے اُس نے کہا کیا تم اس کی غلامی کرتے ہو۔جن کو تراشتے ہو۔حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اور جو تم بناتے ہو سب کو پیدا کیا ہے۔انہوں نے کہا۔اس کے لیے ایک مکان یعنی بھٹی بناؤ پھر اسے اس آگ میں ڈال دو۔انہوں نے اس کیخلاف ایک داؤ کا ارادہ کرنا چاہا مگر ہم نے ان کو نیچا دکھا دیا۔ابراہیمؑ نے کہا میں اپنے رب کی طرف جاتا ہوں وہی میری رہنمائی کرے گا۔ اے میرے رب مجھے صالحین میں سے کر۔ پھر ہم نے اس کو ایک بردبار غلام کی خوشخبری دی۔پھر جب وہ اس کے ساتھ دوڑنے کے قابل ہو گیا تو ابراہیمؑ نے اس سے کہا۔کہ اے میرے بیٹے میں نے خواب میں دیکھا ہے۔کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں بس تیری کیا رائے ہے اس نے کہا اے میرے ابا جان آپ کو حکم ملا ہے اسے کر ڈالیے اور آپ انشاءاللہ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔پھر جب دونوں نے مان لیا۔اور باپ نے اس کو پیشانی کے بل لٹایا تو ہم نے اس کو پکارا ۔کہ اے ابراہیمؑ تو نے خواب سچ کر دکھایا بے شک ہم اسی طرح احسان کرنے والوں بدلہ دیا کرتے ہیں۔بے شک یہ ایک بہت واضح آزمائش تھی۔اور ہم نے اس کے بدلے میں ایک بڑی قربانی دی۔اور پیچھے آنے والوں پر اس کو باقی رکھا۔ابراہیمؑ پر سلام ہو۔اسی طرح ہم احسان کرنے والوں کو بدلہ دیا کرتے ہیں۔بیشک وہ ہمارے مومن غلاموں میں سے تھا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت نوحؑ کا طرزِ عمل بتایا گیا ہے کہ وہ بھی حضرت ابراہیمؑ کے طریقے پر چلنے والا تھا۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ کی فرمابرداری وغلامی اپنی انتہا پر نظر آتی ہے اس لیے ان پر سلام بھیجا گیا ہے۔ان کو احسان کرنے والا کہا گیا ہے۔
رسولوں کا طرزِ عمل دیکھنے کے لیے ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی کتاب موجود ہے اگر ہم قرآن پاک کی اطاعت کریں گے اور فرقوں میں نہیں پڑیں گے تو اللہ تعالیٰ ہماری فرمابرداری اور غلامی سے ہی محبت کرتا ہے اور ہم سے یہی چاہتا ہے تا کہ اللہ تعالیٰ ہم پر بھی اپنا فضل کرے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں حضرت ابراہیم کا طرزِ عمل کھول کھول کر بتایا گیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فرمابردار تھے۔ہم یہ فرمابرداری صرف قرآن پاک میں غور کر کے اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کر کے اللہ تعالیٰ کے مخلص غلام بن سکتے ہیں۔یہی رسولؐ کا طرزِ عمل تھا۔اور تمام انبیا کا بھی۔

سورہ شوریٰ۔آیت 21۔پارہ نمبر 25

کیا یہ لوگ کچھ ایسے اللہ کے شریک رکھتے ہیں جنہوں نے ان کی دین کی نوعیت رکھنے والا ایسی شرع یعنی طریقہ مقرر کر دیا ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی ہے اگر فیصلے کی بات طے نہ ہو گی ہوتی تو ان کا فیصلہ کر دیا جاتا اور بے شک ظالموں کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں ظالموں یعنی فرقہ پرستوں کی بات ہو رہی ہے کہ کیا یہ لوگ کچھ ایسے اللہ تعالیٰ کے شریک رکھتے ہیں جنہوں نے دین کا ایسا طریقہ مقرر کیا ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی۔اگر قیامت والا دن مقرر نہ ہوتا تو ان لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا بے شک ظالموں کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔

خواتین وحضرات!

کیا اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرقے بنانے کی اجازت دی ہے۔آپ کا جواب ہے۔کہ اللہ تعالیٰ نے ہرگز اجازت نہیں دی ہے۔تو پھر میرا سوال ہے۔کہ پھر ہم

فرقوں میں کیوں بٹے ہوئے ہیں۔کیا جن لوگوں نے فرقے بنائے ہیں۔وہ اللہ تعالیٰ کے شریک رکھتے ہیں۔جن کی بات وہ مان رہے ہیں۔

سورہ ذخرف۔آیت 26 تا 28۔پارہ نمبر 25

اور جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا تھا کہ جن کی تم غلامی کرتے ہو میں ان سے بیزار ہوں۔سوائے اُس ذات کے جس نے مجھے پیدا کیا تو بیشک وہی میری رہنمائی کرے گا۔اور ابراہیمؑ یہی بات اپنے پیچھے اپنی اولاد میں چھوڑ گیا تا کہ وہ اُس کی طرف رجوع کریں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ کا طرزِ عمل دکھایا گیا ہے۔اور وہ قیامت تک آنے والے لوگوں میں صرف ایک بات کو چھوڑ گیا ہے۔کہ جن کی تم غلامی کرتے ہو میں ان سے بیزار ہوں۔سوائے اُس ذات کے جس نے مجھے پیدا کیا تو بیشک وہی میری رہنمائی کرے گا۔اور ابراہیمؑ یہی بات اپنے پیچھے اپنی اولاد میں چھوڑ گیا تا کہ لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں۔

خواتین وحضرات!

اس بات کو نوٹ کریں یعنی اس کلمے کو نوٹ کریں۔کہ جن کی تم غلامی کرتے ہو میں ان سے بیزار ہوں۔سوائے اُس ذات کے جس نے مجھے پیدا کیا ہے وہی میری رہنمائی کرے گا۔یعنی وہی میری ہدایت کرے گا۔

اور قیامت تک آنے والے لوگ اس بات کی اطاعت کرنے والے لوگ ابراہیمؑ کے طرزِ عمل کی اطاعت کرنے والے ہوں گے۔ وہ اللہ تعالیٰ سے رجوع کرنے والے ہوں گے۔ہمارا رابطہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ قرآن پاک کے ذریعے ہی ممکن ہے کیونکہ یہ ہماری رہنمائی ہے۔ہدایت ہے۔لہٰذا ہمیں اس سے رجوع کرنا چاہیے۔یاد رہے کہ یہی نبی ﷺ کا طرزِ عمل بھی تھا۔کہ وہ بھی قرآن پاک کی اطاعت کرنے والے تھے۔یعنی اللہ تعالیٰ سے رجوع رہتے تھے۔

سورہ الجاثیہ۔آیت 16 تا 20۔پارہ نمبر 25

اور بے شک ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب اور نبوت اور حکومت دی۔اور ان کو پاکیزہ رزق عطاء کیا اور ان کو تمام جہان والوں پر فضلیت دی۔اور ہم نے ان کو دین کے واضح احکام دیے۔پھر انہوں نے علم یعنی تورات آجانے کے بعد آپس کی ضد کی وجہ سے اختلاف کیا۔بے شک آپ کا رب ان کے درمیان قیامت کے دن جن باتوں میں اختلاف کرتے تھے فیصلہ کردے گا پھر ہم نے آپ کو شریعت یعنی خاص طریقے کے احکام دیے بس آپؐ اس کی اطاعت کرتے رہیں اور ان لوگوں کو خواہش کی اطاعت نہ کریں جو علم نہیں رکھتے بے شک وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے آپ کے کچھ بھی کام نہیں آئیں گے اور بلاشبہ ظالم لوگ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور اللہ تعالیٰ پرہیزکاروں کا دوست ہے۔یہ قرآن لوگوں کے لیے آنکھیں ہے۔اور جو لوگ اس پر یقین رکھتے ہیں ان کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں دین کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کی گئی ہے کہ بنی اسرائیل نے تورات میں اختلاف کیا۔یعنی اللہ تعالیٰ کے علم میں اختلاف کیا اب یہ قرآن پاک ہمارے لیے شریعت یعنی یعنی اللہ تعالیٰ کے خاص احکام لائی ہے اس قرآن کی اطاعت کریں اور ان لوگوں کے خواہش کی اطاعت نہ کریں جو قرآن پاک کا علم نہیں رکھتے بے شک وہ اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں آپ کے کچھ بھی کام نہیں آئیں گے۔ ظالم یعنی فرقہ پرست ایک دوسرے کے دوست ہیں۔اور پرہیزگاروں کا دوست اللہ تعالیٰ ہے جو قرآن کو ہدایت اور رحمت سمجھتے ہیں ان لوگوں کا نام پرہیزگار ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا ولی ہے۔یعنی دوست ہے۔

سورہ زمر۔آیات 11 تا 20۔پارہ نمبر 23

آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ بیشک مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کیلئے دین کو خالص رکھتے ہوئے صرف اُس کی غلامی کروں۔اور مجھے یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ سب سے پہلے میں خود فرمابردار بنوں۔آپ کہہ دیجئے کہ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے ایک بڑے دن کے عذاب کا خوف ہے۔آپ کہہ دیجئے کہ میں تو دین کو خالص رکھتے ہوئے صرف اللہ تعالیٰ کی غلامی کروں گا تم اس کے سوا جس کی چاہو غلامی کرو۔آپ کہہ دیجئے کہ نقصان میں تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو اور

اپنے گھر والوں کو قیامت کے دن نقصان میں ڈال دیا سنو یہ بہت واضح نقصان ہے۔ان کے اوپر بھی آگ کے بادل ہونگے اور نیچے بھی آگ کے بادل ہونگے ۔ یہ وہ عذاب ہے جس سے اللہ تعالیٰ اپنے غلاموں کو ڈراتا ہے۔اے میرے غلاموں تم مجھ ہی سے ڈرتے رہو۔ اور جولوگ طاغوت کی غلامی کرنے سے بچتے رہے۔اور اللہ تعالیٰ سے رجوع رہے۔انہی کیلئے خوشخبری ہے میرے غلاموں کو خوشخبری سنا دیجئے جو کلام الٰہی کو توجہ سے سنتے ہیں پھر اس کی اعلیٰ باتوں کی اطاعت کرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور یہی وہ لوگ ہیں ۔جو عقلمند ہیں۔پھر کیا جس پر عذاب سچا ثابت ہو جائے۔پھر کیا آپ ﷺ اُسے آگ سے نکال سکتے ہیں ۔لیکن جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے رہے۔ان کے لیے ایسے بالا خانے ہیں جن کے اوپر منزلیں بنی ہوئی ہیں۔ان کے نیچے نہریں چلتی ہوں گی ۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں رسول ﷺ کا ایک مکمل خطاب ہے۔پھر اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔جو قیامت تک آنیوالے لوگوں کے نام ہے۔

ان آیات میں نبی کریمؐ اپنا طرز عمل بتا رہے ہیں۔ان آیات کو غور سے بار بار پڑھیں ان میں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی غلامی اور فرمابرداری کا حکم ہے جو صرف قرآن پاک کے ذریعے ہی ممکن ہے۔طاغوت اس چیز کو کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کسی اور کی غلامی کی جائے چاہے وہ فرقے ہوں بت ہوں یا لوگ ہوں۔

سورہ شوریٰ۔آیت 13 تا 18۔پارہ نمبر 25

اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے وہی دین کا طریقہ مقرر کیا ہے جس کی وصیت اس نے نوحؑ کو کی تھی۔اور جو ہم نے آپ ﷺ کو وحی کیا ہے اور جس کی وصیت ہم نے ابراہیمؑ موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو کی تھی ۔کہ تم دین کو قائم رکھنا اور اس میں فرقہ نہ بنانا یہی بات ان مشرکین کو ناگوار ہے۔جس کی طرف آپ ﷺ بلاتے ہیں۔اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے منتخب فرماتا ہے۔اور ہر انسان جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔اس کو اپنی طرف آنے کی ہدایت دیتا ہے۔انہوں نے اس کے بعد فرقے بنائے جب ان کے پاس علم پہنچ چکا تھا۔ایسا صرف آپس کی ضد کی وجہ سے ہوا۔اور اگر ایک مقررہ وقت تک کیلئے ایک بات آپ کے رب کی طرف سے طے نہ ہوتی تو ان کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا بے شک وہ لوگ جن کو ان کے بعد کتاب کا وارث بنایا گیا وہ اس کی طرف سے شک میں اور تذبذب میں پڑے ہیں بس آپ ﷺ اس کی یعنی قرآن پاک کی طرف بلاتے رہیے۔اور اس طرح قائم رہیے۔ جیسا کہ آپ کو حکم ملا اور ان کے خواہشوں کی اطاعت نہ کیجئے اور کہہ دیجیے کہ میں تو ہر کتاب پر جو اللہ تعالیٰ نے نازل کی ہے ایمان رکھتا ہوں اور مجھے اس کا حکم دیا گیا ہے کہ تمہارے درمیان انصاف کروں اللہ تعالیٰ ہی ہمارا اور تمہارا رب ہے ہمارے لیے ہمارے اعمال تمہارے لیے تمہارے اعمال۔ ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی جھگڑا نہیں ہے اللہ تعالیٰ ہی ہم سب کو جمع کرے گا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگرتے ہیں اس کے بعد کہ اس کو مان لیا گیا ہے۔ان کی دلیل اللہ تعالیٰ کے نزدیک فضول ہے۔اور ان پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے اور ان کے لیے سخت عذاب ہے۔اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے سچائی کے ساتھ کتاب نازل کی اور میزان بھی۔ اور تجھے کیا معلوم کہ شاید قیامت قریب ہی ہو۔اور جو لوگ اس پر ایمان نہیں رکھتے اس کیلئے جلدی مچاتے ہیں اور وہ لوگ ایمان رکھتے ہیں وہ اس سے ڈرتے ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ بیشک وہ سچ ہے یاد رکھو جو لوگ قیامت کے آنے میں جھگڑتے ہیں وہ بڑی دور کی گمراہی میں پڑے ہیں۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں دین میں فرقہ بنانے والوں کو مشرک کہا گیا ہے۔ان آیات میں بتایا گیا ہے کہ جو دین کا طریقہ یعنی شرع قرآن پاک میں بیان کیا گیا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ کی غلامی اور فرمابرداری کرو اور فرقہ نہیں بنانا۔یہی دین پہلے تمام رسولوں کو بھی وحی کے ذریعے بھیجا گیا مگر جو لوگ مشرک ہوتے ہیں ان کو یہ کام بڑا مشکل لگتا ہے۔جس کی طرف رسول ﷺ انہیں بلاتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں لوگوں کا رویہ دکھایا گیا ہے جیسے لوگ پہلے تھے آج بھی لوگ قرآن پاک کی طرف سے شک اور تذبذب میں مبتلا ہیں۔آپؐ کو حکم دیا گیا ہے کہ بس لوگوں کو قرآن پاک کی طرف بلاتے رہیے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں بتایا گیا ہے۔کہ رسول ﷺ اوران کی اطاعت کرنے والے صرف اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہوتے ہیں۔

سورہ آل عمران۔آیات 19 تا 20۔پارہ نمبر 3

اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف دین اسلام ہے اوران لوگوں نے جنہیں کتاب دی گئی تھی۔علم آجانے کے بعد جو اختلاف کیا تو اس کی وجہ محض ان کی باہمی ضد تھی۔ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی آیات سے کفر کرتا ہے تو بیشک اللہ تعالیٰ اس کا جلد حساب لینے والا ہے پھر اگر آپؐ کے ساتھ یہ جھگڑا کریں تو آپؐ کہہ دیجئے کہ میں نے تو اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری میں جھکا دیا ہے۔اور میرے اطاعت گزاروں نے بھی۔آپؐ کتاب والوں اوران پڑھوں سے پوچھئے کہ کیا تم بھی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بنتے ہو اگر وہ فرمابردار بن جائیں تو انہوں نے ہدایت پالی اوراگر پھر جائیں تو آپؐ پر پیغام پہنچادینے کی ذمہ داری ہے اوراللہ تعالیٰ اپنے غلاموں کو خوب دیکھ رہا ہے۔

خواتین وحضرات

ان آایات میں رسول ﷺ کا خطاب ہے۔جو قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔رسول ﷺ اپنا دین سکھا رہے ہیں۔قرآن پاک کا علم آنے کے بعد کفر کرنا یعنی فرقے بنانے کی وجہ صرف لوگوں کی ضد بازی ہے۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کے علم کو دین اسلام کہہ رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف دین اسلام ہے اسلام کہتے ہیں فرمابرداری کو یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہی دین ہے۔نبی کریمؐ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری اختیار کرلی ہے اور میری اطاعت کرنے والوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری اختیار کرلی ہے۔آپؐ قیامت تک آنے والے تمام لوگوں سے پوچھتے ہیں کہ کیا تم بھی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بنتے ہو اگر وہ اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بن گئے یعنی قرآن پاک کی فرمابرداری اختیار کرلی۔توانہوں نے بھی ہدایت پالی،اگر وہ پھر جائیں تو آپؐ پر پیغام پہنچادینے کی ذمہ داری ہے ۔رسول ﷺ کے اطاعت گزار ایک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنے والے ہوتے ہیں۔کیونکہ رسول ﷺ بھی ایک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرتے ہیں۔جو رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام سے مرتد ہو کر فرقے بنالیں۔تو اللہ تعالیٰ ان کو دیکھ رہا ہے۔

ہم لوگوں نے قرآن پاک آنے کے بعد جو فرقے بنائے ہیں وہ صرف ضد کی وجہ سے بنائے ہیں۔اوراطیع اللہ اوراطیع الرسول کو قرآن پاک سے سمجھا ہی نہیں۔اوراپنے باپ دادا کے راستے کی اطاعت کررہے ہیں۔ان آیات میں رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے وہ لوگ ہیں۔جو اسلام لانے والے ہیں۔یعنی جو اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنے والے ہیں۔رسول ﷺ نے بھی اللہ تعالیٰ کی فربرادری کی۔یہ رسول ﷺ کا دین ہے۔یہی دین رسول ﷺ کے اطاعت گزاروں کا بھی ہے۔یعنی اسلام لانا یعنی مسلم بننا۔۔۔۔۔

اسے کہتے ہیں اطیع اللہ واطیع الرسول ان آیات میں قرآن پاک کی فرمابرداری کرنے والے کو ہدایت حاصل کرنے والا کہا گیا۔

سورہ نحل۔آیت 98 تا 100۔پارہ نمبر 14

بس جب تم قرآن پاک پڑھو تو شیطان نافرمان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ لیا کرو۔بیشک اس کا کوئی زوران لوگوں پر نہیں چلتا جو ایمان لائے اوراپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں اس کا زور صرف ان لوگوں پر چلتا ہے جو شیطان کو دوست بناتے ہیں اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے شریک ٹھہراتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قرآن پاک پڑھنے لگو تو شیطان نافرمان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ لے لیا کرو۔کیونکہ جو لوگ ایمان لائے یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کو سچ سمجھتے اوراس کی اطاعت کرتے ہیں شیطان کا اس پر کوئی بس نہیں چلتا جو اللہ تعالیٰ کو اپنا دوست قرآن پاک کے ذریعے بناتے ہیں۔شیطان کا زور تو ان لوگوں پر چلتا ہے جو شیطان کو دوست بناتے ہیں اوراللہ تعالیٰ کا شریک بناتے ہیں۔ہم لوگ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر فرقہ پرستوں کو اپنا دوست بناتے ہیں۔جب قرآن پڑھتے ہیں تو ساری توجہ مفسر کو دیتے ہیں۔قرآن پاک پڑھتے وقت ہمیں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی تحریر یعنی کلام پر بھروسہ کرنا چاہے۔شیطان شریک نہیں بنانا چاہیے

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں بتایا گیا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اورطرف بلانا شرک ہے۔

سورہ القصص۔آیات 85 تا 86۔پارہ نمبر 20

بے شک جس نے آپ پر یہ قرآن فرض کیا ہے وہ آپ کو ایک انجام کو پہچانے والا ہے آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ میرا رب خوب جانتا ہے کہ کون ہدایت لے کر آیا ہے

اور کون واضح گمراہی میں پڑا ہوا ہے۔آپ کو ہرگز توقع نہ تھی کہ یہ کتاب آپ پر نازل کی جائیگی یہ تو صرف اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہے لہٰذا آپ کافروں کے مددگار نہ بنیے اور ایسا نہ ہونا چاہیے کہ آپ کی طرف اللہ تعالیٰ کی آیات نازل ہونے کے بعد کافر آپ کو ان پر عمل کرنے سے روک دیں۔آپ انہیں اپنے رب کی طرف بلائیں۔اور مشرکوں میں شامل نہ ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کا پیغام قیامت تک اپنے دوستوں کے نام ہے کہ جس نے تم پر یہ قرآن فرض کیا ہے وہ آپ کو ایک انجام کو پہنچانے والا ہے۔ان آیات میں نبی کریم ﷺ سے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آپ کی طرف وحی نازل ہونے کے بعد کافر یعنی فرقہ پرست آپ کو اس پر عمل کرنے سے روک نہ دیں آپ ﷺ ان کو قرآن پاک کی طرف بلاتے رہیے اور شرک کرنے والوں میں شامل نہ ہوں یعنی قرآن کے ساتھ کسی اور چیز کی اطاعت شرک ہے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں بتایا گیا ہے۔کہ اگر رسول بھی شرک کرتے۔تو ان کے اعمال بھی برباد ہو جاتے۔

سورہ زمر۔آیات 65 تا 67۔پارہ 24

اور بے شک آپ ﷺ کی طرف اور آپ سے پہلے جو رسول گزرے ہیں۔ان پر یہی وحی بھیجی گئی۔کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارے اعمال برباد ہو جائیں گے۔اور تم ضرور نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔بلکہ اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو اور شکر گزار غلاموں میں شامل ہو جاؤ۔لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی قدر نہیں کی جیسا کہ اس کی قدر کرنے کا حق ہے قیامت والے دن ساری زمین اس کی مٹھی میں ہوگی اور تمام آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لپٹے ہونگے وہ ان باتوں سے پاک اور بالا تر ہے جو یہ لوگ اس کے شریک ٹھہراتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

یہ آیات فرقہ پرست لوگ بار بار پڑھیں جنہوں نے شفاعت کے عجیب وغریب طریقے لوگوں تک پہنچا رہے ہیں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی حکومت قیامت والے دن ہوگی۔

آئیں اللہ تعالیٰ کی قدر اس طرح کریں کہ قرآن پاک کو اردو میں سمجھیں اللہ تعالیٰ کی باتوں پر غور کریں اس کو سچا سمجھیں اور اطاعت کریں۔یہی آسان دین ہے سیدھا دین ہے اور دین فطرت ہے۔فرقہ والوں نے تو عجیب وغریب دین لوگوں تک پہنچا کر لوگوں کو اللہ تعالیٰ سے دور کر دیا ہے اور ایسے عجیب وغریب دین سے لوگوں کی کمر توڑ کر رکھ دی ہے۔

سورہ البینہ۔آیات 4 تا 8۔پارہ 30

اور وہ لوگ جن کو کتاب دی گئی تھی۔یعنی قرآن پاک دیا گیا تھا۔ انہوں نے واضح دلیل آجانے کے بعد فرقے بنائے اور انہیں صرف یہ حکم دیا گیا تھا کہ دین کو اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کرتے ہوئے صرف اس کی غلامی کریں یکسو ہو کر اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور یہی درست دین ہے۔بے شک جو لوگ کتاب والوں میں سے اور مشرکوں میں سے کافر ہوئے۔وہ مشرکین دوزخ کی آگ میں ہمیشہ رہیں گے یہی لوگ بدترین مخلوق ہیں۔

بلاشبہ جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے یہ لوگ بہترین مخلوق ہیں۔ان کا بدلہ ان کے رب کے پاس ہمیشہ رہنے والے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوئے اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو جائیں گے یہ بدلہ ہے اس کے لیے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں دو قسم کے لوگ دکھائے گئے ہیں ایک قسم ان لوگوں کی ہے جو بہترین مخلوق ہے دوسری قسم بدترین مخلوق کی ہے۔

بہترین مخلوق وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں فرقہ نہیں بناتے جو خالص اللہ تعالیٰ کی غلامی کرتے ہیں۔نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں یہ ایمان والے یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کو سچ ماننے اور ان کی اطاعت کرنے والے ہوتے ہیں یہ جنت والے لوگ ہیں اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو گئے۔اور بدترین مخلوق وہ ہیں جنہیں واضح دلیل یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب ملی مگر انہوں نے فرقے بنا لیے یہ بدترین مخلوق ہے جو جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔یعنی مشرک اور کافر بن گئے۔

سورہ نساء۔ آیات 26 تا 28۔ پارہ 5

اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہارے لیے ان راستوں کو واضح کرے اور ان لوگوں کے طریقے دکھا دے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ اور تمہاری توبہ قبول کریں۔ اللہ تعالیٰ جاننے والا حکمت والا ہے اور وہ لوگ جو اپنی خواہشات کی اطاعت کرتے ہیں۔
چاہتے ہیں کہ تم بھی مرتد ہو کر دور جا پڑو۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم سے بوجھ کو ہلکا کرے اور انسان کو کمزور پیدا کیا گیا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں پیغمبروں کے طریقوں اور راستوں کو واضح کر کے ہمیں راستہ دکھا دیا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہماری توبہ قبول کرنا چاہتا ہے مگر جو لوگ اپنی خواہشات کی اطاعت کرتے ہیں اور فرقے بناتے ہیں وہ ہمیں قرآن پاک سے مرتد کرنا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کے ذریعے انسان سے بوجھ کم کرتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ آج فرقہ پرستوں نے ہماری کمر بوجھ سے توڑ دی ہے وہ اپنی خواہشات کی اطاعت چاہتے ہیں اور ہم ایک دوسرے کے دشمن بن چکے ہیں اس کی وجہ قرآن پاک سے دوری ہے۔

سورہ مریم آیات 42 تا 45 پارہ 16

جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ سے کہا۔ اے میرے ابا آپ ایسی چیزوں کی غلامی کیوں کرتے ہیں۔ جو نہ دیکھتی ہیں۔ نہ سنتی ہیں۔ اور نہ تمھارے کچھ کام آسکتی ہیں۔ اے میرے ابا بیشک میرے پاس وہ علم آیا ہے۔ جو آپ کے پاس نہیں آیا ہے۔ بس تم میری اطاعت کرو۔ میں آپ کو سیدھا راستہ دکھاؤں گا۔ اے میرے ابا شیطان کی غلامی نہ کرو۔ بیشک شیطان تو رحمان کا نافرمان ہے۔ اے میرے ابا بے شک میں ڈرتا ہوں۔ کہ کہیں رحمان کی طرف سے آپ پر عذاب نہ نازل ہو جائے۔ پھر آپ شیطان کے ولی بن جائیں گے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ ابراہیمؑ اپنے والد سے کہتے ہیں۔ کہ آپ ایسی چیزوں کی غلامی کیوں کرتے ہیں۔ جو آپ کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ میرے پاس وہ علم آیا ہے۔ جو آپ کے پاس نہیں آیا ہے۔ بس تم میری اطاعت کرو۔ میں آپ کو سیدھا راستہ دکھاؤں گا۔ اے میرے ابا شیطان کی غلامی نہ کرو۔ بیشک شیطان تو رحمان کا نافرمان ہے۔ اے میرے ابا بے شک میں ڈرتا ہوں۔ کہ کہیں رحمان کی طرف سے آپ پر عذاب نہ نازل ہو جائے۔ پھر آپ شیطان کے ولی بن جائیں گے۔

سورہ انعام آیات 74 تا 83 پارہ 7

اور اس طرح ہم ابراہیمؑ کو آسمانوں اور زمین کی حکومت دکھا رہے تھے۔ تا کہ وہ یقین کرنے والوں میں سے ہو جائے۔ پھر جب اس پر رات کی تاریکی چھا گئی۔ تو اس نے ایک چمکتا ہوا ستارہ دیکھا۔ تو کہا۔ یہ میرا رب ہے۔ پھر جب وہ غائب ہوا تو کہا میں زوال پا جانے والوں کو پسند نہیں کرتا پھر جب اُس نے چاند کو چمکتا دیکھا۔ تو کہا یہ میرا رب ہے۔ پھر جب وہ غائب ہو گیا تو کہا کہ اگر میرے رب نے مجھے ہدایت نہ کی تو میں گمراہ لوگوں میں سے ہو جاؤں گا۔ پھر جب اُس نے جگمگاتا ہوا سورج دیکھا تو کہا یہ میرا رب ہے۔ یہ سب سے بڑا ہے۔ پھر جب وہ غروب ہو گیا۔ تو کہا۔ اے میری قوم میں بے زار ہوں۔ جنہیں تم شریک کرتے ہو۔
میں نے اپنا چہرہ اس ذات کی طرف کر لیا ہے۔ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے۔ اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ اور اسکی قوم اس سے جھگڑنے لگی۔ تو اُسنے کہا۔ کیا تم مجھ سے اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑا کرتے ہو۔ حالانکہ وہ مجھے ہدایت دے چکا ہے۔ اور میں ان چیزوں سے نہیں ڈرتا۔ جن کو تم اسکا شریک ٹھہراتے ہو۔ مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ کچھ چاہے۔ میرے رب کا علم ہر چیز پر چھایا ہوا ہے۔ پھر کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے۔ اور میں اُنسے کیسے ڈروں جن کو تم شریک ٹھہراتے ہو۔ حالانکہ تم اس بات سے نہیں ڈرتے۔ کہ تم نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اُنکو شریک ٹھہراتے ہو۔۔ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے تم پر کوئی دلیل نہیں نازل کی۔
بس دونوں فریقوں میں سے زیادہ امن کا کون حقدار ہے۔ اگر تم علم رکھتے ہو۔ وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان میں ظلم کو شامل نہیں کیا۔ انہی کے لیے امن ہے۔ اور یہی ہدایت پر ہیں۔ یہ ہماری دلیل تھی۔ جو ہم نے ابراہیم کو ان کے قوم کے خلاف دی تھی۔ ہم جس کو چاہیں اسکے درجات بلند کر دیتے ہیں۔ بیشک تمھارا رب حکمت والا علم والا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت ابراہیم کی اُن کیفیات کو بیان کیا گیا ہے۔ جب وہ کتاب سے نہیں نوازے گئے تھے۔ بعد والی گفتگو کتاب کی ہدایت حاصل کرنے کے بعد

کی ہے۔

پہلے وہ جس بہترین چیز کو دیکھتے۔اس کے بارے میں گمان کرتے کہ شائد وہ خدا ہے۔اللہ تعالیٰ کہتے ہیں۔کہ اس طرح اللہ تعالیٰ انکو اپنی بادشاہی کی طرف متوجہ کرتے تھے۔ہر چیز غائب ہوجاتی۔تو وہ بے چین ہوجاتے۔اور کہنے لگے۔کہ اگر میرے رب نے میری ہدایت نہ کی۔تو میں گمراہ ہوجاؤں گا۔یعنی بے خبر رہ جاؤں گا۔یہ تھی وہ بے چین کیفیت ۔جس کو اللہ تعالیٰ نے اس طرح چین دیا۔کہ ان کو ہدایت یعنی کتاب دی۔اور ان کو دلیل دی کہ کیا میں تمھارے اُن خودساختہ خداؤں سے ڈروں۔جنکے لیے اللہ تعالیٰ نے کوئی دلیل نازل نہیں کی۔

اللہ تعالیٰ کی بات دلیل ہوتی ہے۔کیونکہ وہ ہمارا مالک ہے۔لوگوں کی باتیں دلیل اور حجت نہیں ہوتی۔کیونکہ وہ خدا نہیں ہوتے۔نہ خدا کے شریک ہوتے ہیں۔شریک کا مطلب ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے جیسی کوئی چیز نہیں بنائی ہوتی۔نہ ان میں اللہ تعالیٰ کی طرح کوئی کوالٹی ہوتی ہے۔اور جو لوگ اپنے ایمان میں میں ظلم یعنی نافرمانی کی ملاوٹ نہ کریں ۔تو ان کے لیے امن ہے۔

خواتین وحضرات

ایمان کا مطلب سورہ محمد کی دو تا تین آیات کے مطابق یہ ہے ۔جو کچھ محمد ﷺ پر نازل ہوا۔اسکو سچ سمجھنا اور اس کی اطاعت کرنا۔اگر ہم قرآن پاک کیساتھ کسی اور چیز کی اطاعت کریں گے۔تو یہ ایمان کے ساتھ ظلم کی آمیزش ہوگی۔

اسی طرح اگر وہ لوگ ابرہیم پر نازل ہونے والی کتاب کے ساتھ کسی اور چیز کی اطاعت کرتے۔تو یہ اُن کے ایمان میں ظلم یعنی فرمانی کی آمیزش ہوتی۔اگر وہ ظلم کی آمیزش نہ کرتے ۔تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہی سلامت رہنے والے لوگ ہیں۔

خواتین وحضرات

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کرنے والی ہوں۔ان آیات میں بتایا گیا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ ہر دور میں سیدھے راستے کی ہدایت کے لیے اپنی کتاب دیتے ہیں۔

سورہ انعام آیات 84 تا 92 پارہ 7

اور ہم نے اس کو اسحاق اور یعقوب عطا کیے۔ہم نے ان سب کو ہدایت دی۔یعنی کتاب دی۔اور ان سے پہلے ہم نے نوح کو ہدایت دی تھی۔یعنی کتاب دی تھی۔اور انکی اُولاد میں داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون کو بھی ہدایت دی۔یعنی کتاب دی۔اور اس طرح ہم احسان کرنے والوں کو بدلہ دیتے ہیں۔اور زکریا اور یحیٰ اور عیسیٰ اور الیاس اور لوط کو ہدایت دی۔یعنی کتاب دی۔اور ان سب کو ہم نے تمام جہان والوں پر فضیلت دی۔اور ان کے باپ دادا اور اولاد اور بھائیوں میں سے بعض کو ہم نے چن لیا ۔اور ان کو سیدھے راستے کی ہدایت دی۔یہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے۔وہ جسے چاہے اس کے زریعے ہدایت دیتا ہے۔اور اگر یہ لوگ شرک کرتے تو ان کے اعمال ضائع ہوجاتے یہی وہ لوگ ہیں۔جن کو ہم نے کتاب حکمت اور نبوت عطا کی۔بس اگر یہ اس کا کفر کریں۔تو ہم نے ان پر ایسے لوگ مقرر کردیے ہیں جو اس سے کفر نہیں کرتے ہیں۔

تو یہی لوگ ہیں۔جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی تو آپ ﷺ بھی ان کی ہدایت اختیار کیجیے۔کہہ دو کہ میں تم سے اس پر کوئی اجر نہیں مانگتا۔یہ تو تمام جہان والوں کے لیے نصیحت ہے۔لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی قدر نہ کی جس طرح قدر کرنے کا حق ہے۔جب انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی انسان پر کچھ نازل کیا۔تو کہہ دو۔کہ کس نے وہ کتاب نازل کی تھی جو موسیٰ پر نازل کی گئی تھی۔جو موسیٰ لے کر آئے تھے۔جو لوگوں کے لیے روشنی اور ہدایت تھی۔جس کو تم نے الگ الگ ورق بنا دیا ہے۔تم انہیں ظاہر کرتے ہو۔اور اس کا بہت سا حصہ چھپا جاتے ہو۔اور تمھیں بہت سی باتوں کا علم سکھایا گیا ہے۔جو تم نہ جانتے تھے۔ اور نہ تمھارے باپ دادا۔کہہ دو۔اللہ تعالیٰ نے نازل کی تھی۔پھر انہیں چھوڑ دیں کہ وہ اپنے مشغلوں میں میں کھیلتے رہیں۔اور یہ قرآن پاک ایک بڑی برکت والی کتاب ہے۔تاکہ آپ مکہ والوں اور آس پاس کے رہنے والوں کو خبردار کریں ۔اور وہ لوگ جو اس پر ایمان لاتے ہیں۔اور اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں بہت سے رسولوں کا زکر کیا گیا۔جن کو ہدایت یعنی کتاب دی گئی۔حضور ﷺ کو بھی ان کے راستے پر چلنے کا حکم دیا گیا۔اور اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کو حکم دیا۔کہ کہہ دو کہ یہ قرآن پاک تمام جہان والوں کے لیے نصیحت ہے۔

اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ لوگوں نے میری اس طرح قدر نہیں کی جس طرح کرنا چاہیے تھی۔موسیٰ کی کتاب کو کچھ دکھایا جاتا ہے۔اور زیادہ چھپایا جاتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی بات کرتے ہیں۔کہ آپ ﷺ اس قرآن پاک کے زریعے لوگوں کو خبردار کریں ۔

خواتین وحضرات

اب آپ کے سامنے جوآیات پیش کرنے والی ہوں۔ان آیات میں بتایا گیا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ ہر دور میں سیدھے راستے کی ہدایت کے لیے اپنی کتاب دی۔اور پھر اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنی اجازت سے سیدھے راستے کی ہدایت دے دیتا ہے۔

سورہ البقرہ۔آیت 213۔پارہ 2

سب لوگ ایک ہی امت تھے۔پھر اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو بھیجا جو خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے تھے ان انبیاء کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے سچی کتابیں بھی نازل کیں تا کہ لوگوں کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کر دیں جس میں وہ اختلاف رکھتے تھے اور یہ اختلاف کرنے والے صرف وہی لوگ تھے جنہیں کتاب ملی تھی اور انہیں واضح دلائل مل چکے تھے انہوں نے صرف آپس کی ضد کی وجہ سے اختلاف کیا۔پس اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کی اُس سچ میں ہدایت کی جس میں وہ اختلاف کررہے تھے اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنی اجازت سے سیدھے راستے کی ہدایت دے دیتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب لوگوں میں اختلاف حد سے بڑھ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ خوشخبری والے اور ڈرانے والے یعنی رسول بھیجتے ہیں ۔جو اللہ تعالیٰ کی کتاب لوگوں کو پہنچاتے ہیں اور اس سچی کتاب کے ذریعے وہ لوگوں کے اختلاف دور کرتے ہیں اور اس سچی کتاب کے ذریعے ایمان والوں کو راہنمائی مل جاتی ہے سیدھا راستہ مل جاتا ہے جن باتوں میں وہ اختلاف کررہے ہوتے ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے۔ اپنی اجازت سے سیدھے راستے کی ہدایت دے دیتا ہے۔

خواتین وحضرات

اب آپ کے سامنے جوآیات پیش کرنے والی ہوں۔ان آیات میں بتایا گیا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ صرف قرآن پاک کے ذریعے سیدھے راستے کی ہدایت کی اجازت دیتا ہے

سورہ مائدہ۔آیات 15 تا 16۔پارہ 6

اے کتاب والو! تمہارے پاس ہمارا رسول آچکا ہے جو تمہاری ان بہت سی باتوں کی وضاحت کر دیتا ہے جن کو تم کتاب میں سے چھپا جاتے ہو اور بہت سی باتوں کو چھوڑ بھی دیتا ہے اب تمہارے پاس اللہ کی طرف سے روشنی اور واضح کتاب آچکی ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ہدایت دیتا ہے۔ جو اس کی رضا کی اطاعت کرتے ہیں انہیں سلامتی کے راستے کی ہدایت دیتا ہے۔اور اپنی اجازت سے اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتا ہے۔اور سیدھے راستے کی طرف ہدایت کر دیتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو روشنی اور واضح کتاب کہا جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ لوگوں کو سلامتی کے راستے دکھاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی اطاعت کرتے ہیں۔ایسے ہی لوگوں کو اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی روشنی دکھاتا ہے۔اس طرح اللہ تعالیٰ کی اجازت سے لوگ اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آکر اللہ تعالیٰ کے سیدھے راستے کی ہدایت حاصل کر لیتے ہیں۔

آپ نے دیکھا

کہ اللہ تعالیٰ کی اجازت یہ ہے۔کہ قرآن پاک کے ذریعے لوگ اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آکر اللہ تعالیٰ کے سیدھے راستے کی ہدایت حاصل کریں۔

خواتین وحضرات

اب آپ کے سامنے جوآیات پیش کرنے والی ہوں۔ان آیات میں بتایا گیا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کے علاوہ اور کسی دین کی اجازت نہیں دیتا ہے۔

سورہ شوریٰ۔آیت 21۔پارہ نمبر 25

کیا یہ لوگ کچھ ایسے اللہ کے شریک رکھتے ہیں جنہوں نے ان کی دین کی نوعیت رکھنے والا ایسی شرع یعنی طریقہ مقرر کر دیا ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی ہے اگر فیصلے کی بات طے نہ ہوگی ہوتی تو ان کا فیصلہ کر دیا جاتا اور بے شک ظالموں کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں ظالموں یعنی فرقہ پرستوں کی بات ہورہی ہے کہ کیا یہ لوگ کچھ ایسے اللہ تعالیٰ کے شریک رکھتے ہیں جنہوں نے دین کا ایسا طریقہ مقرر کیا ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی۔ اگر قیامت والا دن مقرر نہ ہوتا تو ان لوگوں کے درمیان فیصلہ کردیا جاتا بے شک ظالموں کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔

خواتین وحضرات!

کیا اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرقے بنانے کی اجازت دی ہے۔ آپ کا جواب ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ہرگز اجازت نہیں دی ہے۔ بلکہ منع کیا ہے۔ تو پھر میرا سوال ہے۔ کہ پھر ہم فرقوں میں کیوں بٹے ہوئے ہیں۔ اس طرح تو ہمیں سیدھے راستے کی اجازت کبھی نہیں مل سکتی۔

خواتین وحضرات!

اس لیے کہ جن فرقوں کی لوگ غلامیاں کررہے ہیں۔ ان لوگوں نے اپنی ہی شرع ایجاد کرلی ہے۔ جس کی اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کہیں اجازت نہیں دی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اگر فیصلے کی بات طے نہ ہوگی ہوتی تو ان کا فیصلہ کردیا جاتا اور بے شک ظالموں کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔

سورہ انبیاء آیت 48 تا 70 پارہ 17

اور بے شک ہم نے موسیٰ اور ہارون کو سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والی روشنی دی تھی۔ جو پرہیز گاروں کے لیے نصیحت تھی۔ جو لوگ اپنے رب کو بن دیکھے ڈرتے تھے۔ اور وہ قیامت سے بھی ڈرتے تھے۔ اور یہ نصیحت یعنی قرآن بڑا بابرکت ہے۔ جس کو ہم نے نازل کیا ہے۔ پھر کیا تم اس کے نافرمان بنتے ہو۔ اور ہم نے ابرہیمؑ کو ہدایت دی تھی۔ اور ہم اس سے خوب واقف تھے۔ اور جب اس نے اپنے باپ آذر سے کہا۔ کہ یہ کیا بت ہیں۔ جنکی پرستش کے لیے تم بیٹھے ہو۔ انہوں نے کہا۔ کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ان کی غلامی کرتے دیکھا ہے ابراہیمؑ نے کہا۔ کہ تم اور تمھارے باپ دادا واضح گمراہی میں ہیں۔ وہ بولے۔ کیا تم ہمارے پاس سچ لائے ہو۔ یا مذاق کررہے ہو۔ ابرہیمؑ نے کہا۔ بلکہ تمھارا رب وہی ہے جو آسمانوں کا اور زمین کا رب ہے۔ اور میں اس بات پر گواہوں میں سے ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کی قسم جب تم چلے جاؤ گے۔ تو میں ان کے ساتھ ایک چال چلوں گا۔ پھر اس نے ان کے تمام بتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کردیے۔ سوائے بڑے بت کے۔ تاکہ وہ اس کی طرف رجوع کریں۔ انہوں نے کہا کہ کس نے ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ کام کیا ہے۔ بیشک وہ بڑا ظالم ہے۔ وہ بولے۔ کہ ہم نے ایک نوجوان کو ان کا ذکر کرتے سنا ہے۔ جسے ابراہیمؑ کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ اسے لوگوں کے سامنے لاؤ۔ تاکہ لوگ اس کی گواہی دیں۔ وہ بولے۔ اے ابراہیمؑ کیا یہ کام تم نے ہمارے معبودوں کے ساتھ کیا ہے۔ تو اسنے کہا بلکہ ان کے اس بڑے بت نے کیا ہوگا۔ پھر اگر یہ بولتے ہیں۔ تو ان سے پوچھ لو۔ پھر انہوں نے آپس میں رجوع کیا۔ پھر کہنے لگے۔ کہ بیشک تم ہی ظالم ہو۔ پھر انہوں نے اپنے سروں کو جھکالیا۔ کہ تم جانتے ہو۔ کہ یہ باتیں نہیں کرتے۔ حضرت ابراہیمؑ نے کہا۔ پھر کیا تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انکی غلامی کرتے ہو۔ جو تم کو نہ نفع دے سکتے ہیں۔ اور نہ نقصان دے سکتے ہیں۔

افسوس ہے۔ تم پر ان کی جن کی تم اللہ تعالیٰ کے علاوہ غلامی کرتے ہو۔ پھر کیا تم عقل نہیں رکھتے۔ اُنہوں نے کہا اسے آگ میں جلادو۔ اور اپنے معبودوں کی مدد کرو۔ اگر تمھیں کچھ کرنا ہے۔ اور ہم نے کہا۔ اے آگ ٹھنڈی ہوجا اور سلامتی بن جا۔ اور انہوں نے اسے نقصان دینا چاہا۔ مگر ہم نے ان کو نقصان میں ڈال دیا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ بت پرست لوگ حضرت ابراہیم کو ظالم کہہ رہے ہیں۔ یعنی نافرمان۔ مگر اُن کے کہنے سے وہ ظالم نہیں بن جائیں گے بلکہ ظالم وہ ہی ہوگا جسے اللہ تعالیٰ ظالم کہیں گے۔ وہ تو اللہ تعالیٰ کے بہت پیارے رسول ہیں۔ ظالم تو وہ ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر بتوں کی غلامی کرتے ہیں۔ اور واضح گمراہ ہیں۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ ان میں بتایا گیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہی دین اسلام ہے۔

سورہ آل عمران۔ آیات 19 تا 20۔ پارہ نمبر 3

اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف دین اسلام ہے اور ان لوگوں نے جنہیں کتاب دی گئی تھی۔ علم آجانے کے بعد جو اختلاف کیا تو اس کی وجہ محض ان کی باہمی ضد تھی۔ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی آیات سے کفر کرتا ہے تو بیشک اللہ تعالیٰ اس کا جلد حساب لینے والا ہے پھر اگر آپؐ کے ساتھ یہ جھگڑا کریں تو آپؐ کہہ دیجئے کہ میں نے تو اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کی

فرمابرداری میں جھکا دیا ہے۔اور میرے اطاعت گزاروں نے بھی۔آپ کتاب والوں اوران پڑھوں سے پوچھئے کہ کیا تم بھی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بنتے ہو اگر وہ فرمابردار بن جائیں تو انہوں نے ہدایت پالی اور اگر پھر جائیں تو آپؐ پر پیغام پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے غلاموں کو خوب دیکھ رہا ہے۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں رسول ﷺ کا خطاب ہے۔جو قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔رسول ﷺ اپنا دین سکھا رہے ہیں۔قرآن پاک کا علم آنے کے بعد کفر کرنا یعنی فرقے بنانے کی وجہ صرف لوگوں کی ضد بازی ہے۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کے علم کو دین اسلام کہہ رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف دین اسلام ہے اسلام کہتے ہیں فرمابرداری کو یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہی دین ہے۔نبی ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری اختیار کر لی ہے اور میری اطاعت کرنے والوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری اختیار کر لی ہے۔آپؐ قیامت تک آنے والے تمام لوگوں سے پوچھتے ہیں کہ کیا تم بھی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بنتے ہو اگر وہ اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بن گئے یعنی اسلام لے آئے یعنی قرآن پاک کی فرمابرداری اختیار کر لی۔تو انہوں نے بھی ہدایت پالی،اگر وہ پھر جائیں تو آپؐ پر پیغام پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے ۔رسول ﷺ کے اطاعت گزار ایک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنے والے ہوتے ہیں۔کیونکہ رسول ﷺ بھی ایک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرتے ہیں۔جو رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام سے مرتد ہو کر فرقے بنا لیں۔تو اللہ تعالیٰ ان کو دیکھ رہا ہے۔

ہم لوگوں نے قرآن پاک آنے کے بعد جو فرقے بنائے وہ صرف ضد کی وجہ سے بنائے ہیں۔اور اطیع اللہ اور اطیع الرسول کو قرآن پاک سے سمجھا ہی نہیں۔اور اپنے باپ دادا کے راستے کی اطاعت کر رہے ہیں۔ان آیات میں رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے وہ لوگ ہیں۔جو اسلام لانے والے ہیں۔یعنی جو اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنے والے ہیں۔رسول ﷺ نے بھی اللہ تعالیٰ کی فربرداری کی۔یہ رسول ﷺ کا دین ہے۔یہی دین رسول ﷺ کے اطاعت گزاروں کا بھی ہے۔یعنی اسلام لانا یعنی مسلم بننا۔

اور فرقے بنانا رسول ﷺ کے اطاعت گزاروں کا دین ہرگز نہیں ہے۔فرقہ پرست رسول ﷺ کے دین سے پھر چکے ہیں یعنی مرتد ہو چکے ہیں۔اور قرآن پاک میں اختلاف کر کے فرقے بنا کر للہ تعالیٰ کے دین اسلام سے مرتد ہو چکے ہیں۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں بتایا گیا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ اسلام کے سوا کوئی دین قبول نہیں کریں گے۔کفر کرنے والوں یعنی فرقے بنانے والوں پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی لعنت ہے۔

سورہ آل عمرآن آیات 85 تا 91 پارہ 3

اور جو کوئی اسلام کے سوا کوئی اور دین چاہے گا۔تو اُس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا۔اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں ہوگا۔ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کیوں ہدایت دے سکتا ہے۔جنہوں نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا۔حالانکہ وہ خود گواہی دے چکے ہیں۔کہ یہ رسول ﷺ سچ پر ہے۔اور ان کے پاس واضح دلائل بھی آ چکی ہیں۔یعنی قرآن پاک۔اور اللہ تعالیٰ ایسے ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔ایسے لوگوں کا بدلہ یہی ہے۔کہ ان پر اللہ کی لعنت ہو۔فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔وہ اس لعنت میں ہمیشہ رہیں گے ۔ اور نہ ان کے عذاب میں کمی کی جائے گی۔اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔ہاں اس کے بعد جن لوگوں نے توبہ کی اور اپنی اصلاح کر لی۔بے شک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔بے شک جن لوگوں نے کفر کیا۔پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے۔اُن کی توبہ ہرگز قبول نہیں کی جائے گی۔اور یہی لوگ گمراہ ہیں۔بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور اسی حالت میں مر گئے۔اگر کوئی پوری زمین کے برابر سونا فدیہ میں دینا چاہے گا۔تو اُس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔یہی لوگ ہیں۔جن کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔اور ان کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔اور کفر کرنے والے یعنی فرقہ بنانے والے لوگوں کے بارے میں تفصیل سے بات کر رہے ہیں ۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اسلام یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کے سوا کوئی اور دین ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ پھر کفر کرنے والے یعنی فرقہ بنانے والے لوگوں کے بارے میں کہتے ہیں۔کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے رسول ﷺ کے بارے میں گواہی دی۔کہ وہ سچ پر ہے اور ان کے پاس واضح دلائل یعنی قرآن پاک بھی آ گیا۔پھر اس کے باوجود انہوں نے فرقے بنائے۔ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔ وہ اس لعنت میں ہمیشہ رہیں گے۔نہ ان کے عذاب میں کمی کی جائے گی ۔اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔ہاں البتہ ایسا کام کرنے کے بعد جن لوگوں نے دنیا میں توبہ کی اور اپنی اصلاح کر لی۔بے شک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔بے

بے شک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔ بے شک جن لوگوں نے کفر کیا۔ پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے۔ اُن کی توبہ ہرگز قبول نہیں کی جائے گی۔ اور یہی لوگ گمراہ ہیں ۔ بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اوراسی حالت میں مرگئے۔ اگر کوئی پوری زمین کے برابر سونا فدیہ میں دینا چاہے گا۔ تو اُس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ یہی لوگ ہیں۔ جن کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ اوران کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ اور کفر کرنے والے یعنی فرقہ بنانے والے لوگوں کے بارے میں تفصیل سے بات کر رہے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اسلام یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کے سوا کوئی اور دین ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ پھر کفر کرنے والے یعنی فرقہ بنانے والے لوگوں کے بارے میں کہتے ہیں۔ کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے رسول ﷺ کے بارے میں گواہی دی۔ کہ وہ سچ پر ہے اوران کے پاس واضح دلائل یعنی قرآن پاک بھی آگیا۔ پھراس کے باوجود انہوں نے فرقے بنائے۔ ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔ وہ اس لعنت میں ہمیشہ رہیں گے۔ نہ ان کے عذاب میں کمی کی جائے گی ۔ اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔ ہاں البتہ ایسا کام کرنے کے بعد جن لوگوں نے دنیا میں توبہ کی اوراپنی اصلاح کرلی۔ بے شک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔
بے شک جن لوگوں نے کفر کیا۔ یعنی فرقے بنائے پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے۔ یعنی فرقہ واریت میں بڑھتے چلے گئے تو اُن کی توبہ ہرگز قبول نہیں کی جائے گی۔ اور یہی لوگ گمراہ ہیں۔ بے شک جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے اوراسی حالت میں مرگئے۔ اگر کوئی پوری زمین کے برابر سونا فدیہ میں دینا چاہے گا۔ تو اُس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا ۔ یہی لوگ ہیں۔ جن کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ اوران کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔

خواتین وحضرات

ان آیات سے ہم نے جانا کہ فرقے بنانے والے رسول ﷺ کو جھٹلانے والے ہیں۔ اوران آیات سے ہم نے جانا کہ فرقہ بنانے والے گمراہ ہیں۔

خواتین وحضرات

اسلام یا مسلم کا مطلب ہے۔ فرمابرداری یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری۔ فرقے بنانے والے تو اپنے مفسروں اور فرقہ پرستوں کی فرمابرداری کرتے ہیں۔ اوراللہ تعالیٰ کی فرمابرداری نہیں کرتے۔ یعنی قرآن پاک کی فرمابرداری نہیں کرتے۔ اس طرح وہ کافر یعنی نافرمان بن جاتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرقے بنانے سے منع کیا ہے۔ مگر فرقہ پرست اللہ تعالیٰ کے نافرمان بن کر فرقے بناتے ہیں۔ اور کافر بن جاتے ہیں۔ جوان فرقوں کی اطاعت کرے گا۔ وہ بھی کافر ہوگا۔ اور کافر جنت میں نہیں جاسکتا۔ یعنی ایمان لانے کے بعد کفر ہوجائے گا۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ ان میں بتایا گیا ہے۔ کہ رسول ﷺ مسلم تھے۔ اوراس بات کی گواہی دی۔ قیامت تک ان لوگوں کے سامنے جو قرآن پاک کے علم میں جھگڑا کرتے ہیں۔

سورہ آل عمرآن آیات 60 تا 64 پارہ 3

یہ (قرآن) تمھارے رب کی طرف سچ ہے۔ پس آپ شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں۔ پس آپ کے پاس علم آجانے کے بعد بھی لوگ اس کے بارے میں آپ سے جھگڑیں۔ تو کہہ دو کہ ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں۔ تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ۔ ہم اپنی عورتوں کو بلاتے ہیں۔ تم اپنی عورتوں کو بلاؤ۔ اور ہم خود بھی موجود ہیں اور تم بھی موجود رہو۔ پھر اللہ تعالیٰ سے التجا کریں۔ اور جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ بے شک یہی بیان سچا ہے۔ اوراللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے۔ پھر اگر وہ پھر جائیں۔ تو بے شک اللہ تعالیٰ فسادیوں کو جانتا ہے۔ کہہ دو اے کتاب والو۔ ایک بات کی طرف آؤ۔ جو تمھارے اور ہمارے درمیان یکساں ہے۔ کہ ہم اللہ تعالیٰ کی سوا کسی کی غلامی نہ کریں۔ اور نہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کسی اور کو اپنا رب بنائیں۔ اور نہ کسی کو اس کا شریک ٹھہرائیں۔ پھر اگر وہ پھر جائیں۔ تو کہہ دیں۔ کہ گواہ رہو۔ کہ ہم تو فرمابردار ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں رسول ﷺ کی گواہی قیامت تک آنے والے دنیا بھر کے اُن لوگوں کے نام موجود ہے۔ جو قرآن پاک کے علم میں شک کرتے ہیں۔ اور قرآن پاک سے پھر کر فرقے بنالیتے ہیں۔ رسول ﷺ ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرنے والے تھے اوراُسی ایک اللہ تعالیٰ کے فرمابردار تھے۔ اگر لوگ ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی اور فرمابرداری سے پھر جائیں یعنی مرتد ہوجائیں۔ تو ایسے تمام لوگوں کے نام رسول ﷺ کا پیغام اور گواہی موجود ہے۔ کہ ہم تو اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں۔

خواتین وحضرات

ہم بھی کتاب والے ہیں۔یعنی قرآن پاک کا دعویٰ کرنے والے لوگ ہیں۔لہذا ہم بھی کتاب والے ہوئے۔قرآن پاک کی تعلیمات دنیا بھر کے تمام کتاب والوں اور بغیر کتاب والوں سب کے لیے ہیں۔ہماری بدقسمتی ہے۔کہ ہم خود کو کتاب والا نہیں سمجھتے۔اگر کتاب والا سمجھتے۔تو کیا ہر طرف اس طرح کی فرقہ واریت ہوتی۔اس طرح کفر اور شرک ہوتا۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان آیات میں رسول ﷺ قیامت تک آنے والے لوگوں پوچھ رہے ہیں کہ کیا تم مسلم بنتے ہو۔یعنی کیا تم اللہ تعالیٰ کا فرمابردار بنتے ہو۔

سورہ انبیاء آیات 105 تا 109 پارہ 17

اور بیشک ہم نے زبور میں لکھ دیا ہے۔کہ زمین کے وارث ہمارے صالح غلام ہوں گے۔بے شک اس قرآن میں غلامی کرنے والے لوگوں کے لیے پیغام ہے۔اور ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔آپ ﷺ کہہ دو۔کہ بے شک میری طرف یہی وحی کی جاتی ہے۔کہ تمھارا معبود صرف ایک ہی معبود ہے۔پھر تم کیا مسلم بنتے ہو۔پھر اگر وہ پھر جائیں۔تو آپ ﷺ کہہ دو کہ میں نے تم کو یکساں آگاہ کر دیا ہے۔اور مجھے نہیں معلوم کہ جو وعدہ تم سے کیا جاتا ہے۔وہ نزدیک ہے یا دور ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کا پیغام قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔پھر رسول ﷺ کا پیغام قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اور بیشک ہم نے زبور میں لکھ دیا ہے۔کہ زمین کے وارث ہمارے صالح غلام ہوں گے۔بے شک اس قرآن میں غلامی کرنے والے لوگوں کے لیے پیغام ہے۔اور ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔پھر اس کے بعد رسول ﷺ کا خطاب ہے۔آپ ﷺ فرماتے ہیں۔کہ بے شک میری طرف یہی وحی کی جاتی ہے۔کہ تمھارا معبود صرف ایک ہی معبود ہے۔پھر تم کیا فرمابرداری کرنے والے ہو۔پھر اگر لوگ پھر جائیں۔یعنی مرتد ہو جائیں۔تو آپ ﷺ کہہ دو کہ میں نے تم سب کو برابر آگاہ کر دیا ہے۔اور مجھے نہیں معلوم کہ جو وعدہ تم سے کیا جاتا ہے۔وہ نزدیک ہے یا دور ہے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں بتایا گیا ہے۔ایمان سمجھانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے مریم اور فرعون کی بیوی کی مثال دی۔

سورہ تحریم آیات 10 تا 12 پارہ 28

اللہ تعالیٰ کافروں کے لیے نوحؑ کی بیوی اور لوطؑ کی بیوی کی مثال بیان کرتا ہے۔وہ دونوں ہمارے غلاموں میں سے دو صالح غلاموں کے نکاح میں تھیں۔مگر انہوں نے ان سے خیانت کی۔پھر اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کچھ بھی کام نہ آیا۔اور ان عورتوں کو حکم ہوا۔کہ تم دونوں دوزخ میں داخل ہونے والوں کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔اسطرح اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے لیے فرعون کی بیوی کی مثال دیتا ہے۔جب اس نے دعا کی اے میرے رب میرے لیے جنت میں اپنے پاس ایک گھر بنا دے۔اور مجھے فرعون اور اس کے عمل سے بچالے۔اور مجھے ان ظالموں لوگوں سے نجات دے دے اور دوسری مثال مریمؑ بنت عمران کی ہے۔جس نے اپنی عصمت کو محفوظ رکھا ہم نے اس میں اپنی روح پھونک دی۔اس نے اپنے رب کی باتوں کو اور ان کتابوں کو سچا مانا یعنی تصدیق کی۔اور وہ فرمابرداروں میں سے تھیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ کافروں یعنی مختلف فرقہ پرستوں کی مثال دینے کے لیے اللہ تعالیٰ نے دو عورتوں کو منتخب کیا۔دونوں پیغمبروں کی بیویاں تھیں۔مگر یہ رفاقت اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں کے مقابلے کی وجہ سے ان کے کسی کام نہ آسکی۔اور دونوں جہنم میں جائیں گی۔کیونکہ اللہ تعالیٰ کی کتابوں اور باتوں کی نافرمان تھیں۔یعنی کافر تھی یعنی کسی فرقے سے تعلق تھا۔اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو فرعون کی بیوی اور حضرت مریمؑ کی مثال دی۔ایمان کا مطلب ہے۔اللہ تعالیٰ کی باتوں کو سچ سمجھنا اور ان کی اطاعت کرنا۔حضرت آسیہ بھی ایمان والی تھی۔تورات کو سچ مانتی اور اس کی اطاعت کرنے والی تھی۔اور پہلے آنے والی کتابوں کی تصدیق کرنے والی تھی۔ اور حضرت مریم بھی ایمان والی تھی۔کیونکہ اللہ تعالیٰ کے کلام انجیل کو سچ ماننے والی تھی۔اور اسکی اطاعت کرنے والی تھی۔اور پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی تھی۔اور وہ فرمابرداروں

میں سے تھیں۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں ۔ان میں بتایا گیا ہے ۔کہ صرف قرآن پاک کی آیات پر ایمان لانے اور مسلم یعنی فرمابرداری کرنے والے پر قیامت والے دن کوئی غم اور خوف نہیں ہوگا۔

سورہ زخرف آیات 66 تا 69 پارہ 25

جو لوگ قیامت کے انتظار میں ہیں کہ ان پر اچانک آجائے اور ان کو خبر تک نہ ہو۔اس دن سب دوست ایک دوسرے کے دشمن ہونگے۔سوائے پرہیزگاروں کے۔اے میرے غلاموں آج تمہیں کوئی خوف نہیں ہے اور نہ تم غمگین ہوگے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ہماری آیات پر ایمان لائے اور مسلم بن کر رہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قیامت والے دن پرہیزگاروں سے کہے گا اے میرے غلاموں آج تمہیں نہ کوئی خوف ہے اور نہ پریشانی ہوگی یہ وہ لوگ ہیں۔ جو ایمان لائے یعنی جنہوں نے قرآن پاک کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی اور فرمانبردار بن کر رہے۔

آپ نے غور کیا کہ قرآن پاک کے فرمابردار کو مسلم کہا جاتا ہے۔بس ثابت ہوا کہ قرآن پاک کی اطاعت اور فرمابرداری کرنے والے کو ایمان والا کہا جاتا ہے۔ اور پرہیزگار بھی کہا جاتا ہے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں ۔ان میں بتایا گیا ہے۔کہ فرعون مرتے وقت اسلام لایا۔مگر اس کا مرتے وقت کا اسلام قبول نہ ہوا۔کیونکہ اس سے پہلے وہ مسلسل فساد کرتا رہا۔اور اللہ تعالیٰ کا نافرمان تھا۔

سورہ یونس آیات 90 تا 91 پارہ 11

اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے پار کر دیا۔پھر فرعون اور اس کے لشکر نے سرکشی اور زیادتی سے ان کا پیچھا کیا۔یہاں تک کہ فرعون ڈوبنے لگا۔تو اس نے کہا۔کہ میں ایمان لاتا ہوں۔کہ اُس زات کے سوا کوئی معبود نہیں۔جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں۔اور میں فرمابرداروں میں سے ہوں یعنی مسلم ہوں ۔اب ایمان لاتا ہے حالانکہ اس سے پہلے تو نافرمانوں میں سے تھا۔اور فساد کرنے والوں میں سے تھا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا ان آیات میں فرعون ڈوبتے وقت اسلام لا رہا ہے یعنی مسلم بن رہا ہے ۔مگر اس کے ایمان کو اللہ تعالیٰ نے قبول نہیں کیا۔کیونکہ وہ اس سے پہلے اللہ تعالیٰ کا نافرمان تھا۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں ۔ان میں بتایا گیا ہے۔کہ فرعون کے دربار میں جادوگر اسلام قبول کر رہے ہیں۔آئیں اب اصلی ایمان لانے کا طریقہ سیکھتے ہیں۔

سورہ اعراف آیت 126 پارہ 9

اور تم ہم سے کس بات کا انتقام لیتے ہو۔کیا صرف اس بات سے کہ ہم اپنے رب کی آیات پر ایمان لائے۔جب وہ ہمارے پاس آئیں۔اے ہمارے رب ہمیں صبر دے ۔اور ہمیں مسلم کی حالت میں موت دے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا ان آیات میں فرعون کے دربار میں جادوگر اسلام قبول کر رہے ہیں۔یعنی مسلم بن رہے ہیں۔وہ کہتے ہیں۔اور تم ہم سے کس بات کا انتقام لیتے ہو۔کیا صرف اس بات سے کہ ہم اپنے رب کی آیات پر ایمان لائے۔جب وہ ہمارے پاس آئیں۔اے ہمارے رب ہمیں صبر دے ۔اور ہمیں فرمابرداری کی حالت میں موت دے۔

یعنی ہم اپنے رب کی آیات پر ایمان لائے۔اورہمیں اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کی حالت میں موت دے۔

اسلام لانے کا طریقہ دیکھیں۔یا مسلم بننے کا طریقہ دیکھیں۔اوررسول کی اطاعت کا طریقہ دیکھیں۔ایک مسلم ایسا ہوتا ہے۔

سورہ آل عمرآن آیات 50 تا53 پارہ3

اور میں تصدیق کرتا ہوں۔اُس کی جو مجھ سے پہلے تورات آچکی ہے۔اور تا کہ میں حلال کروں۔تمھارے لیے وہ چیزیں جو تم پر حرام کی گئی ہیں۔تمھارے لیے حلال کر دوں۔اور میں تمھارے رب کی طرف سے معجزہ لے کر آیا ہوں۔بس تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔بے شک بیشک اللہ تعالیٰ میرا اور تمھارا رب ہے۔اُسی کی غلامی کرو۔یہی سیدھا راستہ ہے۔پھر جب عیسیٰؑ نے ان کے کفر کو محسوس کیا۔تو کہا۔اللہ تعالیٰ کے راستے میں میرا مددگار کون ہوگا۔حواریوں نے کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے مددگار ہیں۔ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔اور آپ یعنی عیسیٰ گواہ رہیں۔کہ ہم مسلم ہیں۔اے اللہ تو نے جو کچھ نازل کیا ہے۔ہمارا اس پر ایمان ہے۔اور ہم نے رسول کی اطاعت کی۔بس ہمارا نام گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں ایمان لانے کا مکمل طریقہ موجود ہے۔رسول کی اطاعت کا مطلب اللہ تعالیٰ کی کتاب پر ایمان لانا ہوتا ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت ہوتا ہے۔ایک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنا یعنی مسلم بن جانا رسول کی اطاعت ہوتا ہے۔ان آیات میں غور کریں۔کیا ہم لوگ بھی اس طرح ایمان لائے ہوئے ہیں اور اسی طرح کی گواہی دیتے ہیں۔یا اطیع الرسول کی آڑ میں مختلف فرقوں پر ایمان رکھنے والے ہیں۔

پھر جب عیسیٰؑ نے ان کے کفر یعنی نافرمانی کو محسوس کیا۔تو عیسیٰ نے کہا۔اللہ تعالیٰ کے راستے میں یعنی انجیل کے لیے میرا مددگار کون ہوگا۔حواریوں نے کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے مددگار ہیں۔ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔اور آپ یعنی عیسیٰ گواہ رہیں۔کہ ہم مسلم ہیں۔اے اللہ تو نے جو کچھ نازل کیا ہے۔ہمارا اس پر ایمان ہے۔اور ہم نے رسول کی اطاعت کی۔بس ہمارا نام گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔

سورہ یونس آیت 84 پارہ11

اور موسیٰؑ نے کہا۔اے میری قوم اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائی ہو۔تو تم اسی پر بھروسہ کرو۔اگر تم مسلم ہو۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ موسیٰؑ اپنی قوم سے خطاب کر رہے ہیں اور فرماتے ہیں۔اے میری قوم اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائی ہو۔یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کو سچ مانتی ہو اور اس کی اطاعت کرتی ہو تو تم اسی پر بھروسہ کرو۔اگر تم مسلم ہو۔یعنی اگر اللہ تعالیٰ کی فرمابردار ہو۔

۔آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی آیات کی اطاعت ہمیں مسلم بناتی ہے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں بتایا گیا ہے۔کہ یوسفؑ نے اسلام کی حالت میں موت مانگی۔

سورہ یوسف آیات 101 تا104 پارہ13

اے میرے رب تو نے مجھے حکومت کا ایک بڑا حصہ عطا فرمایا۔اور باتوں کی تعبیر سکھائی۔اے زمین اور آسمانوں کے پیدا کرنے والے۔تو ہی دنیا اور آخرت میں میرا ولی ہے۔مجھے مسلم کی حالت میں موت دے۔اور صالحین کے ساتھ شامل کر۔

یہ غیب کی خبریں ہیں۔جو ہم آپ کی طرف وحی کرتے ہیں۔اور آپ اس وقت ان کے پاس موجود نہ تھے۔جب وہ جمع ہوئے تھے اور اپنے کام کی چال چل رہے تھے۔اگر تم کتنا ہی چاہو لوگ اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں۔اور تم ان سے کوئی اجر نہیں مانگتے اور یہ قرآن تو تمام جہانوں کے لیے نصیحت ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں یوسفؑ کا اسلام دکھایا گیا ہے۔جس کی وہ دعا مانگ رہے ہیں۔کہ مجھے مسلم کی حالت میں موت دے۔اور صالحین کے ساتھ شامل کر۔

خواتین وحضرات!

اگر ہمیں بھی مسلم کی حالت میں موت آئی تو ہم بھی صالحین کے ساتھ شامل ہوں گے۔اگر فرقے کی حالت میں موت آئی تو ایک مشرک اور کافر کی موت ہوگی۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں بتایا گیا ہے۔کہ رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کی آیات صرف ایمان والوں کو سنا سکتے ہیں۔کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی آیات کی فرمابرداری کرتے ہیں۔

سورہ نمل لآیات 79 تا 81 پارہ 20

بس اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں۔یقیناً آپ ﷺ واضح سچ پر ہیں۔بے شک آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے اور نہ بہروں کو اپنی آواز سنا سکتے ہیں۔جب وہ پیٹھ پھیر کر چل دیں۔اور نہ آپؐ اندھوں کو ہدایت دے کر کر گمراہی سے بچا سکتے ہیں۔آپ ﷺ صرف اسے سنا سکتے ہیں۔جو ہماری آیات پر ایمان رکھتے ہیں۔بس وہی مسلم ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔یقیناً آپ ﷺ واضح سچ پر ہیں۔کہ آپؐ تو صرف ان کو سنا سکتے ہیں۔جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔یعنی ہماری آیات کو سچ سمجھتے اوراس کی اطاعت کرتے ہیں۔پھر فرمابردار یعنی مسلم بن جاتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک رسول ﷺ کی آواز ہے۔جسے صرف ایمان والے سن کر فرمابردار بن جاتے ہیں۔یعنی مسلم بن جاتے ہیں۔اور جو فرمابردار نہیں بنتے ۔وہی اندھے بہرے اور مردہ ہیں۔اور رسول ﷺ کی آواز یعنی قرآن پاک سے ناآشنا ہیں۔

سورہ انبیاء آیات 92 تا 93 پارہ 17

بیشک تمھاری اُمت ایک ہی اُمت ہے۔اور میں تمھارا رب ہوں۔صرف تم میری غلامی کرو۔اور ان لوگوں نے اپنے کام کے آپس میں ٹکڑے ٹکڑے کر لیے۔ ہر ایک کو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے۔اور جو صالح عمل کرے گا۔اور وہ مومن بھی ہوگا۔تو اسکا عمل ضائع نہیں ہوگا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ کہ بیشک تمھاری امت ایک ہی امت ہے۔اور میں تمھارا رب ہوں۔صرف میری غلامی کرو۔کیا ہم ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کر رہے ہیں۔کیا ہم ایک اُمت ہیں یا فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں۔اور اختلاف کا شکار ہیں۔ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی فرقوں سے نجات پا کر ہی ممکن ہے جب ہم اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لیں گے تو ایک اُمت بن جائیں۔۔۔

دین کے بارے میں رسول ﷺ کا خطاب دیکھتے ہیں۔

سورہ یونس آیات 104 تا 109 پارہ 11

کہہ دو اے لوگو۔اگر تم میرے دین کے متعلق کسی شک میں ہو۔تو میں اُس کی غلامی نہیں کرتا۔جن کی تم اللہ تعالیٰ کے علاوہ غلامی کرتے ہو۔اور بلکہ میں تو صرف اُس کی غلامی کرتا ہوں۔جس کے قبضے میں تمھاری موت ہے۔اور مجھے حکم دیا گیا ہے۔کہ میں مومنوں میں سے رہوں۔اور یہ کہ اپنا منہ یکسو ہو کر سیدھا رکھوں اور مشرکوں میں سے نہ بنوں۔اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ اُسے نہ پکار جو تجھے نہ نفع دے سکتا ہے نہ نقصان پھر اگر تم نے ایسا کیا تو بیشک ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔اور اگر اللہ تعالیٰ تمھیں کوئی تکلیف دینا چاہے۔تو اس کے سوا کوئی دور کرنے والا نہیں ہے۔اور اگر آپ کو فائدہ دینا چاہے۔تو کوئی اس کے فضل کو روکنے والا نہیں۔اس فضل کو پہنچاتا ہے جسے وہ اپنے غلاموں میں سے چاہتا ہے۔اور وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

کہہ دو اے لوگو تمھارے رب کی طرف سے تمھارے پاس سچ یعنی قرآن پاک آچکا ہے۔پھر جو کوئی ہدایت اختیار کرتا ہے۔تو وہ اپنے بھلے کے لیے ہدایت اختیار کرتا ہے اور جو گمراہ یعنی بے خبر رہتا ہے تو اپنا ہی نقصان کرے گا۔اور میں تمھارا وکیل نہیں ہوں۔اس کی اطاعت کرتے رہو۔جو آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے۔اور صبر کرو یہاں تک اللہ تعالیٰ کا حکم آجائے۔اور وہ بہترین حکم کرنے والا ہے۔

خواتین وحضرات

یہ رسول ﷺ کا ایک مکمل خطاب ہے۔رسول ﷺ اپنے دین کے بارے میں قیامت تک آنے والے لوگوں کو آگاہ کر رہیں ہیں۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔

اے لوگو۔اگر تم میرے دین کے متعلق کسی شک میں ہو۔تو میں اُس کی غلامی نہیں کرتا۔جن کی تم اللہ تعالیٰ کے علاوہ غلامی کرتے ہو۔اور بلکہ میں تو صرف اُس کی غلامی کرتا ہوں ۔جس کے قبضے میں تمھاری موت ہے۔اور مجھے حکم دیا گیا ہے۔کہ میں مومنوں میں سے رہوں۔اور یہ کہ اپنا منہ سب سے موڑ کر یکسو ہو کر سیدھا رکھوں اور مشرکوں میں سے نہ

بنوں۔اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ اُسے نہ پکار جو تجھے نہ نفع دے سکتا ہے نہ نقصان پھر اگر تم نے ایسا کیا تو بیشک ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔اور اگر اللہ تعالیٰ تمھیں کوئی تکلیف دینا چاہے۔تو اس کے سوا کوئی دور کرنے والا نہیں ہے۔اور اگر آپ کو فائدہ دینا چاہے۔تو کوئی اس کے فضل کو روکنے والا نہیں۔اس فضل کو پہنچاتا ہے جسے وہ اپنے غلاموں میں سے چاہتا ہے۔اور وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔اے لوگو تمھارے رب کی طرف سے تمھارے پاس سچ یعنی قرآن پاک آ چکا ہے۔پھر جو کوئی ہدایت اختیار کرتا ہے۔تو وہ اپنے بھلے کے لیے ہدایت اختیار کرتا ہے اور جو گمراہ یعنی بے خبر رہتا ہے تو اپنا ہی نقصان کرے گا۔اور میں تمھارا وکیل نہیں ہوں۔اس کی اطاعت کرتے رہو۔جو آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے

۔اور صبر کرو یہاں تک اللہ تعالیٰ کا حکم آ جائے۔اور وہ بہترین حکم کرنے والا ہے۔

سیدھے راستے کے بارے میں حضرت عیسیٰ ؑ کا خطاب؟

سورہ زخرف آیات 59 تا 64 پارہ 25

وہ تو صرف ہمارا ایک غلام تھا۔جس پر ہم نے اپنا انعام کیا۔اور ہم نے اس کو بنی اسرائیل کے لیے مثال بنا دیا۔اور اگر ہم چاہتے۔تو زمین میں فرشتے پیدا کر دیتے۔وہ جانشین ہوتے۔اور بیشک وہ تو قیامت کی ایک نشانی ہے۔بس تم لوگ اس نشانی میں شک نہ کرنا۔اور میری اطاعت کرو۔یہی سیدھا راستہ ہے۔اور شیطان تم کو روک نہ دے بیشک وہ تمھارا واضح دشمن ہے۔اور جب عیسیٰ ؑ واضح دلائل لے کر آئے۔تو اُس نے کہا۔کہ میں تمھارے پاس حکمت لے کر آیا ہوں۔اور اسلیے بھی آیا ہوں۔کہ بعض اُن باتوں کی وضاحت کر دوں جن میں تم اختلاف کرتے ہو۔اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔اور میری اطاعت کرو۔بیشک میرا اور تمھارا رب اللہ تعالیٰ ہے تم اس کی غلامی کرو۔یہی سیدھا راستہ ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ میری اطاعت کرو یہی سیدھا راستہ ہے۔حضرت عیسیٰ ؑ جب حکمت یعنی انجیل لے کر اپنی قوم کے پاس آئے۔اور کہا۔کہ میں تمھارے پاس ان باتوں کی وضاحت کرنے آیا ہوں۔جن میں تمھیں اختلاف ہے۔میری اطاعت کرو۔اور ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔یعنی عیسیٰ ؑ کی اطاعت ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی تھا۔اور یہ سیدھا راستہ تھا۔

آئیں اللہ تعالیٰ کا سیدھے راستے کے بارے میں خطاب دیکھتے ہیں۔

سورہ یاسین۔آیات 60 تا 70۔پارہ 23

اے آدم کی اولاد، کیا میں نے تم سے اس بات کا وعدہ نہیں لیا تھا کہ شیطان کی غلامی نہ کرنا۔بلاشبہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور یہ کہ میری ہی غلامی کرنا یہی سیدھا راستہ ہے اور بے شک شیطان تم میں سے بہت سے مخلوق کو گمراہ کر چکا ہے۔تو کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے۔یہ ہے وہ جہنم جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا اس کفر کے بدلے میں جو تم کرتے رہے آج اس میں داخل ہو جاؤ۔آج ہم ان کے منہ پر مہر لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے باتیں کریں گے اور ان کے پاؤں ان پر گواہی دیں گے جو وہ کیا کرتے تھے اگر ہم چاہتے تو ان کی آنکھوں کو مٹا کر اندھا کر دیتے پھر وہ راستے کی طرف دوڑیں تو بھی کیسے دیکھتے اور اگر ہم چاہتے تو ان کے گھروں میں ہی ان کو صورتیں مسخ کر دیتے۔پھر یہ نہ آگے بڑھ سکتے اور نہ پیچھے پلٹ سکتے جس کو ہم لمبی عمر عطا کرتے ہیں واس کو پھر ضعیف کر دیتے ہیں پھر کیا وہ عقل نہیں رکھتے اور ہم نے اس نبی ﷺ کو شعر کہنا نہیں سکھایا اور یہ نہ ہی اس کے لیے مناسب ہے یہ قرآن تو ایک نصیحت اور واضح کتاب ہے تا کہ وہ خبردار کرے۔ہر اُس انسان کو جو زندہ ہے اور کافروں پر بات سچ ہو جائے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کفر کرنے والے یعنی فرقے بنانے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔یہ خطاب اللہ تعالیٰ قیامت والے دن بھی کفر کرنے والے لوگوں سے کریں گے۔

اللہ تعالیٰ کہیں گے۔کہ کیا میں نے تم سے اس بات کا وعدہ نہیں لیا تھا کہ شیطان کی غلامی نہ کرنا۔بلاشبہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور یہ کہ میری ہی غلامی کرنا یہی سیدھا راستہ ہے اور بے شک شیطان تم میں سے بہت سے مخلوق کو گمراہ کر چکا ہے۔تو کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے۔یہ ہے وہ جہنم جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا اس کفر یعنی فرقہ پرستی کے بدلے میں جو تم کرتے رہے آج اس میں داخل ہو جاؤ۔آج ہم ان کے منہ پر مہر لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے باتیں کریں گے اور ان کے پاؤں ان پر گواہی

دیں گے جو وہ کیا کرتے تھے اگر ہم چاہتے تو ان کی آنکھوں کو مٹا کر اندھا کر دیتے پھر وہ راستے کی طرف دوڑیں تو بھی کیسے دیکھتے اور اگر ہم چاہتے تو ان کے گھروں میں ہی ان کو صورتیں مسخ کر دیتے۔ پھر یہ نہ آگے بڑھ سکتے اور نہ پیچھے پلٹ سکتے جس کو ہم لمبی عمر عطا کرتے ہیں واس کو پھر ضعیف کر دیتے ہیں پھر کیا وہ عقل نہیں رکھتے اور ہم نے اس نبی ﷺ کو شعر کہنا نہیں سکھایا اور یہ نہ ہی اس کے لیے مناسب ہے یہ قرآن تو ایک نصیحت اور واضح کتاب ہے تا کہ وہ خبردار کرے۔ ہر اُس انسان کو جو زندہ ہے اور کافروں پر بات سچ ہو جائے

خواتین وحضرات!

یہ قرآن اللہ تعالیٰ کی باتیں ہیں کیا ہم اللہ تعالیٰ کی غلامی کر رہے ہیں کیا ہم اللہ تعالیٰ کی باتوں کی اطاعت کر رہے ہیں۔؟ یا کافروں یعنی فرقہ پرستوں کی غلامی کر رہے ہیں۔ جن پر االلہ تعالیٰ کی بات ثابت ہونے والی ہے۔ کہ وہ شیطان کی غلامی کرنے والے تھے۔ کیونکہ لوگ فرقوں کی غلامی کر رہے ہیں۔

سورہ مومن آیات 65 تا66 پارہ 24

وہی ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ بس اس کے لیے دین کو خالص رکھتے ہوئے اسی کو پکارو۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلیے ہیں۔ جو سب جہانوں کا رب ہے۔ کہہ دو کہ مجھے منع کیا گیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو تم پکارتے ہو۔ ان کی غلامی کروں۔ جب کہ میرے پاس میرے رب کی طرف سے واضح دلیل یعنی قرآن پاک آ چکا ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے۔ کہ میں سارے جہانوں کے رب کا فرمابردار بن جاؤں۔ یعنی اسلام لے آؤں۔

خواتین وحضرات

آپ نے رسول ﷺ کا خطاب دیکھا۔ رسول ﷺ فرما رہے ہیں۔ وہی ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ بس اس کے لیے دین کو خالص رکھتے ہوئے اسی کو پکارو۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلیے ہیں۔ جو سب جہانوں کا رب ہے۔ مجھے منع کیا گیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو تم پکارتے ہو۔ ان کی غلامی کروں۔ جب کہ میرے پاس میرے رب کی طرف سے واضح دلیل یعنی قرآن پاک آ چکا ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے۔ کہ میں سارے جہانوں کے رب کا فرمابردار بن جاؤں۔ یعنی اسلام لے آؤں۔

خواتین وحضرات!

جو رسول ﷺ ہم کو قرآن کے ذریعے ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کا درس دیتے رہے۔ ایک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کا درس دیتے رہے لوگوں نے اس کو ہی فریق بنا کر اللہ تعالیٰ کا شریک بنا کر فرقوں میں بٹ گئے۔ اور اسے رسول ﷺ کی اطاعت کا نام دیا گیا۔ اور قرآن پاک کی اطاعت کو رسول ﷺ کی اطاعت نہیں سمجھا گیا۔

دین کے بارے میں رسول ﷺ کا خطاب

سورہ انعام 56 تا58 پارہ7

کہہ دو کہ مجھے اُن کی غلامی سے منع کیا گیا ہے جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو۔ کہہ دو کہ میں تمھاری خواہشات کی اطاعت نہیں کروں گا۔ بیشک اس طرح میں گمراہ ہو جاؤں گا۔ اور ہدایت پر نہیں رہوں گا۔

آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ میں اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل یعنی قرآن پاک پر ہوں اور تم نے اسے جھٹلا دیا ہے اور میرے پاس وہ عذاب نہیں ہے جس کی تمھیں جلدی ہے حکم تو صرف اسی کا چلتا ہے وہ سچ بتاتا ہے اور وہی بہتر فیصلہ کرنے والا ہے آپ کہہ دیجئے اگر میرے پاس وہ عذاب ہوتا جس کی تمھیں جلدی ہے تو میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ ہو چکا ہوتا اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو خوب جانتا ہے

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں نبی ﷺ ظالموں سے خطاب کر رہے ہیں۔ جو قرآن پاک کو جھٹلا کر فرقوں پر ہیں یہ ان کے نام نبی کا پیغام ہے اور یہ فرقہ پرستوں کو دو ٹوک جواب ہے۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں۔

کہ مجھے اُن کی غلامی سے منع کیا گیا ہے جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو۔ کہہ دو کہ میں تمھاری خواہشات کی اطاعت نہیں کروں گا۔ بیشک اس طرح میں گمراہ ہو جاؤں گا۔ اور ہدایت پر نہیں رہوں گا۔

آپ ﷺ کہہ رہے ہیں کہ میں تو واضح دلیل یعنی قرآن پاک پر قائم ہوں۔ جیسے تم نے جھٹلا دیا ہے۔ اگر میرے ہاتھ میں عذاب کا فیصلہ ہوتا تو میں تمھیں اس عذاب سے

دوچار کردیتا۔مگر میرے پاس وہ عذاب نہیں ہے جس کی تمہیں جلدی ہے حکم تو صرف اسی کا چلتا ہے وہ سچ بتا تا ہےاور وہی بہتر فیصلہ کرنے والا ہے ۔

دین کے بارے میں رسول ﷺ کا خطاب یکھتے ہیں۔

سورہ زمر آیات 64 تا 66 پارہ 24

کہہ دو۔اے جاہلو۔کیا تم مجھے کہتے ہو۔کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کی غلامی کروں۔اور بیشک آپ ﷺ اور اُن کی طرف اور آپ سے پہلے جو رسول ہو گزرے ہیں۔اُن کی طرف وحی کی گئی کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمھارے تمام اعمال برباد ہو جائیں گے۔اور تم نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

خواتین وحضرات

آپ نے رسول ﷺ کا خطاب سنا۔وہ کہہ رہے ہیں اے جاہلو تم مجھے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی غلامی کرنے کو کہتے ہو۔آپ ﷺ اور پہلے آنے والے تمام رسولوں کو وحی کی گئی کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمھارے تمام اعمال ضائع ہو جائیں گے۔اسلیے صرف اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔

مگر ہم لوگوں نے رسول کے خطاب کو نظرانداز کردیا ہےاور اپنے باپ دادا کے راستے پر چل رہے ہیں۔ہمارے اعمال ضائع ہو جائیں گےاور ہم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی رسول ﷺ کا دین تھا۔

دین کے بارے میں حضرت صالحؑ کا خطاب

سورہ ھود۔آیات 58 تا 63۔پارہ نمبر 12

اور جب ہمارا حکم آپہنچا تو ہم نے اپنی رحمت سے ہودؑ اور انکے جو ساتھ ایمان لائے تھے۔ان کو نجات دی۔اور انہیں سخت عذاب سے بچالیا۔

اور یہ قوم عاد تھی انہوں نے اپنے رب کی آیات اور اُس کے رسولوں کی نافرمانی کی۔اور ہر مغرور اور سرکش کے حکم کی اطاعت کرتے رہے۔اور اس دنیا میں بھی لعنت ان کے پیچھے لگادی گئی اور قیامت کے دن بھی لگادی جائے گی یادرکھو کہ قوم عاد نے اپنے رب کا کفر کیا تھا۔یادرکھو کہ عاد کیلئے جو ہود کی قوم تھی۔اللہ تعالیٰ کی پھٹکار ہے۔اور ثمود کی قوم کی طرف ان کے بھائی صالحؑ کو بھیجا اس نے کہا کہ اے میری قوم اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں اس نے تم کو زمین سے پیدا کیا ہےاور تمہیں اس میں بسایا پس تم اس سے بخشش طلب کرو پھر توبہ کرو بے شک میرا رب قریب ہے قبول کرنے والا ہے۔انہوں نے کہا اے صالحؑ ہمیں اس سے پہلے تجھ سے بڑی امیدیں تھیں۔کیا تم ہمیں ان کی غلامی سے روکتا ہے جن کی غلامی ہمارے باپ دادا کرتے آئے ہیں۔اور جس بات کی طرف تو ہمیں بلاتا ہے۔اس میں ہمیں بڑا شک ہے۔اس نے کہا کہ اے میری قوم بھلا دیکھو تو اگر میں اپنے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل پر ہوں۔اور اس نے مجھے اپنی طرف سے رحمت دی ہو تو پھر اگر میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کروں تو مجھے اس سے کون بچائے گا۔تم تو میرا نقصان ہی کرو گے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں حضرت صالحؑ کا خطاب دکھایا گیا ہے۔وہ کہتے ہیں۔اے میری قوم اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔اس کے سوا کوئی غلامی کے لائق نہیں۔لوگوں نے جواب دیا کہ اے اے صالح پہلے تو ہمیں تم سے بہت سی اُمیدیں تھیں۔تم ان کی غلامی سے روکتے ہو۔جن کی غلامی ہمارے باپ دادا نے کی تھی۔صالح نے جواب دیا۔کہ میں اپنے رب کی واضح دلیل بھی رکھتا ہوں اور رحمت یعنی کتاب بھی اللہ تعالیٰ نے دی ہو۔تو کیا اس کے باوجود میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کروں۔

ان آیات میں واضح دلیل اور رحمت اللہ تعالیٰ کی آیات کو کہا گیا ہے۔یعنی کتاب کو کہا گیا ہے۔اور معجزہ بھی واضح دلیل میں آئے گا۔کیونکہ وہ بھی آیات کی طرح سچا ہوتا ہے۔ان آیات میں آپ لوگوں نے حضرت صالح کا دین دیکھا وہ ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرنے والے تھے۔

سورہ البقرہ، آیات 256 تا 257، پارہ 3

دین میں کوئی زبردستی نہیں۔: یقیناً ہدایت گمراہی سے واضح طور پر الگ ہو گئی ہے۔جو انسان طاغوت کا کفر دے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے۔اس نے درحقیقت ایک مضبوط سہارا تھام لیا۔جو ہرگز ٹوٹنے والا نہیں ہےاور اللہ تعالیٰ سب سننے والا جاننے والا ہے۔اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ولی ہے جو ایمان لائے وہ ان کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لاتا ہےاور وہ جنہوں نے کفر کیا ہے طاغوت ان کے ولی ہیں وہ ان کو روشنی سے اندھیروں میں لے جاتے ہیں یہی لوگ دوزخی ہیں۔یہ ہمیشہ دوزخ میں رہینگے۔

خواتین حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔کہ دین میں کوئی زبردستی نہیں ہے۔

ہدایت یعنی قرآن پاک چھانٹ کر گمراہی سے الگ کر دیا گیا ہے۔ جو طاغوت کی نافرمانی کرے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے۔ ایمان کا مطلب ہے۔ قرآن کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت کرنا لہٰذا جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے اس نے حقیقت میں ایک مضبوط سہارے کو پکڑ لیا جو ہرگز ٹوٹنے والا نہیں۔

اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ولی ہے جو ایمان لائے۔ یعنی قرآن کو سچ سمجھنے اور اس کی اطاعت کرنے والے کو اللہ تعالیٰ اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو کافر۔ کافر کہتے ہیں۔ فرقہ بنانے والے کو۔ طاغوت ان کے دوست ہیں وہ ان کو روشنی سے اندھیروں میں لے جاتے ہیں۔ یہی لوگ دوزخی ہیں۔ یہ ہمیشہ دوزخ میں رہنے والے ہیں۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ ایمان والوں یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے اور اس کی اطاعت کرنے والوں کا ولی اللہ تعالیٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتے ہیں۔ اور کفر کرنے والے یعنی رفرقوں کی اطاعت کرنے والوں کا ولی طاغوت ہیں۔ جو روشنی یعنی قرآن پاک سے دور کر کے اندھیروں میں لے جاتے ہیں۔ جو دوزخ کا راستہ ہے۔

سورہ النحل آیات 51 تا 52 پارہ 14

اللہ تعالیٰ کہتا ہے۔ کہ دو معبود نہ بنالو بیشک معبود تو بس ایک ہی ہے۔ لہٰذا مجھ ہی سے ڈرو۔ اُسی کا ہے۔ جو سب کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے۔ اور خالص اُسی کا دین چل رہا ہے۔ پھر کیا تم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور سے ڈرتے ہو۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ دو معبود نہ بنالو۔ معبود تو صرف ایک ہے۔ یعنی غلامی کے لائق تو صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ تو پھر سوال یہ ہے کہ پھر رسول کی اطاعت کا غلط انداز ہے۔ کہ رسول کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔ اس طرح تو دو خدا بن گئے۔ زمین اور آسمانوں میں صرف اُس کا دین یعنی حکم چل رہا ہے۔ کسی اور کا حکم چلتا تو اُس کا بھی دین چلتا اور وہ بھی خدا ہوتا۔ اگر ہم احادیث کی اطاعت وحی کی طرح کرتے ہیں۔ تو گویا دو خدا ہیں۔ اور خالص غلامی نہیں کر رہے۔ شرک کر رہے ہیں۔

سورہ زمر آیات ا تا 3 پارہ 23

یہ کتاب بڑے غالب حکمت والے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔ بیشک ہم نے اس کتاب کو آپ ﷺ کی طرف سچ کے ساتھ نازل کیا ہے۔ صرف دین کو خالص اللہ تعالیٰ کیلیے رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔ سنو خالص دین اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے۔ اور جنہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسرے اولیاء بنا رکھے ہیں۔ کہ ہم انکی غلامی صرف اس لیے کرتے ہیں۔ کہ وہ ہمیں للہ تعالیٰ کے بہت قریب کر دیں۔ بیشک جن باتوں میں وہ اختلاف کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فیصلہ کر دے گا۔ بیشک اللہ تعالیٰ اسے ہدایت نہیں دیتے۔ جو جھوٹا اور کافر ہو۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں خالص اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔ کیونکہ ہم نے یہ کتاب آپ کی طرف سچائی کے ساتھ نازل کی ہے۔ غلامی صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔ اور جو دوسروں کی غلامی اس لیے کرتے ہیں۔ کہ وہ اُنہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک کر دیں۔ ایسی باتوں کا فیصلہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کرے گا۔ کیونکہ یہ لوگ کافر ہیں۔ یعنی فرقہ پرست ہیں۔ جھوٹے اور کافر اس طرح ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تو اپنی غلامی کا حکم دیا تھا۔ اور یہ جھوٹ بول کر اور کافر بن کر کسی دوسرے کی اطاعت کر رہے ہیں۔

ان آیات میں وہ لوگ بھی آتے ہیں۔ جو اپنے نام نہاد مفسر کی غلامی کرتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں۔ کہ اس طرح ان کو قرآن پاک سمجھنا چاہیے۔ اس طرح وہ نام نہاد مفسر اس کو اپنے فرقے کا حصہ بنا لیتے ہیں۔ اور ایک انسان ایک فرقے کا غلام بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا غلام بننے کے بجائے انسان ایک نام نہاد مفسر کا غلام بن جاتا ہے۔ یہ شرک ہے اور یہ جھوٹے لوگ ہیں۔۔ ایسے کافروں کو اللہ تعالیٰ ہدایت نہیں دیتا۔

آپ نے دیکھا کہ مرتد کی سزا ہرگز موت نہیں ہے۔ اور نہ وہ کسی کا مجرم ہے کہ وہ اس کو سزا دیتا پھرے۔ وہ اللہ تعالیٰ کا مجرم ہے۔ اللہ تعالیٰ اُسے خود سزا دے گا۔

سورہ حج آیات 71 تا 72 پارہ 17

اور وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اُن کی غلامی کرتے ہیں۔ جن کے لیے نہ تو اللہ تعالیٰ نے کوئی دلیل اُتاری ہے۔ اور نہ ہی انہیں کچھ علم ہے۔ ان ظالموں کا کوئی بھی مددگار نہ ہوگا۔ اور جب ان پر ہماری واضح آیات پڑھی جاتی ہیں۔ تو آپ ان کے چہروں پر ناگواری دیکھتے ہیں۔ کہ ابھی یہ ان لوگوں پر جھپٹ پڑیں۔ جو انہیں ہماری آیات سناتے ہیں۔ آپ ﷺ کہہ دیجیے۔ کہ میں آپ کو اس سے ناگوار چیز کیا ہے بتاؤں۔ ''آگ'' جس کا اللہ تعالیٰ نے کافروں سے وعدہ کر رکھا ہے۔ اور بہت برا ٹھکانہ ہے۔

خواتین وحضرات۔

۔آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ ظالم یعنی فرقہ پرستوں کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔یاد رہے کہ قرآن پاک میں کافر بھی فرقہ پرستوں کو کہا گیا ہے اور ظالم بھی فرقہ پرستوں کو کہا گیا ہے۔ان آیات میں ایسے ہی لوگوں کے بارے میں بات کی جارہی ہے۔جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ اپنے فرقے کی غلامی کرتے ہیں۔ایسے لوگوں کو جب اللہ تعالیٰ کی آیات سے کوئی بات سمجھائی جاتی ہے۔تو ایسے ظالم یعنی فرقہ پرست آگ بگولہ ہو جاتے ہیں۔کہ ابھی یہ ان لوگوں پر جھپٹ پڑیں گے۔جو انہیں ہماری آیات سناتے ہیں۔ایسے ظالموں اور کافروں یعنی فرقہ پرستوں کو رسول ﷺ جواب دے رہے ہیں۔کہ میں آپ کو اس سے ناگوار چیز کیا ہے بتاؤں۔''آگ'' جس کا اللہ تعالیٰ نے

کافروں سے وعدہ کر رکھا ہے۔اور بہت برا ٹھکانہ ہے۔

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو ظالم کہہ رہے ہیں۔یعنی انتہائی نافرمان کہہ رہے ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کی آیات سن کر غصے میں آجاتے ہیں۔یہ وہ لوگ ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور اپنے نام نہاد مفسر کی غلامی کرتے ہیں جس کا قرآن پاک نے کوئی حکم نہیں دیا ہے۔ایسے لوگوں کو جب اللہ تعالیٰ کی آیات سے کوئی بات سمجھائی جاتی ہے۔تو ایسے ظالم یعنی فرقہ پرست آگ بگولہ ہو جاتے ہیں۔ان کافروں سے اللہ تعالیٰ کا ایک ہی وعدہ ہے۔آگ کا۔قرآن پاک میں کہاں لکھا ہے۔کہ ان نام نہاد مفسروں کی مدد سے قرآن پاک سیکھو۔یا اپنے اپنے فرقے کے مطابق سیکھو۔یا آیات کی تاریخ میں بیٹھ کر غور کرو۔اور فرقے بناتے پھرو۔

سورہ مریم۔آیت 65 پارہ 16

وہ رب ہے زمین اور آسمانوں کا اور جو ان کے درمیان ہے پس اس کی غلامی کرو اور اس کی غلامی پر ثابت قدم رہو۔کیا تم اس کا کوئی ہم نام جانتے ہو؟

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں کو اپنی غلامی کا حکم دے رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔وہ رب ہے زمین اور آسمانوں کا اور جو ان کے درمیان ہے پس اس کی غلامی کرو اور اس کی غلامی پر ثابت قدم رہو۔کیا تم اس کا کوئی ہم نام جانتے ہو؟

خواتین وحضرات!

اللہ تعالیٰ اپنی غلامی پر ثابت قدم رہنے کا حکم دے رہے ہیں اگر ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کی غلامی کرتے ہیں تو کیا وہ اللہ تعالیٰ کی طرح کا کوئی دوسرا خدا ہے کیونکہ خدا کی تو یہ نشانی ہے کہ وہ زمین اور آسمانوں میں تمام موجود چیزوں کا رب ہے۔

جس طرح لوگ قرآن پاک پڑھتے ہوئے نام نہاد مفسر کی غلامی کرتے ہیں۔تو کیا وہ اللہ تعالیٰ کی طرح کوئی دوسرا خدا ہوتا ہے جس کی لوگ غلامی کرتے ہیں۔اُس نے زمین اور آسمانوں میں کیا پیدا کیا ہے۔اللہ تعالیٰ اپنی غلامی پر ثابت قدم رہنے کا حکم دیتے ہیں۔اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی دوسرا ہم نام نہیں ہے۔

یہ رسول ﷺ کا خطاب ہے۔جو ساری دنیا کے کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے نام ہے۔ایک اللہ تعالیٰ کا غلام ہونا رسول ﷺ کا دین تھا۔جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور غلام ہوتا ہے۔وہ رسول ﷺ کا دین ہرگز نہیں ہے۔کیونکہ وہ مشرک ہوتا ہے۔

دین کے بارے میں رسول ﷺ کا خطاب دیکھتے ہیں۔

سورہ کافروں آیات 1 تا 306

کہہ دو اے کافرو۔میں اُس کی غلامی نہیں کرتا۔۔جس کی تم غلامی کرتے ہو۔اور نہ تم اسکی غلامی کرنے والے ہو۔جس کی غلامی میں کرتا ہوں۔اور نہ ہی میں اُس کی غلامی کرنے والا ہوں۔جس کی تم غلامی کرتے ہو۔اور نہ ہی تم اُس کی غلامی کرنے والے ہو۔جس کی میں غلامی کرتا ہوں۔تمھارے لیے تمھارا دین اور میرے لیے میرا دین۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ رسول ﷺ کا دین ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی تھا۔اب جو رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے ہیں۔۔ وہ بھی ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرنے والے ہوں گے۔اگر وہ رسول ﷺ کے دین پر ہونگے۔تو رسول ﷺ کے اطاعت گزار ہوئے۔ورنہ کافر ہونگے۔رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے صرف وہی لوگ ہونگے۔جو ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرنے والے ہونگے۔

سورہ نحل۔آیات 86 تا 89۔پارہ نمبر 14

جب مشرک لوگ دنیا میں اپنے بنائے ہوئے شریکوں کو دیکھیں گے تو کہیں گے اے ہمارے پرودگار یہی ہیں وہ ہمارے شریک جنہیں ہم تجھے چھوڑ کر پکارا کرتے تھے اس پر وہ ان کو جواب دیں گے کہ بیشک تم جھوٹے ہو۔ اُس دن یہ سب اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کریں گے اور وہ جو جھوٹ بناتے تھے۔ وہ انہیں بھول جائیں گے۔ جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکا انہیں ہم عذاب پر عذاب دیں گے اس فساد کے بدلے جو وہ دنیا میں کرتے رہے۔ اور جس دن ہم ہرامت سے انہیں میں سے گواہ کھڑا کریں گے اور ان پر آپ ؐ کو گواہ لائیں گے اور ہم نے آپ ؐ پر ایسی کتاب نازل کی ہے جس پر ہر چیز کا واضح بیان موجود ہے اور یہ ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے ان لوگوں کیلئے جنہوں نے فرمابرداری کی ہے۔ یعنی مسلم بن کر رہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں کفر کرنے والے یعنی فرقہ پرستوں کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کی گئی ہے۔ جن لوگوں نے اپنے فرقوں کو معبود بنا رکھا ہے۔ اور مشرک بن چکے ہیں ان آیات میں اُن کا حال بیان کیا گیا ہے۔ جو قیامت والے دن ان کا ہونے والا ہے۔ جب مشرک لوگ دنیا میں اپنے بنائے ہوئے شریکوں کو دیکھیں گے تو کہیں گے اے ہمارے پرودگار یہی ہیں وہ ہمارے شریک جنہیں ہم تجھے چھوڑ کر پکارا کرتے تھے اس پر وہ ان کو جواب دیں گے کہ بیشک تم جھوٹے ہو۔ اُس دن یہ سب اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کریں گے اور وہ جو جھوٹ بناتے تھے۔ وہ انہیں بھول جائیں گے۔ جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکا انہیں ہم عذاب پر عذاب دیں گے اس فساد کے بدلے جو وہ دنیا میں کرتے رہے۔ اور جس دن ہم ہرامت سے انہیں میں سے گواہ کھڑا کریں گے اور ان پر آپ ؐ کو گواہ لائیں گے اور ہم نے آپ ؐ پر ایسی کتاب نازل کی ہے جس پر ہر چیز کا واضح بیان موجود ہے اور یہ ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے ان لوگوں کیلئے جنہوں نے فرمابرداری کی ہے۔ یعنی مسلم بن کر رہے۔

خواتین وحضرات!

جن لوگوں نے کفر کیا ہوگا اور دوسروں کو قرآن پاک سے روکا ہوگا انہیں اس فساد کے بدلے عذاب پر عذاب دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب ہم ہرامت میں گواہ کھڑا کر کے گواہی لیں گے۔ پھر کسی کو بے قصور ہونے کا اور توبہ استغفار کرنے کا موقع نہیں دیا جائے گا ظالم لوگ ایک دوسرے پر الزام لگائیں گے اور اللہ تعالیٰ کے آگے فرمابرداری سے جھک جائیں گے اور جو کہانیاں وہ بناتے تھے وہ سب بھول جائیں گے۔

مشرک کافر اور ظالم فرقہ پرستوں کو کہا گیا ہے۔ اس کے لیے میری کتابیں دیکھیں۔ کافر کسے کہتے ہیں اور ظالم کسے کہتے ہیں۔ مشرک کسے کہتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

تمام رسول صرف ایک رب کی غلامی کا حکم کرتے ہیں۔ وہ کبھی اپنی غلامی کا حکم نہیں دیتے۔

سورہ آل عمران۔ آیت 79 تا 80۔ پارہ نمبر 3

اور بے شک ان میں سے ایک گروہ ایسا ہے جو اپنے بیان اور زبان سے کتاب کو اسطرح الجھا دیتے ہیں۔ کہ آپ سمجھیں گے کہ یہ مضمون اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہوتا اور وہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بناتے ہیں حالانکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ کسی انسان کیلئے یہ مناسب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو کتاب اور حکمت اور نبوت عطا کرے پھر وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر میرے غلام بن جاؤ بلکہ وہ تو کہے گا کہ تم اللہ والے بن جاؤ۔ اس لیے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تعلیم دیتے ہیں اور آپ خود بھی اس کو پڑھتے ہیں اور وہ یہ بھی نہ کہے گا کہ تم فرشتوں یا انبیاء کو اپنا رب بنالو کیا وہ تمہیں کفر کا حکم دے گا فرمابرداری کے بعد یعنی مسلم ہونے کے بعد کافر ہونے کا حکم دے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ پیغمبر خود بھی اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھتے ہیں اور دوسروں کو بھی اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تعلیم دیتے ہیں۔ اور وہ لوگوں کو اپنی غلامی نہیں سکھاتے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی غلامی سکھاتے ہیں۔ کیا وہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا حکم دیں گے۔ فرمابردار بنانے کے بعد۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کسی فرقے کی بات کر رہے ہیں۔ کہ جو اپنے بیان اور زبان سے قرآن کو اسطرح الجھا دیتے ہیں۔ کہ آپ سمجھیں گے کہ یہ مضمون اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہوتا اور وہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بناتے ہیں حالانکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ کسی انسان کیلئے یہ مناسب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو کتاب اور حکمت اور نبوت عطا کرے پھر وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر میرے غلام بن جاؤ بلکہ وہ تو کہے گا کہ تم اللہ والے بن جاؤ۔ اس لیے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تعلیم دیتے ہیں اور آپ خود بھی اس کو پڑھتے ہیں اور وہ یہ بھی نہ کہے گا کہ تم فرشتوں یا انبیاء کو اپنا رب بنالو کیا وہ تمہیں کفر کا حکم دے گا

فرمابرداری کے بعد یعنی مسلم ہونے کے بعد کافر ہونے کا حکم دے گا۔

احاطہ کتاب

سورہ آل عمران۔آیات 19 تا 20۔پارہ نمبر 3

اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف دین اسلام ہے اوران لوگوں نے جنہیں کتاب دی گئی تھی۔علم آجانے کے بعد جو اختلاف کیا تو اس کی وجہ محض ان کی باہمی ضد تھی۔ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی آیات سے کفر کرتا ہے تو بیشک اللہ تعالیٰ اس کا جلد حساب لینے والا ہے پھر اگر آپؐ کے ساتھ یہ جھگڑا کریں تو آپؐ کہہ دیجئے کہ میں نے تو اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کی

فرمابرداری میں جھکا دیا ہے۔اور میرے اطاعت گزاروں نے بھی۔آپؐ کتاب والوں اوران پڑھوں سے پوچھئے کہ کیا تم بھی اللہ تعالیٰ کے فرمابردارر بنتے ہو اگر وہ فرمابردار بن جائیں تو انہوں نے ہدایت پالی اور اگر پھر جائیں تو آپؐ پر پیغام پہنچادینے کی ذمہ داری ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے غلاموں کو خوب دیکھ رہا ہے۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں رسول ﷺ کا خطاب ہے۔جو قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔رسول ﷺ اپنا دین سکھارہے ہیں۔قرآن پاک کا علم آنے کے بعد کفر کرنا یعنی فرقے بنانے کی وجہ صرف لوگوں کی ضد بازی ہے۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کے علم کو دین اسلام کہہ رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف دین اسلام ہے اسلام کہتے ہیں فرمابرداری کو یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہی دین ہے۔نبی ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری اختیار کرلی ہے اور میری اطاعت کرنے والوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری اختیار کرلی ہے۔آپؐ قیامت تک آنے والے تمام لوگوں سے پوچھتے ہیں کہ کیا تم بھی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بنتے ہو اگر وہ اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بن گئے یعنی اسلام لے آئے یعنی قرآن پاک کی فرمابرداری اختیار کرلی. تو انہوں نے بھی ہدایت پالی،اگر وہ پھر جائیں تو آپؐ پر پیغام پہنچادینے کی ذمہ داری ہے ۔رسول ﷺ کے اطاعت گزار ایک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنے والے ہوتے ہیں۔کیونکہ رسول ﷺ بھی ایک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرتے ہیں۔جو رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام سے مرتد ہو کر فرقے بنالیں۔تو اللہ تعالیٰ ان کو دیکھ رہا ہے۔

ہم لوگوں نے قرآن پاک آنے کے بعد جو فرقے بنائے وہ صرف ضد کی وجہ سے بنائے ہیں۔اور اطیع اللہ اور اطیع الرسول کو قرآن پاک سے سمجھا ہی نہیں۔اور اپنے باپ دادا کے راستے کی اطاعت کررہے ہیں۔ان آیات میں رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے وہ لوگ ہیں۔جو اسلام لانے والے ہیں۔یعنی جو اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنے والے ہیں۔رسول ﷺ نے بھی اللہ تعالیٰ کی فربرادری کی۔یہ رسول ﷺ کا دین ہے۔یہی دین رسول ﷺ کے اطاعت گزاروں کا بھی ہے۔یعنی اسلام یعنی مسلم بننا۔اور فرقے بنانا رسول ﷺ کے اطاعت گزاروں کا دین ہرگز نہیں ہے۔فرقہ پرست رسول ﷺ کے دین سے پھر چکے ہیں یعنی مرتد ہو چکے ہیں۔اور قرآن پاک میں اختلاف کرکے فرقے بنا کر للہ تعالیٰ کے دین اسلام سے مرتد ہو چکے ہیں۔

سورہ قلم آیت 35 تا 36 پارہ 29

کیا ہم مسلم کو مجرم کے برابر کردیں گے۔تمھیں کیا ہو گیا ہے تم کیسے فیصلے کرتے ہو۔

خواتین حضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ مسلم یعنی اپنے فرمابردار انسان اور مجرم انسان کے بارے میں اپنا فیصلہ سنارہے ہیں۔اپنا حکم سنارہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ